عمران سیریز
مظہر کلیم
ایم اے

گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔اس موجودہ جدوجہد کے دور میں یہ عظیم درس واقعی انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم لقمان احمد انصاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ ناامیدی اور مایوسی انسانی جدوجہد میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے اور اسلام ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ حالات چاہے بظاہر کتنے ہی ناموافق اور سخت نظر آ رہے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ مایوس انسان حوصلہ ہار دیتا ہے اور اس کی جدوجہد ختم ہو جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بزرگوں نے مایوسی اور موت کو ایک ہی قرار دیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر نیم دراز ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" سلیمان یہ فون یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ اور سوائے ضروری کالوں کے باقی سب کو ٹرخا دو"...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ دوسرے لمحے سلیمان کسی جن کی طرح نمودار ہوا اور اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

" جج ۔جی ۔جی ۔بڑی بیگم صاحبہ جی ۔موجود ہیں ۔وہ جی کتاب پڑھ رہے تھے اس لئے رسیور جلدی نہیں اٹھایا تھا"...... سلیمان کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز کے ساتھ ہی عمران نے جب بڑی بیگم صاحبہ کے

الفاظ سنے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب ایک طرف رکھی اور سلیمان کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اماں بی آپ کا اکلوتا بیٹا انتہائی ادب سے بول رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اکلوتے کا لفظ ساتھ کہہ دیا تھا کیونکہ سلیمان کی بوکھلاہٹ بتا رہی تھی کہ اماں بی کا فوراً کال اٹنڈ نہ کرنے کی بنا پر پارہ چڑھا ہوا ہے

"وعلیکم السلام جیتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ فوراً کوٹھی آجاؤ ابھی اور اسی وقت۔ میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ عادل پور جا رہی ہوں۔ ثریا کے سسرالی عزیزوں میں ایک جوان موت ہو گئی ہے اس کی آج قل خوانی ہے جلدی آؤ۔ تمہارے ڈیڈی کو میں نے بڑی مشکل سے دفتر جانے سے روکا ہے اور وہ اب اس طرح گرج رہے ہیں شور مچا رہے ہیں جیسے دفتر جانے سے انہیں روک کر میں نے ان پر قیامت ڈھا دی ہو۔ غضب خدا کا نہ کسی کے مرنے میں نہ جینے میں ہر وقت دفتر ہر وقت کام۔ یا دورے ہو رہے ہیں یا موٹی موٹی فائلوں میں سر کھپایا جا رہا ہے۔ جلدی آؤ"...... اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اماں بی جب ڈیڈی اور آپ جا رہے ہیں تو پھر میرے جانے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو سمجھے۔ اب تمہارے دو چار اور بھائی تو نہیں ہیں کہ تمہاری بجائے کسی اور کو ساتھ لے جاؤں اور ثریا کے سسرالی عزیزوں کا مسئلہ ہے۔ یہ تم دونوں باپ بیٹے کو اللہ تعالیٰ کب عقل دے گا۔ ویسے تو تم دونوں حکیم لقمان سے بھی بڑے عقلمند بنتے ہو لیکن جہاں عقل کی بات کرنی ہوتی ہے وہاں الٹی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ جلدی آؤ بس ابھی اسی وقت"...... اماں بی نے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اب بچنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا اس لئے وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈریسنگ روم سے جب وہ باہر آیا تو اس نے سفید کرتا جس پر سنہری کڑھائی کا کام موجود تھا۔ سفید کھڑا پاجامہ۔ پیروں میں سلیم شاہی جوتی پہنی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب کیا آپ کی شادی ہو رہی ہے"...... اسی لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولاقوۃ جب بھی بولو گے بے سرے ہی بولو گے۔ ثریا کے سسرالی عزیزوں میں کوئی جوان موت ہو گئی ہے۔ قل خوانی پر اماں بی اور ڈیڈی کے ساتھ وہاں جا رہا ہوں تم شادی کی بات کر رہے ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے لباس تو دولہا والا پہن رکھا ہے اس لباس میں آپ اگر قل خوانی پر گئے تو پھر وہ قل خوانی آپ کی بھی ہو سکتی ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا یہ غلط لباس ہے ۔ میرا تو خیال ہے کہ میں نے تقریب کی مناسبت سے لباس پہنا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ نے جب یہ لباس دیکھا تو وہیں سے آپ کو کان سے پکڑ کر یہاں لے آئیں گی آگے آپ کی مرضی"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ایک تو یہ عجیب مسئلہ ہے کہ موقعہ کی مناسبت سے لباس پہنا جائے اور یہی بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی ۔ چلو تم بتا دو عقلمند صاحب"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ کڑھائی والا کرتا اتار کر سادہ قمیض پہنیں اس پر جیکٹ پہن لیں اور سر پر ٹوپی ۔ پھر آپ کا لباس موقعہ کی مناسبت سے درست ہو جائے گا"...... سلیمان نے رائے دیتے ہوئے کہا اور عمران منہ بناتا ہوا مڑا اور ایک بار پھر ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے سفید سادہ قمیض کے اوپر واقعی جیکٹ پہن رکھی تھی اور سر پر نماز پڑھنے والی کروشیے کی ٹوپی بھی رکھی ہوئی تھی۔

"سلیم شاہی جوتی نہیں بدلی ۔ یہ بھی شادی کے موقع پر پہنی جاتی ہے ۔ عام جوتی پہنیں جناب"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو اب جوتوں کا بھی مسئلہ ہے توبہ ۔ کس عذاب میں پھنسا دیتے ہیں یہ عقلمند لوگ"...... عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ایک بار پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ

واپس آیا تو اس نے پیروں میں عام سادہ جوتے تھے۔

"جیکٹ کی جیب سے نکلا ہوا سرخ رنگ کا رومال نکال کر یہیں رکھ جائیں ۔ باقی ٹھیک ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"بس بس ۔ اس رومال سے کیا ہوتا ہے ۔ اب اتنے بھی ناصح نہ بن جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے قدم بڑھاتا راہداری کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے ڈیڈی کی کوٹھی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جب عمران نے کار لے جا کر پورچ میں روکی تو اس نے اپنے ڈیڈی کو پورچ میں ہی بے چینی سے ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے شلوار قمیض اور کوٹ پہنا ہوا تھا۔ ان کے چہرے پر شدید بیزاری اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وعلیکم السلام تم اب پہنچے ہو ۔ تمہاری اماں بی نے صبح سے میری جان کھا رکھی ہے ۔ نجانے ان عورتوں کو تقریبات میں شرکت کا کیا شوق ہوتا ہے ۔ دفتر میں اتنا ضروری کام پڑا ہوا ہے لیکن ......" سر عبدالرحمن نے عمران کے کار سے اتر کر برآمدے میں پہنچ کر سلام کا جواب دیتے ہوئے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی اماں بی کہتی تو ٹھیک ہیں دفتر میں دنیا کے کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن لوگوں کے غم میں شریک ہونا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے"...... عمران نے اماں بی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ہوتا ہو گا ضروری ۔ تم ظاہر ہے نکمے اور بیکار ہو ۔ تم جا رہے ہو ۔ تمہاری اماں بی جا رہی ہے پھر میرے جانے کی کیا ضرورت تھی ۔ ہو نہہ

خواہ مخواہ کا مسئلہ "...... سر عبدالرحمن کی جھلاہٹ اسی طرح تھی۔

" میں اماں بی کو اپنی آمد کی اطلاع دے دوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

" آ گئے ہو لاٹ صاحب ایک گھنٹہ لگا دیا آنے میں کیا ہوا تھا۔ کیا پیدل چل کر آئے ہو "...... اماں بی نے سلام کا جواب دیتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ اماں بی میں تو جلدی آجاتا لیکن سلیمان نے لباس پر اعتراض کر دیا۔ میں نے کڑھائی والا کرتا اور پاجامہ پہنا تھا۔ پیروں میں سلیم شاہی جوتی پہنی تھی۔ کہنے لگا کہ یہ تو دولہا والا لباس ہے اس لباس میں قل خوانی میں نہیں جاتے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم دونوں باپ بیٹے کو کب عقل آئے گی۔ تمہارے ڈیڈی نے بھی سوٹ چڑھا لیا تھا۔ وہاں نیچے بیٹھنا ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے لباس بدلوایا ہے۔ تم سے تو وہ سلیمان زیادہ عقلمند ہے تم تو نجانے کس دنیا میں جیتے ہو "...... اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" سچ سچ جی بالکل وہ زیادہ عقلمند ہے۔ حریرے جو کھاتا رہتا ہے اور مجھے مونگ کی دال پر ٹرخا دیتا ہے "...... عمران نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کھاتا رہتا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو "...... اماں بی نے چونک کر کہا۔

" حریرے اماں بی طاقت کی دوائیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" اچھا کرتا ہے۔ آخر سارا دن اسے کام کرنا پڑتا ہے اکیلی جان ہے تمہارا کیا تم تو سارا دن آوارہ گردی کرتے ہو۔ یہ اسی کا کام ہے کہ تم جیسے نکمے کو اس نے سنبھال رکھا ہے۔ لیکن کیا کہہ رہے ہو کہ تمہیں دال کھلاتا ہے کیوں۔ فون کرو اسے اور میری بات کراؤ اس سے "۔ اماں بی نے سلیمان کی تعریف کرتے کرتے یکلخت غصہ کھاتے ہوئے کہا۔

" بیگم صاحبہ صاحب بلا رہے ہیں "...... اسی لمحے ڈرائیور نے آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اچھا ہاں چلو "...... اماں بی نے کہا۔ وہ سلیمان والی بات ہی بھول گئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اماں بی کے ساتھ کار میں بیٹھا عادل پور کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر عمران کے ڈیڈی بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ڈرائیور کار چلا رہا تھا۔

" اماں بی ثریا اور اس کا شوہر بھی تو وہاں ہوں گے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں میں نے اسے منع کر دیا ہے "...... اماں بی نے جو تسبیح پڑھ رہی تھیں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

" کیوں اماں بی "...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ خیر سے امید سے ہے اور ایسی حالت میں غم کی محفل میں جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا "...... اماں بی نے جواب دیا۔

"ثریا کا شوہر تو جا سکتا ہے وہ تو امید سے نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے سر عبدالرحمن بھی خلاف توقع بے اختیار ہنس پڑے۔

"بے شرم بے حیا۔ ماں باپ کے سامنے ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی لئے میں کہتی ہوں کہ موئی گوروں کی تعلیم حاصل نہ کرو۔ بڑے چھوٹے کا لحاظ ہی نہیں رہتا۔ میں نے ثریا کی بات کی ہے اس کے شوہر کی تو نہیں کی۔ بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو"۔ اماں بی نے انتہائی جلال بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار کان دبا کر بیٹھ گیا۔

"وہ۔ وہ اماں بی دراصل میں سمجھا تھا کہ......" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس بس اب زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں خاموش بیٹھو"...... اماں بی نے اسے درمیان سے ہی ٹوکتے ہوئے کہا اور عمران ہونٹ بھینچ کر بیٹھ گیا۔

"اماں بی فوت کون ہوا ہے۔ آپ بتا رہی تھی کہ جوان آدمی تھا۔ وہ ثریا کے شوہر کا کیا لگتا ہے کیا ہوا تھا اسے"...... تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک بار پھر بولتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس سے خاموش کیسے بیٹھا جا سکتا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اپنے ڈیڈی سے پوچھو انہوں نے ہی اطلاع دی تھی"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"ڈیڈی"...... عمران نے سر عبدالرحمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ثریا کے شوہر کا کوئی دور کا عزیز ہے۔ اس کا نام جاوید بتایا گیا ہے عمر تیس بتیس سال تھی۔ فوج کے کسی شعبے میں کیپٹن تھا پھر نجانے کیا ہوا کہ اچانک فوج نے اس کی لاش بھجوا دی کہ کسی سرکاری کام کے دوران گولی لگنے سے ہلاک ہوا ہے۔ مجھے قل خوانی میں شرکت کا کارڈ آیا تھا لیکن مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کون ہے البتہ کارڈ دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ ثریا کے سسرالی رشتہ داروں میں ہو گا چنانچہ میں نے ثریا کے شوہر کو فون کیا تو اس نے یہ تفصیل بتائی۔ مجھ سے حماقت ہو گئی کہ میں نے تمہاری اماں بی کو تفصیل بتا دی اور اب اس حماقت کو بھگت رہا ہوں"...... سر عبدالرحمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کسی ماں کا لعل تو ہو گا بے چارہ۔ پتہ نہیں اس کی شادی بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ وہ جوان فوت ہو گیا ہے اور تمہیں اس کی موت بھی حماقت لگ رہی ہے۔ خون سفید ہو گیا ہے لوگوں کا"...... اماں بی نے نجانے کس طرح اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے ڈرائیور بھی کار میں موجود تھا۔

"پھر تو اماں بی جاوید شہید ہو گیا۔ شہید کی قل خوانی میں شرکت تو بہت ثواب کا کام ہے"...... عمران نے اماں بی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹا اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ وہ تو شہید ہو گیا لیکن اس کی ماں کا نجانے کیا حال ہو گا"...... اماں بی نے جواب دیا اور پھر اسی طرح

کی باتیں کرتے ہوئے وہ تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ایک چھوٹے سے قصبے میں داخل ہوئے اور پھر ایک بڑے سے مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران اور سر عبدالرحمن تو کار سے اتر کر مردانہ حصے کی طرف چلے گئے جب کہ ڈرائیور کار دوسری طرف زنانہ حصے کی طرف لے گیا۔ کافی افراد وہاں موجود تھے۔ وہ دونوں بھی ایک طرف جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے قرآن خوانی شروع کر دی۔ تقریب کے اختتام پر دعا مانگنے کے بعد جب سب لوگ فارغ ہوئے تو سر عبدالرحمن کھڑے ہو گئے۔

"مجھے دفتر جانا ہے میں جا رہا ہوں ڈرائیور کو واپس بھجوا دوں گا وہ تمہیں اور تمہاری اماں بی کو لے جائے گا"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور پھر وہاں کے بزرگوں سے مل کر اور ان سے ضروری سرکاری کام کا کہہ کر انہوں نے اجازت لی اور باہر چلے گئے۔ اب ظاہر ہے عمران فوری طور پر واپس نہ جا سکتا تھا اس لئے وہ مرحوم جاوید کے بڑے بھائی ارشاد احمد کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ ثریا کا شوہر کسی اچانک ضروری کام کی وجہ سے شرکت نہ کر سکا تھا البتہ اس کا قریبی عزیز قل خوانی میں شامل تھا اسی لئے عمران اور سر عبدالرحمن کا سب سے تعارف اسی نے کرایا تھا۔

"ارشاد صاحب مجھے ذاتی طور پر جاوید کی اس جوان مرگ پر بے حد رنج ہوا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ مرحوم جاوید فوج میں کیپٹن تھے اور کسی سرکاری مشن کے دوران گولی لگنے سے انہوں نے وفات پائی تھی

کیا آپ مجھے تفصیل بتائیں گے"...... عمران نے مرحوم جاوید کے بڑے بھائی ارشاد احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں تفصیل تو نہیں بتائی گئی۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ جاوید پاکیشیا کے لئے کوئی خفیہ پرزہ لانے کے لئے کسی خفیہ مشن پر گریٹ لینڈ گیا تھا وہاں وہ پکڑا گیا اور اسے گولی مار دی گئی اور اس کی لاش گریٹ لینڈ کے پاکیشیائی سفارت خانے نے یہاں بھجوائی تھی"۔ ارشاد احمد نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مرحوم جاوید کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ارشاد احمد نے مختصر سا جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس کی وہاں سے واپسی شام کو ہی ہوئی اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ سلیمان نے اسے چائے کا کپ لا کر دیا۔ کیونکہ عمران نے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی اس سے چائے لانے کی فرمائش کر دی تھی۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے قل خوانی میں شرکت اور وہاں ہونے والی بات چیت کے بارے میں بلیک زیرو کو مختصر طور پر بتا دیا۔

"بہت افسوس ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے اس بار

اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں جوان موت ہوئی ہے لیکن تم ایسا کرو کہ بطور ایکسٹو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز سے اس بارے میں تفصیلات حاصل کرو۔ اگر وہ پوچھے تو اسے بتا دینا کہ جاوید عمران کا عزیز تھا اور اس کی قل خوانی میں اسے اس واقعے کے بارے میں معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ کیس تو ظاہر ہے ملٹری انٹیلی جنس کا ہی ہے پھر اس کی تفصیل لے کر ہم کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جاوید کی موت کی جو کہانی بتائی گئی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جاوید پرزہ سمگل کرتے ہوئے مارا نہیں گیا بلکہ اسے وہاں گرفتار کر کے باقاعدہ اس کا خفیہ ٹرائل کیا گیا ہے اور پھر اسے فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے موت کی سزا دی گئی ہے اسی لئے اس کی لاش وہاں پاکیشیا سفارت خانے کے ذریعے یہاں واپس بھیجی ہے اور اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو یہ پاکیشیا کے لئے انتہائی توہین آمیز بات ہے کہ اس طرح اس کے کسی کیپٹن کو ہلاک کیا جائے کیونکہ اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے کہ پاکیشیا اور گریٹ لینڈ میں یہ معاہدہ موجود ہے کہ اگر کوئی سرکاری ایجنٹ گرفتار ہو جائے تو اسے سزا دینے کی بجائے قیدی بنا لیا جاتا ہے اور پھر قیدیوں کا باقاعدہ تبادلہ کیا جاتا ہے لیکن جاوید کے معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا اس لئے میں اصل صورت حال معلوم

کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں آپ فلیٹ سے فون کر رہے ہیں ناں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں پوری تفصیل معلوم کرنا اسی لئے میں تمہیں کہہ رہا ہوں ورنہ تو میں خود کرنل شہباز کو فون کر دیتا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور چسکیاں لے لے کر چائے پینی شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

گریٹ لینڈ کے کراؤن ہوٹل کے شاندار وکٹوریہ ریستوران کی ایک میز پر ایک خوبصورت اور وجیہہ نوجوان اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ نوجوان کی نظریں ریستوران کے بیرونی دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی تو نوجوان کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرایا تو لڑکی تیزی سے اس کی میز کی طرف آنے لگی۔

"تم نے دیر لگا دی کلاڈیا میں یہاں کافی دیر سے بیٹھا بور ہو رہا ہوں"...... نوجوان نے لڑکی کے قریب آنے پر اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو ٹھیک وقت پر آئی ہوں رچرڈ۔ تم پہلے کیوں آگئے تھے"...... لڑکی جس کا نام کلاڈیا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم سے ملنے کا شوق اتنا تھا کہ وقت ہی نہ گزر رہا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا اور کلاڈیا بے اختیار مسکرا دی۔ اسی لمحے ایک ویٹرس قریب آئی تو رچرڈ نے اسے مینو لکھوانا شروع کر دیا۔ اس وقت لنچ کا ٹائم تھا اور رچرڈ لنچ کا مینو ہی لکھوا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لنچ ان کی میز پر سرو کر دیا گیا اور وہ دونوں لنچ میں مصروف ہو گئے۔ لنچ سے فارغ ہو کر انہوں نے شراب منگوا لی۔

"آج کل تمہاری کیا مصروفیات ہیں ڈیر بہت کم وقت دیتی ہو"۔ رچرڈ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"مصروفیات تو وہی روٹین کی ہی ہیں لیکن وقت واقعی بہت کم ملتا ہے۔ بہرحال آج میں فارغ ہوں اس لئے کل صبح تک میں تمہارے ساتھ ہوں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ کا چہرہ مسرت کی شدت سے بے اختیار تمتما اٹھا۔

"اوہ اوہ گولڈن ڈے۔ اوہ ویری گڈ"...... رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کلاڈیا بے اختیار ہنس دی۔

"تمہاری یہی بات تو مجھے پسند ہے رچرڈ اس لحاظ سے تم دوسرے مردوں سے مختلف ہو"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو دل چاہتا ہے کہ تمہیں اٹھا کر اپنی آنکھوں میں چھپا لوں"۔ رچرڈ نے باقاعدہ شاعری کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آباؤاجداد کہیں مشرق میں تو نہیں رہے ویسے ہی جذباتی ہو اور ویسے ہی شاعری کرتے ہو"...... کلاڈیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن

اس سے پہلے کہ رچرڈ کوئی جواب دیتا۔ اچانک ویٹرس نے ایک کارڈ لیس فون پیس لا کر کلاڈیا کے سامنے رکھ دیا۔

"مس آپ کی کال ہے"...... ویٹرس نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"اوہ یہاں کس کی کال آ گئی"...... کلاڈیا نے چونک کر فون پیس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹال دینا ڈیئر"...... رچرڈ نے کہا تو کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پی۔ وی فوراً پہنچو"...... دوسری طرف سے ایک سخت اور سرد سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کلاڈیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"سوری ڈیئر چیف کی کال ہے اس لئے مجبوری ہے"...... کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور رچرڈ کا مسرت سے تمتماتا ہوا چہرہ بے اختیار لٹک سا گیا۔

"گھبراؤ نہیں ہو سکتا ہے کہ چھوٹا سا کوئی کام ہو۔ میں تمہیں فون کر دوں گی"...... کلاڈیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ریستوران کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی سپورٹس کار تیز رفتاری سے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں طرف مڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس نے اب آنکھوں پر سرخ رنگ کی گاگل لگا لی تھی۔ مختلف سڑکوں سے

گزرنے کے بعد کار ہوٹل مونوپول کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی اور پھر پارکنگ میں کار روک کر کلاڈیا نیچے اتری اور کار لاک کر کے تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کی سائیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ سائیڈ میں سپاٹ دیوار کے اندر ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو باوردی مسلح افراد موجود تھے۔

"چیف کس پورشن میں ہے"...... کلاڈیا نے دروازے پر رک کر پوچھا۔

"تھرڈ پورشن میں"...... ایک آدمی نے جواب دیا اور کلاڈیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ تھرڈ پورشن کا سن کر اس کے چہرے پر مزید سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ کمرے میں ہلکا سا اندھیرا تھا البتہ ایک طرف بڑی سی آفس ٹیبل پر ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ چہرے پر کاروباری افراد جیسی نرمی تھی اور لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیکن اس کی آنکھوں میں سختی اور سفاکی کے تاثرات دور سے ہی نمایاں نظر آ رہے تھے۔ کلاڈیا اس میز کی طرف ہی بڑھتی چلی گئی۔

"آؤ کلاڈیا بیٹھو"...... چیف نے اس کے قریب پہنچنے پر کہا اور کلاڈیا سر ہلاتی ہوئی میز کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یس چیف"...... کلاڈیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تمہیں زیرو ایکس مشن کی تفصیلات تو معلوم ہیں"...... چیف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... کلاڈیا نے چونک کر جواب دیا۔

"پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کا کیپٹن جاوید اس مشن پر گرفتار ہوا اور اس کا کورٹ مارشل کیا گیا اور اسے موت کی سزا سنادی گی"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف مجھے معلوم ہے اسے میں نے ہی پکڑا تھا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"وہ میگنٹ رنگ چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں دوہرا رہے ہیں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کلاڈیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"میں یہ باتیں اس لئے دوہرا رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اب یہ مسئلہ زیادہ اونچے پیمانے پر دوبارہ پیدا ہونے والا ہے"۔ چیف نے کہا تو کلاڈیا بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب میگنٹ رنگ دوبارہ چوری کیا جائے گا لیکن اب تو اسے پہلے سے زیادہ محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اب وہ چوری ہو ہی نہیں سکتا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ہاں ہم نے اپنے طور پر تو تمام انتظامات کر لئے ہیں لیکن جو بات میرے علم میں آئی ہے اگر وہ درست ثابت ہوئی تو پھر ہمیں انتہائی

چوکنا رہنا ہوگا"...... چیف نے زیادہ آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات چیف"...... کلاڈیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز سے پاکیشیا سیکرٹ کے چیف نے جاوید کی موت کے سلسلے میں تفصیلات طلب کی ہیں۔ کیپٹن جاوید کی گرفتاری کے بعد میں نے وہاں کرنل شہباز کے سپیشل سیکرٹری کو خرید لیا تھا۔ تاکہ اگر پاکیشیا دوبارہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرے تو مجھے پہلے اطلاع مل جائے اور یہ اطلاع اسی نے دی ہے"...... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف لیکن ایسے کیس کا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق"...... کلاڈیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ چنانچہ یہ اطلاع ملنے پر میں نے اعلیٰ حکام سے جب اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز ادارہ ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران بہت بدنام ایجنٹ ہے اور اس اطلاع میں بھی علی عمران کا نام آیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے کرنل شہباز کے پوچھنے پر بتایا کہ اس کا نمائندہ خصوصی علی عمران کیپٹن جاوید کا دور کا عزیز ہے اور وہ کیپٹن جاوید کی موت پر ان کے خاندان میں ہونے والی کسی مذہبی تقریب میں شامل ہوا اور وہاں سے اسے یہ اطلاع ملی تو اس نے چیف کو رپورٹ دی اور چیف نے تفصیلات حاصل کیں"...... چیف نے کہا۔

" تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے چیف ۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس معاملے میں مداخلت ہی نہیں کرے گی کیونکہ حکومت گریٹ لینڈ کی طرف سے حکومت پاکیشیا کو جس طرح دھمکایا گیا ہے اس کے بعد وہ یہ خیال ہی چھوڑ دیں گے کہ یہاں سے میگنٹ رنگ چوری کریں اور اگر ایسا ہوا بھی سہی تو یہ لوگ بھی تو بہر حال ایشیائی ہوں گے احمق اور سیدھے سادھے ۔ وہ بھی یہاں آکر موت کے گھاٹ ہی اتریں گے ۔ کیپٹن جاوید کا تو ٹرائل کیا گیا لیکن اب ان کے ٹرائل کی بھی ضرورت نہیں رہے گی" ...... کلاڈیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے مجھے تمہارے سیکشن پر مکمل اعتماد ہے لیکن پھر بھی ہمیں چوکنا رہنا ہوگا۔ میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر لی ہے ۔ اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا ہے کہ پاکیشیا میں گریٹ لینڈ کے خفیہ ایجنٹ عمران کی نگرانی کریں گے اگر اس نے گریٹ لینڈ کا رخ کیا تو ہمیں فوراً اطلاع مل جائے گی" ......چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف جیسے ہی اطلاع ملے آپ مجھے اطلاع کر دیں پھر میں جانوں اور یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس" ...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

" اوکے اس کے باوجود تم پوری طرح محتاط رہو گی ہو سکتا ہے کہ وہ براہ راست گریٹ لینڈ نہ آئے یا ہمارے ایجنٹ اطلاع نہ دے سکیں" ......چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف میں پوری طرح محتاط رہوں گی" ۔ کلاڈیا نے کہا۔

" اوکے اب تم جا سکتی ہو" ...... چیف نے کہا تو کلاڈیا اٹھی اور چیف کو گڈ بائی کہہ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گئی ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے چیف نے خواہ مخواہ اسے یہاں بلا کر اپنا اور اس کا وقت ضائع کیا ہو۔

عمران نے کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی وسیع وعریض پارکنگ میں روکی اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچ گیا جہاں سر سلطان کا آفس تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے سر سلطان کے پی اے کے دفتر میں داخل ہوتے ہی پورے خضوع وخشوع سے کہا تو پی اے بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بڑے عرصے کے بعد ملاقات ہو رہی ہے آپ سے عمران صاحب"...... پی اے نے بھی سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہر دوسرے تیسرے روز تو ملاقات ہو جاتی ہے"...... عمران نے کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو فون پر ہوتی ہے میں ذاتی ملاقات کی بات کر رہا تھا"...... پی

اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فون پر بھی زبانی ملاقات ہوتی ہے اور اب بھی زبانی ہی ہو رہی ہے۔ میں بول رہا ہوں تم سن رہے ہو۔ تم بول رہے ہو میں سن رہا ہوں۔ بس صرف فون کا رسیور درمیان میں نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ چلیئے ذاتی کی بجائے براہ راست کہہ لیجئے"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فون پر بھی تو براہ راست ہی بات چیت ہوتی ہے۔ بہرحال چھوڑو یہ بتاؤ کہ رحمت وبرکت دونوں موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے بات کرتے کرتے بڑے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا تو پی اے بے اختیار چونک پڑا۔

"رحمت وبرکت میں سمجھا نہیں کون رحمت وبرکت"...... پی اے نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے تو تمہارے صاحب نے یہی بتایا ہے کہ رحمت وبرکت دونوں سے اکٹھی ملاقات کرنی ہے آجاؤ اور تم پوچھ رہے ہو کون سی رحمت وبرکت"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ملٹری کے آدمی تو صاحب کے پاس موجود ہیں جناب لیکن اگر ان کے نام رحمت اور برکت ہیں تو مجھے معلوم نہیں ہے"...... پی اے نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"فوج کسی ملک کے لئے رحمت وبرکت کی محافظ ہی ہوتی ہے۔

ویسے تمہاری اطلاع کے لئے کہہ دوں کہ ان میں سے ایک کا نام کرنل رحمت ہے اور دوست کا کیپٹن برکت۔ اسی لئے تو میں نے سلام کے ساتھ رحمت و برکت کی دعا دی تھی جو تم نے مجھے بھی دے دی۔ اس طرح معاملہ برابر ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران دراصل پی اے سے پوچھنا ہی اتنا چاہتا تھا کہ ملٹری سے متعلق افراد پہنچ گئے ہیں یا نہیں اور وہ اس نے پوچھ لیا تھا اس لئے اب اس کا رخ سر سلطان کے آفس کی طرف تھا۔

" سلطان باجبروت کی خدمت میں جب رحمت و برکت دونوں موجود ہوں تو کیا میں مداخلت کر سکتا ہوں"...... عمران نے سر سلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا تو سر سلطان اور ان کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے دو افراد بے اختیار چونک پڑے۔

" آجاؤ۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاں رحمت و برکت ہو وہاں شیطان کی مداخلت بھی لازمی ہو جاتی ہے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور ان کی سائیڈ میں بیٹھے ہوئے دونوں افراد بے اختیار مسکرا دیئے۔

" شیطان اور سلطان بہرحال ہم قافیہ تو ہیں۔ شیطان کو بھی یہی زعم تھا کہ وہ فرشتوں کا سلطان ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو سر سلطان نہ چاہنے کے باوجود بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" عمران بھی اس قافیے میں ہی آتا ہے۔ آؤ ان سے ملو یہ کرنل

رحمت اور یہ کیپٹن برکت اور یہ سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران ہے"...... سر سلطان نے باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بے اختیار کھڑے ہو گئے۔

" آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی ہے عمران صاحب۔ سر سلطان آپ کی آمد سے پہلے آپ کی ہی خصوصیات بتا رہے تھے لیکن مجھے بہرحال یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ سر سلطان جیسے اعلیٰ آفیسر کے ساتھ بھی اس انداز کی گفتگو کر سکتے ہیں"...... کرنل رحمت نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" یہ شیطان تو صدر مملکت سے بات کرتے ہوئے فضول باتیں کر دیتا ہے۔ میری تو خیر حیثیت ہی کوئی نہیں ہے"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور کرنل رحمت نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" عمران ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز نے انہیں بھجوایا ہے تاکہ تم ان سے جاوید احمد والے کیس کے سلسلے میں ڈسکس کر سکو۔ جاوید احمد کرنل رحمت کا ماتحت تھا اور کیپٹن برکت جاوید کے ساتھ مشن پر گیا تھا"...... سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ ملٹری انٹیلی جنس کے کس شعبے کے چیف ہیں کرنل صاحب"...... عمران نے کرنل رحمت سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سپیشل ونگ کا میں انچارج ہوں۔ ایک ماہ پہلے کرنل شہباز نے

مجھے گریٹ لینڈ سے میگنٹ رنگ حاصل کرنے کا مشن دیا۔ اس سلسلے
میں جو تفصیلات سامنے آئیں ان کے مطابق یہ میگنٹ رنگ کسی
خاص قسم کے میزائل کا اہم پرزہ ہے جو پاکیشیا میں کسی طرح تیار نہیں
ہو سکتا اور نہ کوئی ملک حتیٰ کہ شوگران نے بھی یہ رنگ پاکیشیا کو
دینے سے انکار کر دیا تھا اور بقول کرنل شہباز اس میگنٹ رنگ کے بغیر
اس خاص قسم کے دفاعی میزائل کی تکمیل ناممکن تھی جب کہ اس
خاص قسم کے میزائل کو پاکیشیا نے اپنے دفاع میں استعمال کرنا تھا۔
مجھے اس میگنٹ رنگ کا کمپیوٹر گرافک خاکہ بھی دیا گیا اور یہ بھی بتایا
گیا کہ یہ رنگ کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس مشن
پر کیپٹن جاوید مرحوم اور کیپٹن برکت کو بھجوا دیا۔ کیپٹن جاوید مرحوم
میرے ونگ کا انتہائی ذہین اور تیز ایجنٹ تھا۔ چنانچہ مین مشن اس نے
سرانجام دینا تھا جب کہ کیپٹن برکت نے اسے اسسٹ کرنا تھا۔ یہ
رنگ گریٹ لینڈ کے ایک خصوصی فوجی سٹور میں تھا اور کیپٹن جاوید
نے اسے وہاں سے حاصل کرنا تھا لیکن کیپٹن جاوید مرحوم کی بدقسمتی
کہ عین آخری لمحات میں وہ رنگ سمیت پکڑا گیا۔ چونکہ یہ فوجی سٹور تھا
اس لئے اس کا فوری طور پر کورٹ مارشل کیا گیا اور اسے موت کی سزا
دے دی گئی اور فائرنگ اسکواڈ نے اسے گولی مار دی۔ پھر گریٹ لینڈ
کے حکام نے کیپٹن جاوید کی لاش پاکیشیا سفارت خانے کے حوالے کی
اور اس کے ساتھ ہی گریٹ لینڈ حکومت نے پاکیشیا حکومت کو دھمکی
دی کہ اگر آئندہ اس قسم کی کوئی حرکت کی گئی تو گریٹ لینڈ اور

پاکیشیا کے درمیان ہر قسم کے معاہدے ختم کر دیئے جائیں گے اور
تمام تعلقات بھی ختم ہو جائیں گے۔ کیپٹن برکت اس سٹور سے باہر
موجود تھا۔ یہ بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا لیکن چونکہ یہ زخمی ہو
گیا تھا اس لئے بروقت سفارت خانے سے رابطہ نہ کر سکا اور کیپٹن
جاوید مرحوم کو موت کی سزا دی گئی۔ کرنل شہباز نے حکومت کو اس
بارے میں اطلاع دی تو حکومت نے حکومت گریٹ لینڈ کی دھمکی کے
پیش نظر اس مشن کو ہی ختم کر دیا اب سیکرٹ سروس کے چیف نے
اس کے بارے میں وضاحت طلب کی ہے تو ہم یہاں حاضر ہوئے
ہے"...... کرنل رحمت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ
ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی ایک فائل اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دی۔
" اس کا مطلب ہے کہ حکومت نے اس میزائل کی تکمیل کا ارادہ
ہی ختم کر دیا ہے"...... عمران نے فائل لیتے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ حالانکہ اس میزائل پر حکومت کے بے پناہ اخراجات
آئے ہیں اور اگر یہ میزائل مکمل ہو جائے تو پاکیشیا کے دفاع کی بنیاد
بن جائے گا لیکن ظاہر ہے جناب اب مجبوری ہے"...... کرنل رحمت
نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور فائل کھول کر اسے
دیکھنے لگا۔ اس نے سرسری سی نظریں فائل کے صفحات پر ڈالیں اور پھر
فائل بند کر کے اس نے میز پر رکھ دی۔
" کیپٹن برکت آپ یہ بتائیں کہ اس سٹور کی حفاظت کون کر رہا
تھا"۔ عمران نے کیپٹن برکت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب گریٹ لینڈ فوج کی ایک خصوصی ایجنسی ہے جسے پوائزن
کہا جاتا ہے۔ یہ ایجنسی گریٹ لینڈ کے دفاعی سامان کی حفاظت کرتی
ہے ۔ہم نے بڑی جدوجہد کے بعد اس کی ایک ایجنٹ کو ٹریس کیا تھا
اس کا نام کلاڈیا ہے۔ خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہے۔ جاوید مرحوم
نے اس سے تعلقات بڑھائے اور پھر اسے اپنی محبت کے جال میں پھنسا
لیا۔ اس کے بعد کلاڈیا کی مدد سے ہی ہم اس سٹور تک پہنچ گئے۔ کلاڈیا کو
بھاری رقم بھی دی گئی تھی۔ کلاڈیا نے واقعی فول پروف انتظامات کر
دیئے تھے کیونکہ جاوید نے اس سے شادی کا وعدہ کر لیا تھا لیکن عین
آخری لمحات میں جب جاوید یہ رنگ حاصل کر چکا تھا وہاں کا ایک خفیہ
سیکورٹی سائرن بج اٹھا۔ اس سائرن کا علم کلاڈیا کو بھی نہ تھا اور جاوید
پکڑا گیا۔ میں یہ سائرن سن کر جاوید کو لینے کے لئے اندر جانے لگا تو فائر
کھل گیا اور میں شدید زخمی ہو کر وہیں گر گیا اور کلاڈیا نے مجھے وہاں سے
بچا کر نکالا اور پھر خفیہ طور پر میرا علاج کرایا اور مجھے پاکیشیا سفارت
خانے تک پہنچایا۔ لیکن اس وقت تک جاوید کو سزائے موت دی جا
چکی تھی۔ میں بعد میں کلاڈیا سے ملا تو وہ جاوید کی موت پر بے حد روئی
لیکن ظاہر ہے وہ ایک عام ایجنٹ تھی کیا کر سکتی تھی۔ پھر میں جاوید کی
لاش لے کر واپس پاکیشیا آگیا"...... کیپٹن برکت نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن جب کلاڈیا پوائزن کی ایجنٹ ہے تو وہ اپنے ملک کے ساتھ
غداری کیسے کر سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اسی نے جاوید کو رنگے ہاتھوں

پکڑوانے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہونے کو تو جناب سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا
نہیں ہے کیونکہ اگر اس نے ہمیں پکڑوانا ہوتا تو وہ ہمیں پہلے ہی پکڑوا
سکتی تھی"...... کیپٹن برکت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کلاڈیا کہاں رہتی ہے۔ اس کا پتہ کیا ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"گریٹ لینڈ دارالحکومت کے لانسن ایونیو میں لگژری پلازہ ہے۔
اس میں اس کا فلیٹ نمبر تھرٹین تھرڈ سٹوری پر ہے۔ وہ مستقل طور پر
وہیں رہتی ہے"...... کیپٹن برکت نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو کیپٹن برکت نے
اسے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"اس فلیٹ کے علاوہ اس کے رابطہ کا کوئی اور ذریعہ"...... عمران
نے پوچھا۔

"ہوٹل مونوپول کا منیجر اس کا بھائی ہے آسٹن اس کا نام ہے"۔
کیپٹن برکت نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ ویسے بھی جب حکومت نے اس مشن کو ختم
کر دیا ہے تو اب اس سلسلے میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ آپ حضرات کا
شکریہ۔ یہ تفصیل اور فائل سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دوں
گا"...... عمران نے کہا تو کرنل رحمت اور کیپٹن برکت دونوں کھڑے
ہو گئے اور پھر سر سلطان سے اجازت لے کر اور سلام کر کے وہ بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

" یہ سب کیا سلسلہ ہے۔ تمہاری اس میں کیا دلچسپی ہے"...... ان کے باہر جانے کے بعد سر سلطان نے جو اب تک خاموش بیٹھے رہے تھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو آپ کو کچھ نہیں معلوم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں مجھے تو بلیک زیرو نے فون کر کے کہا تھا کہ کرنل شہباز دو آفیسروں کو میرے پاس بھیج رہا ہے۔ میں تمہیں فون کر کے کال کر لوں اور بس باقی تفصیل تو اب مجھے معلوم ہوئی ہے لیکن یہ تو ملٹری انٹیلی جنس اور وزارت دفاع کا کیس ہے۔ سیکرٹ سروس کا اس میں کیا دخل ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ نے سنا نہیں کہ اس میگنٹ رنگ کی وجہ سے پاکیشیا کا دفاعی میزائل مکمل نہیں ہو سکتا اور میزائل اگر تیار ہو جائے تو یہ پاکیشیا کے دفاع میں بنیادی کام کرے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن جب حکومت نے یہ مشن ہی ختم کر دیا ہے تو پھر"...... سر سلطان نے کہا۔

"حکومت نے شاید گریٹ لینڈ کی دھمکی سے ڈر کر یہ مشن ختم کیا ہے لیکن اگر اس طرح حکومت نے ڈرنا شروع کر دیا تو پھر تو کام نہیں چل سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے شاید وزارت دفاع کے حکام کو کوئی دھمکی دی گئی ہو گی لیکن ایک بات ہے کہ گریٹ

لینڈ نے اگر دھمکی دی ہے تو اس دھمکی کو سنجیدہ لینا چاہئے۔ گریٹ لینڈ سے پاکیشیا کے ایسے معاہدے ہیں جن کے ختم ہونے سے پاکیشیا کو نہ صرف انتہائی اہم پلیٹ فارموں سے نکلنا پڑے گا بلکہ ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" لیکن یہ دھمکی تو اس وقت بروئے کار لائی جا سکتی ہے جب کوئی پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے رنگ حاصل کرے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے اگر اسے حاصل کرنا ہے تو اس طرح سے ہی ہو سکتا ہے وہ خود تو اسے دینے سے رہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" رنگ وہاں سے اس طرح بھی غائب ہو سکتا ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ کہاں گیا اور ایک رنگ یہاں پہنچنے کے بعد اس کی ٹیکنالوجی پاکیشیا کے ماہرین کو مل جائے گی پھر گریٹ لینڈ کیا کر سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

" ملک وقوم کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ کیا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"ہاں یہ رنگ ہر صورت میں پاکیشیا کو ملے گا۔ آپ صدر مملکت سے بات کر لیں تاکہ وہ خود میزائل کے سلسلے میں کام کو ختم نہ ہونے دیں لیکن انہیں یہ بتا دیجئے کہ وہ اس بات کا وزارت دفاع سے ذکر نہ

کریں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کرے گی۔ گریٹ لینڈ تک یہ اطلاع کسی صورت میں نہیں پہنچنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا لیکن تم تو خود شیطان کی طرح مشہور ہو آخر تم گریٹ لینڈ جا کر کام کرو گے تو انہیں معلوم تو ہو ہی جائے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بڑے طویل عرصے سے مسلسل کام کر رہی ہے اس نے کوئی تفریح نہیں کی ہے اس لئے اب گریٹ لینڈ میں چھٹیاں منانے جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں تمہاری بات"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سر سلطان سے اجازت لے کر وہ فائل سمیت ان کے دفتر سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا دانش منزل کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک وہ بیک مرر میں سیاہ رنگ کی ایک کار کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ یہ کار اس نے سیکرٹریٹ سے نکلتے ہوئے بھی اپنے پیچھے دیکھی تھی۔ عمران نے اپنی کار کا رخ مضافات کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ وہ کنفرم کرنا چاہتا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ کنفرم ہو گیا کہ سیاہ کار میں اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے تو اس نے کار موڑی اور رانا ہاؤس کی طرف روانہ ہو گیا۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے کار پھاٹک کے پاس روکی اور پھر نیچے

اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھ گیا اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا اور واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد جوزف باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں جوانا موجود تھا۔

"بڑے طویل عرصے بعد آپ کو ہم یاد آئے ہیں ماسٹر"...... جوانا نے عمران کے کار سے اترتے ہی سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تم سے ملاقات ہوتے ہی مجھے یاد آ جاتا ہے کہ تمہاری انگلیوں کی خارش مٹانے کے لئے مجھے صحت مند انسانوں کا بندوبست کرنا پڑتا ہے اور تم جانتے ہو کہ صحت مند انسان اس دنیا میں کس قدر نایاب ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے جوزف بھی پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ گیا۔

"سنو میرا تعاقب کیا گیا ہے۔ سیاہ رنگ کی سیڈان کار ہے جدید ماڈل کی ہو سکتا ہے وہ اب بھی باہر موجود ہو"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کے نمبر بھی بتا دیئے۔

"عقبی طرف سے جا کر جو بھی اس کار میں موجود ہو اسے اٹھا کر لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے ہی لگا تھا کہ پھر ایک خیال کے تحت اس نے رسیور

واپس رکھ دیا۔ وہ اس نئے مشن کے سلسلے میں بلیک زیرو سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے اس لئے ارادہ بدل دیا کہ پہلے تعاقب کرنے والوں کو چیک کر لے اس کے بعد بات کرے گا۔ آدھے گھنٹے بعد جوزف نمودار ہوا۔

"باس دو آدمی تھے دونوں کو زیرو روم میں پہنچا دیا ہے"..... جوزف نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور زیرو روم کی طرف بڑھ گیا۔ زیرو روم کی کرسیوں پر دو آدمی موجود تھے ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ان کے جسم راڈز سے جکڑے ہوئے تھے۔ دونوں مقامی افراد تھے۔ جوانا بھی وہاں موجود تھا۔

"جوزف سے کہو ان کی کار بھی اندر لے آئے"..... عمران نے کہا۔

"وہ ہم پہلے ہی لے آئے ہیں ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا۔

"انہیں کس طرح بے ہوش کیا گیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"گیس سے ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا۔

"تو ایک آدمی کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے مڑ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی گردن والی بوتل اٹھا کر وہ مڑا۔ اس نے ایک آدمی کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"جا کر جوزف سے کہو کہ حفاظتی سسٹم بھی آن کر دے اور نگرانی

کرنے والا بھی تاکہ اگر ان کے مزید ساتھی ہوں تو وہ بھی چیک ہو جائیں اور اگر ان کی کار میں کوئی خصوصی آلہ ہو تو اس کا بھی پتہ چل جائے"..... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور بوتل الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے جسے بوتل میں موجود گیس سونگھائی گئی تھی کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد جب اسے پوری طرح ہوش آیا تو اس نے بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا ہی سکا تھا۔ اب اس نے حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنا شروع کر دیا اور اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں اتنا تو شعور آ گیا ہو گا کہ تم دونوں میری نگرانی کر رہے تھے اور میں نے تمہاری نگرانی چیک کر لی اور اب تم یہاں میرے پاس موجود ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم مگر۔ نہیں۔ ہم تو کسی کی نگرانی نہیں کر رہے تھے۔ ہم تو کاروباری لوگ ہیں"..... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو چلو پھر کاروباری باتیں کر لیتے ہیں۔ بولو کس نے نگرانی کے لئے تمہیں کہا تھا اور کتنے میں سودا ہوا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ہم کسی کی نگرانی نہیں کر رہے تھے ہمارا

نگرانی سے کیا تعلق ہم تو کاروباری لوگ ہیں۔ تم بے شک معلوم کر لو۔ ہم دونوں سائٹ ویئر کارپوریشن کے فیلڈ ایجنٹ ہیں"..... اس نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے ہو سکتا ہے کہ مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔چیک کر لیتے ہیں۔ کیا نام ہے تمہارا اور تمہارے ساتھی کا"..... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"میرا نام فریڈ ہے اور میرے ساتھی کا نام مارٹن"..... اس آدمی نے جواب دیا اسی لمحے جوانا کمرے میں داخل ہوا تو وہ چونک کر جوانا کو دیکھنے لگا اور پھر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ماسٹر ان کی کار میں کوئی آلہ موجود نہیں ہے۔ٹرانسمیٹر بھی نہیں ہے"..... جوانا نے اندر آکر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے جانتے ہو مسٹر فریڈ"..... عمران نے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں میں تو تمہیں زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں"..... فریڈ نے جواب دیا۔

"جوانا"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا تھا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا۔

"فریڈ صاحب کچھ ضرورت سے زیادہ ہوشیار بن رہے ہیں۔اسے گولی مار دو اور اس کے ساتھی کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے سرد

لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال کر وہ فریڈ کی طرف بڑھا تو فریڈ کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"مم۔مم سچ کہہ رہا ہوں"..... فریڈ نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"صرف پانچ تک گنو پھر ٹریگر دبا دینا"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"... جوانا نے کہا اور ریوالور کی نال اس نے فریڈ کی کنپٹی پر رکھ کر گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ رک جاؤ میں بتاتا ہوں رک جاؤ"..... ابھی گنتی تین تک ہی پہنچی تھی کہ فریڈ بے اختیار چیخ پڑا۔

"فی الحال گنتی روک... لیکن اگر یہ پھر ہوشیاری دکھائے تو گنتی وہیں سے شروع کرنا جہاں چھوڑی تھی"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا۔

"بولو کس کے کہنے پر میری نگرانی کر رہے تھے بولو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"گروپ چیف جانسن کے کہنے پر"..... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا گروپ"..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"بلیک کوبرا گروپ۔ اس گروپ کا کام ہی نگرانی کرنا ہے۔ مجھے آج تک کوئی چیک نہیں کر سکا نجانے تم نے کیسے چیک کر لیا"۔ فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس گروپ کا تعلق کس سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"گریٹ لینڈ سے"...... فریڈ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی میگنٹ رنگ والا کیس گھوم گیا۔

"یہ جانسن کہاں ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کسی سے نہیں ملتا اور نہ کوئی اسے جانتا ہے۔ وہ صرف ٹرانسمیٹر پر کال کر کے حکم دیتا ہے"...... فریڈ نے جواب دیا۔

"رپورٹ کیسے دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پر"...... فریڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے پوچھا۔

"میری جیب میں ہے۔ سگریٹ کیس کی شکل میں"...... فریڈ نے جواب دیا۔ وہ واقعی تعاون کر رہا تھا۔

"جوانا اس کی جیب سے سگریٹ کیس نکال کر مجھے دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ریوالور فریڈ کی کنپٹی سے ہٹا کر جیب میں ڈالا اور پھر فریڈ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک قیمتی سگریٹ کیس اس کی جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"تم مجھے پہلے سے جانتے تھے یا تمہیں میری شناخت کرائی گئی

تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم پہلے بھی کئی بار تمہاری نگرانی کر چکے ہیں۔ پہلے تو کبھی تمہیں شک نہیں ہوا آج معلوم نہیں کیسے ہو گیا"...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ فریڈ کی الجھن سمجھتا تھا۔ تعاقب واقعی انتہائی مہارت سے ہو رہا تھا۔ یہ تو اتفاقاً عمران کے ذہن میں آگیا تھا کہ سیکرٹریٹ سے نکلتے وقت اس نے اس کار کو دیکھا تھا ورنہ شاید اسے واقعی اب بھی معلوم نہ ہوتا۔

"تمہیں کیا حکم دیا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ تمہاری نگرانی کی جائے اگر تم ملک سے باہر جانے لگو تو رپورٹ کی جائے کہ تم کہاں جا رہے ہو اور کتنے افراد جا رہے ہیں"۔ فریڈ نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہیں ایئرپورٹ پر نگرانی کرنی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

"گروپ کے دوسرے افراد وہاں بھی موجود ہیں اور ریلوے اسٹیشن اور بندرگاہ پر بھی"...... فریڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوانا تم یہیں ٹھہرو گے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا زیرو روم سے نکلا اور لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ وہاں اس سگریٹ کیس میں موجود ٹرانسمیٹر سے اس جانسن کی رہائش گاہ معلوم کرنا چاہتا تھا اور یہ کام

لیبارٹری میں ہی ہو سکتا تھا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے سگریٹ
کیس پر کام شروع کر دیا۔ سگریٹ کیس میں فکسڈ فریکوئنسی کا لیکن
لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر نصب تھا۔ عمران نے سگریٹ کیس سے ٹرانسمیٹر
علیحدہ کیا اور پھر اسے ایک مشین کے ساتھ منسلک کر کے اس نے
مشین کے بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ مشین میں پہلے سے ہی
دارالحکومت اور اس کے نواحی علاقوں کا تفصیلی نقشہ موجود تھا۔ بٹن
پریس ہوتے ہی مشین کی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر نقشہ نظر آنے
لگ گیا۔ عمران کو معلوم تھا کہ مشین میں نصب خصوصی کمپیوٹر
رابطہ قائم ہوتے ہی اس جگہ کی نشاندہی کر دے گا جہاں کال رسیور کی
جائے گی۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو فریڈ کالنگ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے فریڈ
کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"کون فریڈ۔ میں تو کسی فریڈ کو نہیں جانتا کون کال کر رہا ہے
اوور"...... اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک سخت سی آواز سنائی دی اور اس
کے ساتھ ہی سکرین پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے
لگا۔

"باس میں اور مارٹن دونوں چیک کر لئے گئے ہیں اور ہمیں بے
ہوش کر کے کسی کمرے میں بند کر دیا گیا ہے اوور"...... عمران نے
پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا کسی فریڈ یا مارٹن سے کیا تعلق اوور اینڈ آل"...... دوسری

طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا لیکن اسے معلوم تھا کہ اب
جانسن خود ہی کنفرمیشن کے لئے کال کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے
درمیان کوئی خصوصی کوڈ مقرر ہو اس لئے جانسن پریشان ہو گیا ہو اور
پھر ہی ہوا چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران نے
مشین کا ایک اور بٹن دبا دیا تو ایک بار پھر اسی جگہ پر سرخ رنگ کا نقطہ
جلنے بجھنے لگا جہاں پہلے وہ نظر آیا تھا۔ عمران نے اس بار مشین کا وہ بٹن
دبایا تھا جو کال کرنے والی جگہ کی نشاندہی کرتا تھا جب کہ پہلے کال
رسیور کرنے والی جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی اور عمران نے ٹرانسمیٹر آن
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بی سی ون کالنگ اوور"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور
عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے مشین بھی آف کر دی اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور
اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو رانا ہاؤس سے میں سر سلطان کے
پاس گیا تھا واپسی پر میری نگرانی کی گئی تو میں رانا ہاؤس آ گیا۔ نگرانی
کرنے والوں کو رانا ہاؤس میں لے آ کر میں نے ان سے پوچھ گچھ کی ہے
تو انہوں نے بتایا ہے کہ وہ بلیک کوبرا گروپ کے آدمی ہیں اور ان کے
چیف کا نام جانسن ہے۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر جانسن کو کال کر کے اس

جگہ کو چیک کیا ہے جہاں اس جانسن نے کال رسیو کی ہے۔ یہ جگہ رین بو پلازہ ہے۔ یقیناً اس جانسن نے وہیں فلیٹ لے رکھا ہوگا۔ تم سیکرٹ سروس کو کال کر کے وہاں بھیجو۔ میں اس جانسن کو فوری طور پر ٹریس کر کے رانا ہاؤس میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"حلیہ معلوم نہیں ہے لیکن آواز سے لگتا ہے کہ اس کی عمر تیس چالیس سال کے درمیان ہے اور مضبوط جسم کا مالک ہے لہجے سے وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ لگتا ہے ویسے بھی بلیک کوبرا کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہی بتایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی اسے ٹریس کرا کر رانا ہاؤس بھجواتا ہوں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ واپس سٹنگ روم میں آگیا۔

"جوانا ان دونوں کو آف کر کے برقی بھٹی میں ڈال دو اور ان کی کار بھی کہیں دور چھوڑ دینا۔ ان کے باس کو ٹریس کر کے یہاں لانے کے لئے میں نے چیف کو کہہ دیا ہے۔ جب وہ یہاں آجائے تو جوزف سے کہنا کہ وہ میرے فلیٹ پر اطلاع دے دے گا اگر میں فلیٹ پر نہ ملوں تو جوزف سلیمان کو کہہ دے گا کہ وہ مجھے ٹریس کر کے پیغام پہنچا دے گا"...... عمران نے جوانا کو زیرو روم سے باہر بلا کر ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اپنی کار میں بیٹھ کر اس کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک ماسک نکال کر

سر اور چہرے پر چڑھا کر ایڈجسٹ کیا اور پھر کار لے کر وہ رانا ہاؤس سے باہر آگیا۔ فریڈی نے اسے بتایا تھا کہ اور لوگ بھی نگرانی پر مامور ہیں اس لئے اس نے میک اپ کر لینا ضروری سمجھا تھا۔ کچھ دیر تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد جب اس کی تسلی ہو گئی کہ اس کی نگرانی نہیں ہو رہی تو وہ دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔ دانش منزل کے سامنے کار روک کر اس نے ماسک اتارا اور اسے ڈیش بورڈ میں رکھ کر وہ کار سے اترا اور ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک خود بخود کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ کار مخصوص جگہ پر روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو اس کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو بلیک زیرو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور پھر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"میں نے جولیا کے ذریعے صفدر اور نعمانی کو جانسن والے کام پر لگا دیا ہے۔ جلد ہی وہ رپورٹ دیں گے"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ رانا ہاؤس سے جوزف یا جوانا کا

کوئی پیغام آئے تو تم نے یہ پیغام مجھے دانش منزل فون کر کے دینا ہے"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔ بلیک زیرو اس دوران اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا تھا تاکہ عمران کے لیئے چائے بنا سکے۔

"ورلڈ سٹار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل ممبر ایٹ ہنڈرڈ الیون تھری"...... عمران نے جواب میں نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

"نام سر"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے جواب دیا۔

"ملک سر"...... ایک بار پھر پوچھا گیا۔

"پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر کس شعبے کے بارے میں معلومات چاہئیں آپ کو"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"دفاعی شعبے کے بارے میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اس نمبر پر فون کر کے آج کا کوڈ بلیو سٹار اور آپ کا سپیشل کوڈ ہزہائی نس دوہرا دیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کے او کے کہنے پر رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوسری طرف سے بتایا گیا نمبر رابطہ نمبر وغیرہ ڈائل کرنے کے بعد ڈائل کر دیا۔

"ڈی ۔ ایس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیو سٹار سپیشل کوڈ ہزہائی نس"...... عمران نے کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"......چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"گریٹ لینڈ سیکشن سے رابطہ کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جی ۔ ایل سیکشن انچارج ہیومر بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کی ایک ڈیفنس ایجنسی ہے پوائزن ۔ اس کے بارے میں معلومات دیں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات چاہئیں آپ کو"......ہیومر نے پوچھا۔

"اس کے چیف ۔ ہیڈ کوارٹر ۔ اس کے خاص ایجنٹ اور خصوصی طور پر اس کی ایجنٹ کلاڈیا کے بارے میں معلومات"...... عمران نے کہا۔

"چیف کا نام جیگال ہے۔ ہیڈ کوارٹر آج تک ٹریس نہیں ہو سکا۔ کلاڈیا سپیشل ایجنٹ ہے۔۔ انتہائی خطرناک حد تک ذہین اور تیز لڑکی ہے۔ اس کی مستقل رہائش کہیں نہیں ہے۔ البتہ اسے پرونو بار کی مالکہ مادام سٹیفی کے ذریعے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ مادام سٹیفی اس کی چچی ہے اور سرپرست بھی۔ لیکن مادام سٹیفی کو اس کی اصل حیثیت کا علم نہیں ہے۔ لیکن کلاڈیا جہاں بھی ہو اس سے رابطہ بہرحال رکھتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی کلاڈیا کا حلیہ بتا دیا گیا۔

"کلاڈیا کی مزید خصوصیات"...... عمران نے پوچھا۔

"کلاڈیا مارشل آرٹ کی ماہر۔ نشانہ بازی میں بھی بے پناہ مہارت رکھتی ہے۔ حد درجہ ذہین اور تیز لڑکی ہے۔ میک اپ کی بھی ماہر ہے۔ اس کا خاص وصف دوسروں کو احمق بنا کر اپنا کام نکلوانا ہے۔ اگر آپ کو مکمل تفصیلات چاہئیں تو آپ اپنا پتہ بتا دیں معلومات وہاں فیکس کر دی جائیں گی"...... ہیومر نے کہا۔

"کافی ہیں شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور پھر گھوم کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ دوسری پیالی اس نے اپنے سامنے رکھ دی۔

"آپ کی نگرانی کیوں شروع ہو گئی عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو اس جانسن سے معلوم کرنا ہے"...... عمران نے چائے کی

پیالی اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان سے ملاقات میں کیا بات سامنے آئی تھی"...... بلیک زیرو نے پوچھا اور عمران نے کرنل رحمت اور کیپٹن برکت سے ہونے والی گفتگو کے مین پوائنٹس بتا دیئے۔

"تو پھر آپ اس کیس پر کام کریں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں لیکن سیکرٹ سروس کے انداز میں نہیں بلکہ دوسرے انداز میں ورنہ گریٹ لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان معاہدے اور تعلقات ختم ہونے کا اندیشہ ہے اور بقول سر سلطان اگر ایسا ہوا تو اس سے پاکیشیا کو بے پناہ نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"دوسرے انداز میں کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سیکرٹ سروس چھٹیاں منانے اور تفریح کرنے وہاں جائے گی اور پھر جب وہ واپس آئے گی میگنٹ رنگ اس سے پہلے پاکیشیا پہنچ چکا ہو گا۔ جب کہ گریٹ لینڈ کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ میگنٹ رنگ کہاں پہنچ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہو گا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح بھی ہوا کرنا پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی دوسری

صورت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے ذہن میں کوئی پلاننگ تو ہوگی اور یہ میگنٹ رنگ ظاہر ہے کسی خفیہ جگہ ہی پر ہوگا اب کسی دکان پر تو پڑا نہیں مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیپٹن برکت نے جو رپورٹ دی ہے اور جس کی فائل کرنل رحمت نے مجھے دی ہے اس میں اس سٹور کے بارے میں تمام تفصیلات درج ہیں جس میں وہ رنگ موجود ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ اب بھی وہیں ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے کسی اور جگہ شفٹ کر دیا گیا ہو۔ بہرحال اسے ٹریس کرنا پڑے گا اور اس انداز میں حاصل کرنا پڑے گا کہ کسی کو علم ہی نہ ہو سکے کہ کون اسے لے گیا اور کہاں لے گیا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس صفدر نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے اور نعمانی نے جانسن کو ٹریس کر کے اور اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا تفصیل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صفدر نے بتایا ہے کہ رین بو پلازہ میں جانسن نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا تھا لیکن پلازہ میں صفائی کرنے والے ایک لڑکے سے انہیں معلوم ہو گیا کہ ایک فلیٹ میں ایک گریٹ لینڈ کا باشندہ رہتا ہے

جس کا نام تو روڈنی ہے لیکن وہ جانسن کے نام سے کالیں وصول کرتا ہے۔ اس لڑکے نے ایک بار اس نام سے اسے کال وصول کرتے ہوئے سن لیا تھا۔ چنانچہ صفدر اور نعمانی اس فلیٹ پر گئے تو فلیٹ بند تھا۔ انہوں نے اس کی نگرانی شروع کر دی۔ دس منٹ بعد ایک لمبے قد اور مضبوط جسم کا آدمی جو گریٹ لینڈ کا باشندہ ہی تھا فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا تو صفدر اور نعمانی بھی اس کے پیچھے زبردستی اندر داخل ہوئے اور اسے بے ہوش کر کے انہوں نے فلیٹ کی تلاشی لی لیکن فلیٹ میں سے کوئی مشکوک چیز نہیں مل سکی پھر صفدر نے اسے ہوش میں لا کر اس پر تشدد کیا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ وہی بلیک کوبرا کا چیف جانسن ہے۔ اس پر صفدر نے اسے بے ہوش کر کے عقبی راستے سے نکالا اور کار میں ڈال کر رانا ہاؤس پہنچا ہے"...... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا جوزف کا پیغام آگیا"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں پوچھا۔

"جی صاحب جوزف نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں آپ کو

ٹریس کر کے پیغام دے دوں کہ صفدر اور نعمانی گریٹ لینڈ کے ایک باشندے کو رانا ہاؤس چھوڑ گئے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب ٹون آگئی تو اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں تم اس آدمی کو جسے صفدر اور نعمانی رانا ہاؤس چھوڑ گئے ہیں بے ہوشی کے عالم میں دانش منزل پہنچا دو لیکن نگرانی وغیرہ کا خیال رکھنا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ پہلے کہتے تو صفدر اسے براہ راست یہیں چھوڑ جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ شاید اسے ٹریس کرنے میں دیر لگے اس لئے میں نے رانا ہاؤس کا کہہ دیا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی کلاڈیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"پی ون سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کلاڈیا نے چونک کر رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے کی بائیں دیوار کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا دوسری طرف چار پانچ سیڑھیاں نیچے ایک اور کمرے تھا کلاڈیا سیڑھیاں اتر کر اس کمرے میں پہنچی اور اس نے ایک دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پینل کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرسر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کی چاروں دیواروں پر مخصوص دھات کی پلیٹیں چڑھ گئیں اور کمرے میں خود بخود تیز روشنی پھیل گئی۔ کلاڈیا

نے کمرے کے ایک کونے میں فرش پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کمرے کے دوسرے کونے کے فرش سے ایک الماری خود بخود باہر نکل آئی۔ کلاڈیا اس الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے۔ الماری کے اندر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی اس نے مشین کے کئی بٹن دبائے تو مشین کے درمیان چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ کلاڈیا نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھائی اور مشین کے سامنے رکھ کر بیٹھ گئی اسی لمحے مشین سے زوں زوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین روشن ہو گئی۔

"ہیلو پی ون کالنگ"...... مشین سے چیف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر چیف کا چہرہ ابھر آیا۔ یہ چونکہ خصوصی ٹائپ کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں بار بار اوور کہنے کی ضرورت نہ تھی اور گفتگو بالکل اسی طرح ہوتی تھی جیسے فون پر ہوتی ہے۔

"یس چیف کلاڈیا اٹنڈنگ یو"..... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کلاڈیا تمہارے لئے دو اہم خبریں ہیں۔ ایک تو یہ کہ حکومت پاکیشیا نے حکومت گریٹ لینڈ کی دھمکی کے بعد میگنٹ رنگ حاصل کرنے کا پلان ختم کر دیا ہے اس طرح اب یہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر نہیں ہوگا اور ہمیں سیکرٹ سروس کی طرف سے جو خطرہ تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور دوسری خبر یہ ہے کہ حکومت گریٹ لینڈ کے پاکیشیا

میں ایجنٹ جن کا گروپ عمران کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تھا وہ پورے کا پورا ایکلخت منظر عام سے غائب ہو گیا ہے۔ اس اطلاع سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عمران کو نگرانی کا علم ہو گیا اور پھر اس نے نگرانی کرنے والوں کو پکڑ کر اس گروپ کے سب لوگوں کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ چیف نے کہا۔

"دوسری اطلاع سے تو یہی معلوم ہوتا ہے چیف کہ وہ لوگ اس مشن پر کام کر رہے ہیں کیونکہ نگرانی بھی اس مشن کے تحت ہی شروع کرائی گئی تھی"...... کلاڈیا نے کہا۔

"نہیں وہ صرف نگرانی چیک ہونے پر پکڑے گئے ہیں ویسے انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ نگرانی کا مقصد کیا ہے البتہ ایک بات اور سامنے آئی ہے کہ پاکیشیا کے کیپٹن جاوید جسے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ کیپٹن برکت جسے تم نے واپس بھجوایا تھا اس نے جو رپورٹ اپنے چیف کو دی تھی وہ رپورٹ عمران کے پاس پہنچ گئی ہے"۔ چیف نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہے اب وہ اس رپورٹ کے مطابق کام کرے گا جب کہ وہ سٹور اور رنگ دونوں فرضی تھے اس طرح وہ آسانی سے قابو میں آجائے گا"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں بھی رپورٹ میں تفصیلات موجود ہیں اور کیپٹن برکت سے عمران نے تمام سوالات تمہارے بارے میں ہی کیے ہیں کیونکہ کیپٹن برکت نے جو رپورٹ کرنل شہباز کو دی ہے اس

میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ حکومت نے یہ پلان ختم کر دیا ہے لیکن شاید عمران اپنے طور پر اسے حاصل کرنے کا پروگرام بنائے کیونکہ وہ سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہے اور اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے بھی کام کرتا رہتا ہے اور انتہائی حب الوطن آدمی ہے اس لئے تمہیں اب پوری طرح چوکنا رہنا چاہئے بلکہ میرا خیال ہے کہ تم اس فلیٹ میں دوبارہ رہائش رکھ لو جس میں جاوید کے ساتھ تعلقات کے دوران تم نے رکھی تھی اور جسے تم نے اپنی مستقل رہائش بتایا تھا۔ عمران نے اگر اس مشن پر کام کیا تو وہ لامحالہ تم سے رابطہ کرے گا۔ ایسی صورت میں تم جاوید کی طرح اسے آسانی سے بے وقوف بنا سکتی ہو اور اسے بھی گھیر کر ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ میری اعلیٰ حکام سے بات ہوئی ہے انہوں نے بتایا ہے کہ عمران کی ہلاکت ان کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر چیف اگر عمران کو ہلاک ہی کرنا ہے تو آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جاوید کو تو ہم رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتے تھے اس لئے میں نے یہ سارا ڈرامہ کیا تھا"۔ کلاڈیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران جاوید کی طرح احمق نہیں ہے کلاڈیا وہ دنیا کا مشہور ترین ایجنٹ ہے اور حد درجہ ذہین اور شاطر دماغ کا مالک ہے اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہو گیا تو وہ الٹا تمہیں ہی استعمال کر کے اپنا مشن مکمل کر

لے گا اس لئے اسے عام انداز میں ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔ مجھے حکم کریں آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"۔ کلاڈیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق چیف کوئی واضح بات نہ کر رہا تھا کبھی کچھ کہہ رہا تھا اور کبھی کچھ۔

"میں نے یہ ساری باتیں اس لئے نہیں بتائی تھیں کہ میں تمہیں ذہنی طور پر الجھا دوں میرا مقصد یہ تھا کہ تم عمران سے پوری طرح ہوشیار رہو گی اگر عمران گریٹ لینڈ آکر تم سے رابطہ کرے تو تم نے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ وہ کسی طرح اصل سٹور اور اصل میگنٹ رنگ تک نہ پہنچ سکے۔ جب تک یہ بات واضح طور پر سامنے نہ آجائے تم نے عمران کے خلاف قطعاً کوئی ایکشن نہیں لینا ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ جائے گی۔ تم بے شک اس کے ساتھ محبت کے ڈرامے کھیلو۔ رنگ رلیاں مناؤ لیکن اس وقت تک تم نے ایکشن میں نہیں آنا جب تک وہ حقیقی طور پر خطرہ نہ بن جائے اگر ایسا ہو تو پھر تمہارے لئے یہ حکم ہے کہ اسے ہر صورت میں موت کے گھاٹ اتارنا ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف اب میں آپ کی بات سمجھ گئی ہوں لیکن اگر اس نے مجھ سے رابطہ ہی نہ کیا تو پھر"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ہمارے دوسرے گروپ پاکیشیا میں موجود ہیں اس لئے اس نے جس حیثیت میں بھی گریٹ لینڈ کا رخ کیا ہمیں بہرحال اطلاع مل

جائے گی اور میں تمہیں اطلاع کر دوں گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"ایک بات اور بھی سن لو مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ عمران اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کے نام سے متعارف کراتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ میک اپ کا بھی بے حد ماہر ہے اور بہترین نشانے باز اور مارشل آرٹ کا بھی بے پناہ ماہر ہے اس لئے تمہیں ہر طرح سے خیال رکھنا ہے اوکے گڈ بائی"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین پر موجود سکرین تاریک ہو گئی اور مشین پر جلنے والے چھوٹے چھوٹے بلب بھی بجھ گئے۔ کلاڈیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کیے اور پھر اٹھ کر اس کونے کی طرف بڑھ گئی جہاں اس نے پیر مار کر مشین کو فرش سے باہر نکالا تھا وہاں پہنچ کر اس نے فرش کے مخصوص حصے پر ایک بار پھر پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مشین دوبارہ فرش میں غائب ہو گئی۔ کلاڈیا مڑ کر اس طرف کو بڑھ گئی جہاں سوئچ پینل تھا۔ کمرے کی دیواروں کو مخصوص دھات کی چادروں نے ڈھک لیا تھا لیکن سوئچ پینل والی جگہ ابھی تک خالی تھی اور سوئچ پینل نظر آ رہا تھا۔ کلاڈیا نے سوئچ پینل کے نیچے لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی چادریں چھتوں میں غائب ہو گئیں اور کلاڈیا سیڑھیاں چڑھتی ہوئی دروازے سے گزر کر دوبارہ اسی کمرے میں آ گئی جہاں وہ کال آنے سے پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہونہہ چیف نے خواہ مخواہ اپنا اور میرا دونوں کا وقت ضائع کیا۔

عمران نہ ہو گیا کوئی مافوق الفطرت چیز ہو گئی۔ اب تو مجھے بھی اس سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے اب تو اسے لازماً گریٹ لینڈ آنا چاہئے"۔ کلاڈیا نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لگژری پلازہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کلاڈیا بول رہی ہوں۔ میرا فلیٹ نمبر تھرٹین تھرڈ سٹوری ہے۔ میں اب وہاں مستقل طور پر رہنے کے لئے آ رہی ہوں اس کی صفائی کرا دو اور باقی تمام انتظامات بھی چیک کرا لو"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کلاڈیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے۔ چیف نے جولیا کے ذریعے سب کو فوری طور پر میٹنگ ہال میں کال کیا تھا اور ایک ایک کر کے وہ سب یہاں پہنچ گئے تھے لیکن ان میں سے کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ اس ہنگامی کال کا مقصد کیا ہے۔

"مس جولیا آپ کو بھی مقصد کا علم نہیں ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"نہیں۔ بہرحال کوئی مشن ہی ہوگا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"عمران نہیں آیا۔ اگر مشن ہوتا تو لامحالہ وہ یہاں موجود ہوتا"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا کی بات درست ہے کیونکہ عمران کی نگرانی ہو رہی تھی جس پر چیف نے ہمیں اس گروپ کے بڑے آدمی کو ٹریس

کرنے کا حکم دیا اور پھر ایئرپورٹ اور بندرگاہ سے بھی اس گروپ کے آدمیوں کو گرفتار کیا گیا۔ ظاہر ہے اس نگرانی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوگا اور وہی مشن ہوگا"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تو نیلے رنگ کا سوٹ تھا لیکن چہرے پر حماقتوں کی آبشار پوری طرح رواں دواں تھی۔

"ارے واہ ماشاء اللہ چیف نے تو پورے انتظامات کر رکھے ہیں۔ اللہ چیف کو جزائے خیر دے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے انتظامات"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے خطبہ نکاح بھی تم نے ہی پڑھنا ہے اور پوچھ بھی مجھ سے رہے ہو کہ کیسے انتظامات دولہن موجود۔ باراتی موجود۔ نکاح خواہ موجود۔ گواہ موجود۔ کمی تو صرف دولہا کی رہ گئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے نکاح کے وقت دولہا بیٹھتے ہیں سمٹے سمٹائے اور چہرے پر شرم کی سرخی۔

"پھر تو آپ کو ولیمہ بھی کھلانا پڑے گا عمران صاحب"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے بھی تنویر موجود ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کمال ہے شادی آپ کی اور ولیمہ تنویر کھلائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"بھائی کی شادی پر بھائی ولیمہ کھلاتے ہی رہتے ہیں کیوں تنویر"۔ عمران نے کہا۔

"ولیمہ نہیں۔ تمہارے مزار پر عرس کرایا کروں گا"...... تنویر نے انتہائی جلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر، ہوش میں ہو تم۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے فوراً ہی آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو اس کی بات کا جواب دیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا کوئی مشن ہے جس کے لئے ہم سب کو کال کیا گیا ہے"...... صفدر نے فوراً موضوع بدلنے کے لئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جواب دینے سے باز نہیں آنا اور معاملہ بڑھتا چلا جائے گا۔

"ہاں اور اس مشن کا نام ہے مشن ہنی مون"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرم کے تاثرات ابھر آئے۔

"کس کا ہنی مون عمران صاحب"...... صالحہ نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اگر تم چاہو تو صفدر کا بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے فوراً ہی

جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ صفدر اور صالحہ دونوں بھی ہنس پڑے۔

"عمران صاحب مجھے لگتا ہے آپ صفدر صاحب کو کھینچ تان کر اس چکر میں ملوث کر ہی دیں گے اور جب میں نے جواب دیا تو پھر خواہ مخواہ صفدر صاحب کا دل میلا ہو گا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دل ہو گا تو میلا ہو گا کیوں صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں پلیز ہوں۔ بے شک جولیا اور تنویر دونوں سے پوچھ لو۔ بات تو تمہاری ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر سے مخصوص آوازیں نکلنے لگیں اور وہ سب چونک کر دیوار میں نصب مخصوص ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جولیا جو ٹرانسمیٹر کے ساتھ ہی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"کیا سب ممبرز موجود ہیں اوور"...... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس عمران بھی موجود ہے اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"آپ سب یقیناً سوچ رہے ہوں گے کہ اس ہنگامی میٹنگ کا کیا مقصد ہے اور یقیناً آپ سب کے ذہنوں میں کسی مشن کا خیال ہو گا

لیکن اس بار ٹیم کو یہاں اکٹھا کرنے کا مقصد کوئی مشن نہیں ہے اوور"...... چیف نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

" پھر باس کیا کوئی اور خاص بات ہو گئی ہے اوور"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران نے مجھے اس بات پر قائل کر لیا ہے کہ سیکرٹ سروس گذشتہ طویل عرصے سے مسلسل کام کرتی چلی آرہی ہے اور مسلسل کام کی وجہ سے ان کی کارکردگی میں بہرحال فرق آجاتا ہے اس لئے تفریح انتہائی ضروری ہے تاکہ کام کرنے والا دوبارہ کام کے لئے فریش ہو جائے۔ میں نے عمران کی بات پر قائل ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ سب کو ایک ماہ کی چھٹیاں دے دی جائیں تاکہ آپ اپنی مرضی سے تفریح کر سکیں۔ چاہے ملک کے اندر تفریح کریں یا ملک سے باہر۔ بہرحال سوائے عمران کے باقی ٹیم کے تمام اخراجات سیکرٹ سروس کے خصوصی فنڈ سے ہی ادا ہوں گے۔ اگر عمران تمہارے ساتھ جائے گا تو وہ اپنے اخراجات خود ادا کرے گا اوور"...... چیف نے کہا تو سب کے چہرے تو بے اختیار کھل اٹھے البتہ عمران کا چہرہ لٹک گیا۔

" باس آپ عمران کے اخراجات کی فکر نہ کریں وہ ہم سب مل کر ادا کر دیں گے اوور"...... جولیا نے جلدی سے کہا۔

" سیکرٹ سروس کے فنڈ سے یہ اخراجات ادا نہیں کیے جائیں گے آپ لوگ اپنی ذاتی جیبوں سے ادا کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا

اوور"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

" حیرت ہے کہ چیف نے پوری سیکرٹ سروس کو ہی چھٹیاں منانے کی اجازت دے دی ہے اگر اس دوران کوئی مشن سامنے آگیا تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

" تو پھر نئی ٹیم بھرتی ہو جائے گی اور تمہاری مکمل چھٹی"...... عمران نے جواب دیا۔

" ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوا تو چیف ہمیں فوری کال بھی کر سکتا ہے۔ بہرحال اب یہ بتاؤ کہ یہ چھٹیاں کہاں منائی جائیں۔ تم بتاؤ عمران تمہاری وجہ سے تو ہمیں چھٹیاں ملی ہیں ورنہ ہم تو اس کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے چھٹیاں منانی ہیں تم خود ہی فیصلہ کرو میرا کیا ہے میں سلیمان کو ساتھ لے کر اس کے گاؤں چلا جاؤں گا۔ گاؤں والے بڑے صاف دل لوگ ہوتے ہیں اس لئے وہاں میری عزت بھی ہو گی اور ساتھ ہی سیر بھی ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا مطلب کیا تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے کیوں"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" سوری مس جولیا میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ میں تمہاری طرح اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں ٹھہروں اور سیر و تفریح کروں۔ مجھ سے تو آغا سلیمان پاشا کا ادھار نہیں اتارا جاتا تفریح میں خاک کروں گا"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارے اخراجات ہمارے ذمے تو پھر"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں میں اس طرح چندے پر تفریح نہیں کر سکتا۔ آئی۔ ایم۔ سوری"...... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ ہم سے ادھار لے لیں جب جی چاہے واپس کر دینا"...... صفدر نے کہا۔

" ایک سلیمان کا تو ادھار اتر نہیں رہا تمہارا کہاں سے اتاروں گا۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے آفر کی ہے۔ اب مجھے اجازت میں نے خواہ مخواہ یہاں آکر اپنا وقت ضائع کیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھنے لگا۔

" میں کہتی ہوں بیٹھ جاؤ"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا تو عمران اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے مروتاً بیٹھ گیا ہو۔

" تو تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے کیوں"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم خود بتاؤ میں کیسے جا سکتا ہوں میرے پاس اتنی رقم کہاں ہے کہ میں ایک ماہ تک آپ لوگوں کے ساتھ تفریح کر سکوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" یہ تم جو اتنی لمبی لمبی رقمیں لوگوں میں بانٹتے رہتے ہو وہ رقمیں

کہاں سے آتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" وہ تو لوگوں کا مال ہوتا ہے لوگوں کو پہنچ جاتا ہے۔ میرا اس سے کیا تعلق"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب کیا آپ کا دوست سوپر فیاض اس موقع پر کام نہیں آسکتا"...... صفدر نے کہا۔

" وہ کنجوس مکھی چوس ایک ایک پیسے کو دانتوں سے پکڑنے والا آدمی ہے۔ وہ تو جب وہ خود پھنس جائے یا اس کا فائدہ ہو تو کچھ رقم مجبوراً دے دیتا ہے۔ اس سے اگر تفریح کی بات کی تو اس نے ایک پیسہ بھی نہیں دینا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے میں ابھی بندوبست کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کسے فون کر رہی ہو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ جولیا نے اس تیزی سے نمبر پریس کیے تھے کہ عمران جیسا شخص بھی چیک نہ کر سکا تھا۔

" خاموش رہو"...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

" جولیا بول رہی ہوں باس میٹنگ ہال سے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس کیوں کال کی ہے"...... ایکسٹو کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"آپ عمران کو اس کے معاوضے کا چیک دیتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ عمران ہمارے ساتھ تفریح کے لئے جائے اور جو اخراجات ہوں وہ آپ اس کے نام ایڈوانس کر دیں اور جب عمران کو کسی مشن پر معاوضے کا چیک دیں تو اس میں سے کاٹ لیں"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے بشرطیکہ عمران خود اس کی درخواست کرے"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

"لو کرو درخواست"...... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور تھام لیا۔

"جناب اس طرح تو مجھے نجانے کتنے چیک ایڈوانس میں لینے پڑیں گے البتہ اگر آپ وعدہ کریں کہ اس تفریح پر جو اخراجات آئیں آپ اس سے دوگنا چیک مجھے دیں گے تو پھر ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری تمہاری یہ درخواست مسترد کی جاتی ہے"...... ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ بے اختیار بجھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو میری اہمیت کا کوئی احساس نہیں ہے جناب میں اگر چاہوں تو سر سلطان سے کہہ کر آپ کو مجبور کر سکتا ہوں"...... عمران کے لہجے میں یکلخت غصہ آگیا تھا۔

"میں سر سلطان کا ماتحت نہیں ہوں اور اس بات کو تم اچھی طرح سمجھتے ہو"...... ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا اور عمران کا منہ ایک

بار پھر لٹک گیا لیکن پھر جیسے اسے کوئی خیال آگیا ہو اس کے چہرے پر یکلخت چمک آگئی۔

"جناب آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ پھر آپ کے کوئی اخراجات بھی نہیں ہیں ظاہر ہے آپ کو جو تنخواہ ملتی ہو گی وہ آپ جمع کرتے رہتے ہوں گے اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھے اپنے ذاتی خرچے پر تفریح کرنے کی اجازت دے دیں"...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری میرے پاس کوئی رقم جمع نہیں ہوتی۔ میں اپنی تمام تنخواہ مختلف فلاحی اداروں میں بھجوا دیا کرتا ہوں"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو مجبوری ہے"...... عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"سنو اگر تمہارے پاس واقعی رقم نہیں ہے تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ تم تفریح کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا ایک مشن بھی مکمل کر لو اس طرح تمہارے اخراجات بھی سیکرٹ سروس فنڈ سے ادا ہو جائیں گے اور تمہیں معاوضہ بھی مل جائے گا"...... چیف نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سارے ممبرز بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسا مشن جناب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ کیا تم اس کے لئے رضامند ہو"...... چیف نے کہا۔

"جناب جہاں مشن آجائے وہاں تفریح کب ہوتی ہے"...... عمران

نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اگر چاہو تو اس مشن کو تفریح کے انداز میں بھی پورا کر سکتے ہو"...... چیف نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اگر ایسا کوئی مشن ہے تو پھر ضرور بتائیں"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا میں کوئی جدید دفاعی میزائل تیار کیا جا رہا ہے لیکن اس میزائل کا ایک اہم پرزہ جسے میگنٹ رنگ کہتے ہیں پاکیشیا کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا کے پاس اس کی ٹیکنالوجی ہے۔ حکومت پاکیشیا کا خیال تھا کہ شوگران سے اس کی ٹیکنالوجی مل جائے گی اس لئے میزائل پر کام شروع کر دیا گیا لیکن جب اس پرزے کی ضرورت پیش آئی اور شوگران سے بات چیت کی گئی تب پتہ چلا کہ شوگران کے پاس بھی اس کی ٹیکنالوجی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اس ٹائپ کا میزائل ہی نہیں تیار کیا۔ البتہ یہ پرزہ صرف گریٹ لینڈ کے پاس ہے کیونکہ انہوں نے ایک ایسا میزائل تیار کیا ہوا ہے جس میں یہ پرزہ کام آتا ہے لیکن انہوں نے بھی یہ پرزہ حکومت پاکیشیا کو دینے سے صاف انکار کر دیا جس پر حکومت پاکیشیا نے اس پرزے کے حصول کے لئے ملٹری انٹیلی جنس سے رابطہ کیا کیونکہ یہ میزائل دفاع کے کام آتا ہے اس لئے وزارت دفاع کے تحت تیار ہو رہا تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس نے اپنے ایجنٹ گریٹ لینڈ بھجوائے۔ مین ایجنٹ جس کا نام جاوید تھا وہ اس پرزے تک پہنچ گیا اس نے اسے حاصل بھی کر لیا

لیکن عین موقع پر کوئی خفیہ سائرن بج اٹھا اور وہ پکڑا گیا اور گریٹ لینڈ نے اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے موت کی سزا دے دی۔ اس کے ساتھ ہی حکومت گریٹ لینڈ نے پاکیشیا سے زبردست احتجاج کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اگر اب پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہ میگنٹ رنگ حاصل کرنے کی کوشش کی تو حکومت گریٹ لینڈ پاکیشیا سے تمام معاہدات ختم کر دے گی اور سفارتی تعلقات بھی توڑ دے گی چونکہ میگنٹ رنگ کا یہ حصول خفیہ تھا لیکن حکومت گریٹ لینڈ نے بہرحال حکومت پاکیشیا سے صرف احتجاج کیا اسے دنیا میں اوپن نہیں کیا ورنہ پاکیشیا کی بہت بے عزتی ہوتی۔ اس پر حکومت پاکیشیا نے آئندہ کے لئے یہ پلان ڈراپ کر دیا اور میزائل کی تیاری کا آئیڈیا بھی ڈراپ کر دیا گیا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ میزائل تیار ہو۔ لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کھلے عام اس پرزے کے حصول کے لئے کوئی مشن بھیجوں اور سیکرٹ سروس کو بھی کھلے عام استعمال نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن نہیں ہو اس لئے تم پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ تم چاہو تو اس پرزے کے حصول کے لئے اپنے طور پر کام کر سکتے ہو لیکن اس بات کا تم نے بھی خیال رکھنا کہ حکومت گریٹ لینڈ یا اس کے ایجنٹوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ تم نے یہ پرزہ حاصل کیا ورنہ معاہدات ختم ہو جانے سے پاکیشیا کو واقعی زبردست نقصان پہنچے گا اس لئے تم تفریح کے انداز میں کام کرو لیکن یہ پرزہ حاصل کر کے پاکیشیا بھجوا دو تو یہ تمہارا مشن بن جائے گا۔ اس

طرح تم معاوضے کے بھی حقدار بن جاؤ گے اور تمہارے اخراجات بھی سیکرٹ سروس فنڈ سے ادا ہو جائیں گے بشرطیکہ تم تفریح کرنے کے لئے گریٹ لینڈ کا پروگرام بنالو"...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب جس کام میں پاکیشیا کا مفاد ہو وہ تو میں بغیر کسی لالچ کے بھی کرنے کے لئے تیار ہوں آپ چونکہ سرکاری طور پر مجھے نہیں بھجوا سکتے اس لئے آپ کو میرے اخراجات ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں معاوضہ لوں گا۔ تاکہ آپ کے اصولوں پر آنچ نہ آئے۔ میں اب اپنے اخراجات پر تفریح بھی کروں گا اور یہ مشن بھی مکمل کروں گا"...... عمران نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہارے پاس تو رقم ہی نہیں پھر"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اماں بی اور ڈیڈی سے لے لوں گا۔ آپ اس کی فکر نہ کریں"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ اس کیس کی فائل تم تک پہنچ جائے گی"۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ مجھے غریب سمجھ رکھا ہے لوگوں نے اللہ تعالیٰ میرے ڈیڈی اور اماں بی کو سلامت رکھے مجھے بھلا رقم کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تو پھر تم ساتھ جاؤ گے ناں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں بالکل جاؤں گا اور خوب تفریح کروں گا خوب۔ اور یہ مشن بھی مکمل کروں گا"...... عمران نے میز پر مکہ مارتے ہوئے پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کا تو مطلب ہوا کہ ہمیں گریٹ لینڈ میں چھٹیاں منانی ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا گریٹ لینڈ میں بے شمار تفریحی مقامات ہیں"۔ جولیا نے جلدی سے کہا اور سب نے جولیا کی تائید کر دی اور پھر فیصلہ ہو گیا کہ سب عمران کے ساتھ گریٹ لینڈ جائیں گے۔

"عمران صاحب کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم سب بھی ذاتی طور پر اس مشن میں آپ کے ساتھ حصہ لیں"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا تم بھی تو پاکیشیا کے محب وطن شہری ہو"۔ عمران نے جواب دیا اور سب کے چہرے کھل اٹھے۔

"وری گڈ اب تفریح کا بھی صحیح معنوں میں لطف آئے گا"...... سب نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہیں بیٹھے بیٹھے ہی سارا پروگرام فائنل کر لیا گیا۔ اس کے بعد وہ سب ایک ایک کر کے میٹنگ ہال سے باہر نکل گئے۔ سب کے چہرے اس عجیب وغریب تفریحی مشن کا تصور کر کے ہی کھلے جا رہے تھے۔ شاید ان کے لئے بھی ایک نیا انداز ثابت ہوا تھا۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران دوسرے ساتھیوں کے ساتھ میٹنگ ہال سے چلا گیا تھا لیکن پھر شہر کا ایک راؤنڈ لگانے کے بعد وہ اب واپس دانش منزل پہنچا تھا۔

"مجھے وہ فائل بھی دو جو میں کرنل رحمت سے لایا تھا"...... عمران نے سلام دعا کے بعد بلیک زیرو سے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی فائل موجود تھی جو عمران نے سر سلطان کے آفس میں کرنل رحمت سے لی تھی۔

"یہ لیجئے۔ ویسے عمران صاحب آپ کی ذہانت کا واقعی جواب نہیں۔ آپ جس انداز میں اس مشن کو ممبران کے سامنے لے آئے ہیں کم از کم میں تو اس کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے فائل عمران

کی طرف بڑھا کر خود اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری تھا تاکہ ممبرز کے ذہن میں یہ شبہ ہی پیدا نہ ہو کہ اصل مقصد یہ مشن ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل کھول لی۔

"آپ کے لئے چائے بنا لاؤں یا کافی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کافی پلوا دو۔ پھر نجانے کب تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی کافی پینے کا موقع ملے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ پہلے اس نے اسے سرسری انداز میں دیکھا تھا لیکن اب وہ اس کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے کافی کی پیالی لا کر سامنے رکھ دی اور عمران فائل کے مطالعے کے ساتھ ساتھ کافی بھی پیتا رہا۔ جب اس نے فائل کو اچھی طرح پڑھ لیا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔

"تم نے پڑھا ہے اسے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں میں نے بھی اسے بغور پڑھا ہے۔ پھر ہی لائبریری میں رکھا تھا اسے"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ جس جگہ یہ میگنٹ رنگ موجود تھا۔ کیا واقعی وہ اسلحہ کا سٹور تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس فائل کو پڑھنے کے بعد سچ پوچھیں عمران صاحب تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مرحوم کیپٹن جاوید اور اس کیپٹن برکت دونوں کو احمق بنایا گیا۔ مجھے تو یہ سب ڈرامہ لگتا ہے جس کی ہدایت کارہ اور مین کردار وہ عورت کلاڈیا بنی تھی۔ انہوں نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے کھیلا تھا کہ کیپٹن جاوید کو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا جائے تاکہ اسے موت کی سزا دینے کے علاوہ حکومت پاکیشیا کو دھمکی بھی دی جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو بلیک زیرو اس کا مطلب ہے کہ اب تم واقعی بالغ ہو گئے ہو۔ اب تمہارے ڈیڈی سے مجھے جا کر درخواست کرنی پڑے گی کہ بلیک زیرو کی شادی کا بندوبست کر دیں اب یہ گھرداری سنبھال لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آپ طنز تو نہیں کر رہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں تم نے واقعی بہترین اور درست تجزیہ کیا ہے لیکن اس نتیجے کے پوائنٹس کیا ہیں"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"دو پوائنٹس ہیں ایک تو اس کلاڈیا کا مجموعی کردار جو بہرحال روٹین کا اور نارمل نہ تھا۔ یہ بات مجھے تسلیم ہے کہ عورت فطری طور پر جذباتی ہوتی ہے اور جسے پسند کرنے لگے اس کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا سکتی ہے لیکن یہ کلیہ عام عورتوں کے لئے تو ہو سکتا ہے تربیت یافتہ ایجنٹ کے لئے نہیں۔ جس طرح جولیا ہے۔ وہ کبھی بھی پاکیشیا کے

خلاف کام نہیں کر سکتی۔ چاہے آپ بھی اسے کیوں نہ کہہ دیں۔ اسی طرح کلاڈیا انتہائی تربیت یافتہ اور سپیشل ایجنٹ ہے وہ کبھی کیپٹن جاوید کی خاطر اپنے ملک کا مفاد داؤ پر نہیں لگا سکتی۔ دوسرا پوائنٹ یہ کہ اس سٹور کی جو تفصیل اس فائل میں بتائی گئی ہے اور جس طرح کیپٹن جاوید اور کیپٹن برکت اچانک پہنچے ہیں۔ عام انداز میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے کہ وہاں تک پہنچنے کے مواقع کلاڈیا نے پیدا کیے لیکن سٹور کی جو تفصیل دی گئی ہے اور اس کے جو حفاظتی انتظامات بتائے گئے ہیں وہ عام دفاعی سامان کے سٹور کے تو ہو سکتے ہیں لیکن اس قدر اہم اور خفیہ پرزے کے سٹور کے نہیں ہو سکتے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ میں بھی فائل پڑھ کر اسی نتیجے پر پہنچا ہوں اور دوسری بات یہ کہ جیسے ہی میں نے سر سلطان کے آفس میں کرنل رحمت اور کیپٹن برکت سے میٹنگ کی۔ میری نگرانی شروع ہو گئی اور نگرانی کا مقصد یہی بتایا گیا کہ اگر میں گریٹ لینڈ جاؤں تو اس کی اطلاع وہاں دی جا سکے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے آفس میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو اس پوائزن کا مخبر ہے اور وہ ایسا آدمی ہے جو کرنل شہباز کے انتہائی قریب ہے۔ تم نے پہلے کرنل شہباز سے فون پر تفصیلات حاصل کیں یقیناً اسی وقت اطلاع وہاں پہنچ گئی اور وہ لوگ چوکنا ہو گئے اور میری نگرانی شروع ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"بالکل عمران صاحب ایسا ہی ہوا ہو گا لیکن اس سے آپ نے کیا

نتیجہ نکالا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی کہ کیپٹن جاوید مرحوم کے ساتھ واقعی ڈرامہ کھیلا گیا ہے اور اب ہو سکتا ہے کہ یہی ڈرامہ میرے ساتھ بھی کھیلے جانے کی کوشش کی جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اسی لئے آپ نے اسے تفریحی مشن بنانے کی کوشش کی ہے"۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں واقعی وہاں تفریح کروں گا۔ تاکہ یہ لوگ مطمئن رہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اس سلسلے میں ظاہر ہے کوئی پلان تو بنایا ہوگا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بالکل وہی پلان جو کلاڈیا نے کیپٹن جاوید مرحوم کے ساتھ بنایا تھا۔ میں بھی کلاڈیا کو استعمال کروں گا لیکن اپنے انداز میں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا آپ اس پر ظاہر کر دیں گے کہ آپ پرزہ لینے آئے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اگر یہ اس پر ظاہر ہو گیا تو پھر تو جس انداز میں ہم مشن کی تکمیل چاہتے ہیں اس انداز میں نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ وہاں جا کر دیکھا جائے گا فی الحال میرے ذہن میں

صرف اتنی بات ہے کہ کلاڈیا سے رابطہ کرنا ہے اور بس"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے عمران صاحب میرا بہت دل کر رہا ہے کہ اس تفریحی مشن میں بھی شامل ہو جاؤں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں پوری سیکرٹ سروس جا رہی ہے اس لئے تمہاری یہاں موجودگی انتہائی ضروری ہے اور ہاں اگر کوئی بھی مسئلہ ہو جائے تو تم نے فوراً ٹرانسمیٹر کال کرنی ہے اس میں لیت ولعل نہ کرنا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ میں سمجھتا ہوں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے سب سے بڑے اور عالیشان
ہوٹل رائل کا وسیع وعریض ہال اس وقت مقامی اور غیر ملکی افراد سے
پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ وسیع وعریض ہال میں بھی کرسیاں کم پڑ گئی
تھیں اور انتظامیہ کو ایکسٹرا کرسیاں لگانی پڑی تھیں ہال میں گریٹ
لینڈ کی اعلیٰ کلاس کے افراد موجود تھے جن میں زیادہ تعداد لارڈز اور ان
کی بیگمات کی تھی۔ غیر ملکی سیاح بھی کافی تعداد میں موجود تھے لیکن یہ
سیاح بھی اپنے اپنے ملکوں کی اعلیٰ کلاس سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ
رائل ہوٹل کے ریٹس پوری دنیا کے بڑے سے بڑے ہوٹلوں سے بھی
زیادہ تھے اور متوسط طبقہ تو ایک طرف اچھا خاصا امیر آدمی بھی ریٹس
سن کر کانوں کو ہاتھ لگا لیتا تھا۔ آج رائل ہوٹل کا سالانہ فنکشن تھا اور
رائل ہوٹل کی انتظامیہ سالانہ فنکشن انتہائی تزک واحتشام سے مناتی
تھی۔ اس کی انتہائی وسیع پیمانے پر پبلسٹی کی جاتی تھی اور اس سالانہ

فنکشن میں شمولیت اعلیٰ طبقے میں وقار کا مسئلہ بن جاتا تھا اور پوری دنیا
سے امیر ترین سیاح اس فنکشن میں شرکت کرنے کے لئے گریٹ لینڈ
کھنچے چلے آتے تھے۔ سالانہ فنکشن تین روز تک منایا جاتا تھا۔ پہلے دو دن
تو میوزک اور ڈانس شو ہوا کرتے تھے جن میں گریٹ لینڈ کے ساتھ
ساتھ پوری دنیا کے معروف ترین افراد خصوصی طور پر شرکت کرتے
تھے لیکن تیسرے روز خصوصی شو ہوا کرتا تھا اور انتظامیہ بہرحال اس
سلسلے میں نیا آئیڈیا پیش کیا کرتی تھی۔ آج تیسرا روز تھا اور اس سال
انتظامیہ کی طرف سے نشانہ بازی کے ایک خصوصی طرز کے شو کا
اعلان کیا گیا تھا۔ اعلان کے مطابق دنیا کے ماہر ترین نشانہ باز اس شو
میں حصہ لے رہے تھے اور انتظامیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ جو
نشانہ باز ایک خوبصورت لڑکی کے مجسمے کے کانوں میں پہنے ہوئے
رنگ جو کہ ریوالور کی گولی سے معمولی سے بڑے تھے اس طرح گولی
گزار دے گا کہ رنگ میں ہلکی سی تھرتھراہٹ بھی پیدا نہ ہو اسے
چیمپئن قرار دے دیا جائے گا اور رائل ہوٹل کی طرف سے اسے نہ
صرف شیلڈ بلکہ انتہائی بھاری نقد انعام بھی دیا جائے گا۔ اس شو کے لئے
ہال کی ایک دیوار کے ساتھ سٹیج تیار کیا گیا تھا جس پر تیز روشنیاں
پھیلی ہوئی تھیں۔ دیوار کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی کا مجسمہ کھڑا
کیا گیا تھا جس کے دونوں کانوں میں چھوٹے چھوٹے رنگ پڑے ہوئے
تھے جو روشنی میں اس طرح چمک رہے تھے جیسے ہیرے کے بنے ہوئے
ہوں۔ ان پر واقعی نظر ہی نہ جمتی تھی۔ یہ واقعی نشانہ بازی کا کمال تھا

اس لئے ہال میں اس وقت لوگ اسی کمال پر ہی گفتگو کر رہے تھے او
ہال میں موجود زیادہ تر افراد کی حتمی رائے کے مطابق ایسا ہونا ممکن ہی
نہیں ہے اس لئے ان کے خیال کے مطابق یہ شیلڈ اور انعام کوئی بھی
حاصل نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ کھلے عام یہ کہہ رہے تھے کہ انتظامیہ
نے یہ ناممکن آئٹم اس لئے رکھا ہے تاکہ کوئی جیت نہ سکے اور اسے
بھاری انعام نہ دینا پڑے۔ ہال کے ایک کونے میں اس وقت پوری
پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود تھی۔ وہ آج صبح ہی گریٹ لینڈ پہنچے تھے
اور چونکہ ان کے کمرے بھی پہلے سے رائل ہوٹل میں بک تھے اس لئے
ہوٹل کی طرف سے انہیں اس شو میں شرکت کرنے کے خصوصی
کارڈز جاری کیے گئے تھے۔ اس وقت سوائے عمران کے باقی ساری
سیکرٹ سروس موجود تھی۔ عمران ہوٹل سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے
سب کو اس کی آمد کا انتظار تھا۔

"کیا خیال ہے تنویر کیوں نہ ہم بھی کوشش کریں"...... صفدر
نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر مس جولیا اجازت دیں تو میں یہ انعام آسانی سے حاصل کر
سکتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر ناکام رہے تو بڑی بے عزتی ہو گی"...... جولیا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے یہ انتہائی معمولی بات ہے مس جولیا"...... تنویر نے
قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میری طرف سے نہ صرف اجازت ہے بلکہ اگر
تم یہ انعام جیت جاؤ تو یہ ہم سب کے لئے انتہائی اعزاز ہو گا اور میں
تمہارے اعزاز میں خصوصی دعوت دوں گی"...... جولیا نے کہا تو تنویر
کی آنکھیں مسرت کی شدت سے چمک اٹھیں۔

"یہ بات ہوئی ناں میں نام لکھوا کر ابھی آتا ہوں"...... تنویر نے کہا
اور اٹھ کر تیزی سے ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ یا اہالیان تماشہ گاہ"...... اچانک
عمران کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے جدھر سے
آواز آئی تھی اور دوسرے لمحے سب عمران کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا
دیئے لیکن جولیا کے چہرے پر یکلخت شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے
کیونکہ عمران کا لباس بالکل جوکروں جیسا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے سر پر لمبے
پھندنے والی گول ٹوپی بھی پہن رکھی تھی۔ پتلون پر سرخ رنگ کی
پٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ زرد قمیض کے ساتھ اس نے نیلی ٹائی اور تیز
سرخ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

"یہ کیا تماشا ہے۔ جاؤ جا کر انسانوں والا لباس پہن کر آؤ"...... جولیا
نے انتہائی غضیلے لہجے میں کہا۔

"ساری دنیا ہی تماشہ گاہ ہے مس جولیانا فٹز واٹر اور آج یہ رائل
ہوٹل کا ہال تو خصوصی طور پر تماشہ گاہ بنایا گیا ہے اور اس تماشہ گاہ
میں ہر کوئی اپنا اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ کوئی ہیرو ہے تو کوئی
ہیروئن۔ کوئی ولن ہے تو کوئی جوکر۔ کیوں مس صالحہ میں ٹھیک کہہ

رہا ہوں ناں"...... عمران نے ڈھٹائی سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا اور خالی کرسی کو الٹا کر کے اس پر اس طرح بیٹھ گیا کہ کرسی کی پشت اس کے سامنے آگئی تھی۔

"میں کہتی ہوں اٹھو یہاں سے اور جا کر لباس بدل کر آؤ"...... جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں بڑے عرصے بعد عمران صاحب اس فارم میں آئے ہیں آپ پلیز انجوائے کریں"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اللہ بھلا کرے بزرگوں کا واقعی بزرگ بزرگ ہی ہوتے ہیں اور کچھ ان سے ہو سکے یا نہ ہو سکے کم از کم باہمی جھگڑوں کا فیصلہ ضرور کر دیتے ہیں اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ جس گھر میں کوئی بزرگ موجود نہ ہو وہاں میاں بیوی سکھ سے نہیں رہ سکتے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔ شاید عمران کی بات کے آخری حصے میں اس کے لئے مسرت کا کوئی اشارہ پنہاں تھا۔ ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ عمران کی باتیں اور اس کے بیٹھنے کا انداز دیکھ کر بے اختیار مسکرا رہے تھے۔

"عمران صاحب تنویر اس مقابلے میں حصہ لے رہا ہے آپ بھی لیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا مقابلہ ہے"...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے سرے سے آج کے مقابلے کا علم ہی نہ ہو۔

"نشانہ بازی کے اس مقابلے میں مجھے یاد ہے کہ شوٹنگ پاور والے کیس میں آپ نے نشانہ بازی کا انتہائی ماہرانہ شو کیا تھا کہ مشین پسٹل کی گولیوں سے اڑتی ہوئی تتلی کے پروں پر نقش ونگار بنا دیئے تھے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو اس کی شعبدہ بازی تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی عمران صاحب نے ایسا کیا تھا"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور سب کے سامنے کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے تو سانس ہی رک گئے تھے۔ کیونکہ ایسی مہارت کا تو تصور تک بھی نہیں کیا جا سکتا"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کیا ہونا ہے کیا تتلی کے رنگ ریوالور کی گولیوں پر چڑھائے جانے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ سامنے سٹیج پر جو مجسمہ کھڑا ہے اس کے دونوں کانوں میں چھوٹے چھوٹے رنگ ہیں ان رنگس میں سے ریوالور کی گولیاں اس طرح گزارنی ہیں کہ گولی بھی گزر جائے لیکن رنگس میں ہلکی سی تھرتھراہٹ بھی پیدا نہ ہو"...... صفدر نے کہا۔

"تو اس میں کیا نشانہ بازی ہوئی۔ میں چاہوں تو اس ماڈل کی ایک آنکھ میں گولی مار کر دوسری آنکھ سے نکال دوں اس طرح کہ دونوں

آنکھوں میں خراش تک نہ آئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا
اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تنویر اپنا نام لکھوانے گیا ہے۔اگر تم چاہو تو تم بھی حصہ لے لو۔
جو جیتے گا میں اس کے اعزاز میں خصوصی دعوت دوں گی"......جولیا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کیا سوئمبر ہو رہا ہے پھر تو مجھے حصہ لینا پڑے گا"...... عمران
نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا اور جولیا کے چہرے پر
شرم کے تاثرات ابھر آئے۔

"سوئمبر کیا ہوتا ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے جولیا کے چہرے
کا رنگ بدلتے دیکھ کر پوچھا۔

"قدیم زمانے میں جب کسی شہزادی کی شادی ہوتی تھی تو سوئمبر کی
رسم ادا کی جاتی تھی کوئی ایسی بہادری کا کام شرط کے طور پر رکھ دیا جاتا
تھا جو بظاہر ناممکن نظر آتا تھا اور پھر شہزادے اور دوسرے بہادر اس
مقابلے میں حصہ لیا کرتے تھے جو جیت جاتا تھا شہزادی اس کے گلے
میں پھولوں کا ہار ڈال کر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیتی تھی اور پھر اس
کی شادی سوئمبر جیتنے والے سے ہو جاتی تھی"...... عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے خصوصی دعوت کی بات کی ہے۔ تم خواہ مخواہ بکواس
شروع کر دیتے ہو"......جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"عمران صاحب جیتنے والے کو انتہائی بھاری انعام بھی ملتا ہے۔اگر

آپ جیت جائیں تو آپ کے تمام اخراجات اس انعام سے پورے ہو
سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اخراجات کوئی مسئلہ نہیں ہے صفدر۔انعام ملے تو پھر واقعی اسے
انعام ہونا چاہئے کیوں جولیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے جولیا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس بس تمہیں تو باتیں بنانا ہی آتی ہیں۔بس ٹھیک ہے مت لو
حصہ تنویر یہ انعام حاصل کرے گا"......جولیا نے کہا۔

"چلو اس طرح کر لیتے ہیں اگر تنویر جیت جائے تو نقد انعام اس کا
اور مجسم انعام میرا۔آخر میں اس کے حق میں دعا بھی تو کروں گا اور
بزرگ کہتے ہیں کہ خلوص سے کی گئی دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجسم انعام سے کیا مطلب ہوا"......جولیا نے چونکتے ہوئے کہا اور
سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا بے اختیار چونک پڑی اور پھر اس
کے چہرے پر قدرے شرم کے تاثرات ابھر آئے شاید وہ ساتھیوں کے
ہنسنے پر سمجھ گئی تھی کہ مجسم انعام سے عمران کا مطلب خود اس سے تھا۔

"اس مجسمے کی بات کر رہے ہو ناں جو سٹیج پر کھڑا ہے"...... جولیا
نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا اور سارے بے اختیار قہقہہ مار کر
ہنس پڑے عمران بھی جولیا کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار
ہنس پڑا تھا۔اسی لمحے تنویر قدم بڑھاتا ہوا واپس آگیا۔

"یہ تم کس لباس میں ہو اور کس طرح بیٹھے ہو۔انسانوں کی طرح

بیٹھو"...... تنویر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی خشمگیں سے لہجے میں کہا۔

"انسان آزاد پیدا ہوا ہے اور آزاد انسان کی مرضی جس طرح بیٹھے جس طرح سوئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ہال کی لائٹیں مدھم ہونی شروع ہو گئیں اور پھر مقابلے کا اعلان ہو گیا اور ہال میں موجود سب افراد کی توجہ سٹیج کی طرف ہو گئی۔

"خواتین و حضرات۔ آج کے اس مقابلے میں آٹھ ماہر حصہ لے رہے ہیں جو دنیا کے مانے ہوئے نشانہ باز ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس شو سے پوری طرح لطف اندوز ہوں گے"...... سٹیج پر کھڑے ایک نوجوان نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کو دیکھتے ہوئے ایک نام کا اعلان کر دیا اور سٹیج کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی اٹھ کر سٹیج پر آگیا۔ وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا اور سٹیج سیکرٹری نے آنے والے کا تفصیلی تعارف کرانا شروع کر دیا۔ اس کا نام مارٹن تھا اور اسے ماسٹر مارٹن کہا جاتا تھا اور اس نے نشانہ بازی کے بے شمار بین الاقوامی مقابلے جیتے ہوئے تھے۔

"خواتین و حضرات مسٹر مارٹن اب اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے"...... سٹیج سیکرٹری نے کہا اسی لمحے ایک نوجوان نے سٹیج پر آکر ایک بھاری ریوالور مارٹن کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر وہ دونوں سٹیج سے نیچے اتر گئے۔ مارٹن نے ریوالور کو اچھی طرح چیک کیا۔ اس کا میگزین کھول کر اس میں سے ایک گولی نکال کر اسے دیکھا اور پھر گولی واپس ڈال کر اس نے میگزین بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان

کے تاثرات نمایاں تھے۔

"خواتین و حضرات یہ میرے لئے انتہائی معمولی بات ہے ابھی آپ میرا فن دیکھیں گے"...... مارٹن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں ہال میں بیٹھے ہوئے افراد سے مخاطب ہو کر اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے مجسمے کی طرف رخ کیا اور ریوالور والا ہاتھ سیدھا کیا اور خاموش کھڑا ہو گیا ہال میں موجود افراد نے بے اختیار سانس روک لئے تھے۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور ہال میں یکلخت شور سا اٹھا کیونکہ مجسمے کے ایک کان کا رنگ اس بری طرح ہل رہا تھا جیسے زلزلہ آگیا ہو اور مارٹن کے چہرے پر یکلخت انتہائی ناامیدی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ریوالور کو وہیں سٹیج پر رکھا اور تیزی سے اچھل کر سٹیج سے نیچے اتر گیا۔ سٹیج سیکرٹری نے آکر اس کی شکست کا باقاعدہ اعلان کیا اور پھر دوسرے ماہر کو بلا لیا لیکن اس کا بھی مارٹن جیسا ہی حشر ہوا۔ پھر باری باری ایک ایک کر کے سات افراد شکست کھا گئے اور سب سے آخر میں سٹیج سیکرٹری نے تنویر کا نام پکارا۔

"ہمارے آخری ماہر کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ان کا نام تنویر ہے"...... سٹیج سیکرٹری نے کہا۔

"تنویر خیال رکھنا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو یہ واقعی انتہائی معمولی کام ہے"...... تنویر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا لیکن ہال میں موجود افراد

کے چہروں سے صاف نمایاں ہو رہا تھا کہ انہیں بھی تنویر کی شکست کا پورا یقین ہے اور پھر وہی ہوا تنویر کی فائرنگ سے رنگ کا ہلنا تو ایک طرف رنگ ہی اڑ کر دیوار سے جا ٹکرایا اور ہال میں بے اختیار شیم شیم کا شور گونج اٹھا۔ تنویر کا چہرہ جذبات کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ وہ اس طرح سٹیج سے اترا جیسے جواری اپنی زندگی بھی داؤ میں ہار گیا ہو اور پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ سب بکواس ہے"..... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جولیا کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"اگر بکواس ہے تو حصہ کیوں لیا تھا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم حصہ لے کر دیکھ لو۔ میں دیکھتا ہوں تم کون سا تیر مار لیتے ہو"..... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"خواتین وحضرات۔ میں اس مقابلے میں حصہ لینا چاہتا ہوں اور اگر میں ہار گیا تو جتنا انعام انتظامیہ نے جیت کے لئے رکھا ہوا ہے اس سے دوگنا میں اپنی طرف سے انتظامیہ کو دوں گا"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو ہال میں موجود سب افراد اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور پھر اس کا حلیہ دیکھ کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بیٹھ جاؤ مسخرے یہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہے"..... ایک

منچلے کی آواز سنائی دی۔

"جو کام تم جیسے احمقوں کے لئے ناممکن ہوتا ہے اسے مسخرے آسانی سے کر لیتے ہیں مسٹر"..... عمران نے جواب دیا اور پھر اطمینان سے سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔ سٹیج سیکرٹری اسے سٹیج کی طرف بڑھتا دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

"آپ کا نام جناب"..... سٹیج سیکرٹری نے کہا۔

"علی عمران فرام پاکیشیا"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں"..... سٹیج سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سٹیج سیکرٹری سنجیدہ افراد سے آپ کی ملاقات قبرستان میں ہی ہو سکتی ہے کیونکہ سنجیدگی اور قبر لازم وملزوم ہیں"..... عمران نے اونچی آواز میں جواب دیا تو سارا ہال بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"خواتین وحضرات ہم علی عمران صاحب کی آفر قبول کرتے ہیں"..... سٹیج سیکرٹری نے اونچی آواز میں کہا اور پھر جھک کر اس نے سٹیج پر پڑا ہوا ریوالور اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود نیچے اتر گیا۔

"خواتین وحضرات یہ تو مجسمہ ہے۔ میں زندہ لڑکی کے کان میں موجود رنگ سے گولی پار کر سکتا ہوں"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"نہیں نہیں یہ قتل ہوگا۔ وہ لڑکی مر جائے گی"..... یکلخت شور اٹھا۔

"میری ساتھی محترمہ جولیانا فٹرواٹر اس مجسمے کی جگہ کھڑی ہو گی اور آپ حضرات فکر نہ کریں اگر وہ مر گئی تو اس کا خون مجھ پر معاف ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اسی لمحے سٹیج سیکرٹری اٹھ کر سٹیج پر آگیا۔

"نہیں مسٹر علی عمران انتظامیہ اس کی اجازت نہیں دے سکتی"...... سٹیج سیکرٹری نے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر جولیانا لکھ کر دے دے تب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تب بھی نہیں یہ ہمارے اصول اور قانون کے خلاف ہے"۔ سٹیج سیکرٹری نے جواب دیا اور پھر ہال میں موجود سب افراد نے سٹیج سیکرٹری کا ساتھ دینا شروع کر دیا کیونکہ سب کو سو فیصد یقین تھا کہ عمران کا نشانہ لامحالہ چوک جائے گا اور لڑکی کی یقیناً کھوپڑی ہی اڑ جائے گی۔

"اوکے اگر یہ بات ہے تو پھر اس مجسمے کو اٹھا کر ذرا سائیڈ پر کھڑا کر دو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں یہ یہیں رہے گا"...... سٹیج سیکرٹری نے کہا۔

"مسٹر سٹیج سیکرٹری اگر میں نے ہال کو بتا دیا کہ تم نے مجسمے کے پیچھے دیوار میں مشین لگا رکھی ہے جس کی وجہ سے رنگ حملے کے وقت ہلنا شروع کر دیتا ہے تو لوگوں نے تمہارے اس فراڈ پر ہوٹل کی اینٹ سے اینٹ بجا دینی ہے اس لئے لڑکی والی آفر قبول کر لو"...... عمران

نے آہستہ سے سٹیج سیکرٹری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو سٹیج سیکرٹری کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ جناب"...... سٹیج سیکرٹری نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو انتظامیہ پر کوئی حرف نہ آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"خواتین و حضرات چونکہ مسٹر علی عمران بضد ہیں کہ وہ زندہ لڑکی کے کان میں موجود رنگ سے گولی پار کر کے اپنی مہارت کا ثبوت دیں گے اس لئے انتظامیہ نے مجبوراً ان کی آفر قبول کر لی ہے بشرطیکہ یہ دونوں قانوناً ہمیں یہ لکھ کر دے دیں کہ اگر انہیں کچھ ہوا تو انتظامیہ اس کی ذمہ دار نہ ہو گی"...... سٹیج سیکرٹری نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

"مس جولیانا فٹرواٹر آپ سٹیج پر آجائیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی سٹیج پر آگئی۔

"مس کیا آپ یہ رسک لینے کے لئے تیار ہیں"...... سٹیج سیکرٹری نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مسٹر آپ جو چاہے مجھ سے لکھوالیں مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران کے ہاتھوں مجھے نقصان نہیں پہنچ سکتا"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا سب جولیا کی اس جرأت پر بے حد حیران ہو رہے تھے۔

" او کے مس آیئے ادھر کھڑے ہو جایئے تا کہ آپ کے کانوں میں رنگ ڈال دیئے جائیں "...... سٹیج سیکرٹری نے کہا اور جولیا مجسمے کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی اور سٹیج سیکرٹری نے ایک عورت کو بلایا اس نے سٹیج پر آکر مجسمے کے کانوں سے رنگ اتارے اور جولیا کے کانوں میں ڈال دیئے چونکہ یہ رنگ کلپ سے لگتے تھے اس لئے جولیا کے کانوں میں آسانی سے پہنا دیئے گئے اور پھر سٹیج سیکرٹری نے ریوالور عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے اس کی نال کو ایک نظر چیک کیا اور پھر میگزین کھول کر اس میں موجود گولیوں کو ایک نظر دیکھا اور میگزین بند کر دیا۔ جولیا بے حس وحرکت کھڑی ہوئی تھی۔ تیز روشنیوں میں اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں نظر آرہے تھے۔ اس کے کانوں میں رنگ بھی ساکت تھے۔ عمران کے ریوالور نے اپنا رخ ہال کی طرف کیا اور جولیا کی طرف پشت کر لی۔

" خواتین وحضرات یہ انتہائی معمولی سا مظاہرہ ہے اور مجھے اس مظاہرے کو پیش کرتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ بچوں کا کھیل ہو لیکن چونکہ پاکیشیا کا تنویر اس میں ناکام رہا ہے اس لئے پاکیشیا کی عزت کی خاطر میں مجبوراً اس بچوں کے کھیل میں حصہ لے رہا ہوں۔ میری مس جولیا کی طرف اسی طرح پشت رہے گی اور میں فائر کر دوں گا"...... عمران نے کہا تو ہال میں موجود خواتین کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

" نہیں نہیں یہ قتل ہو گا نہیں "...... یکلخت چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں لیکن اس سے پہلے کہ سٹیج سیکرٹری سٹیج پر آکر عمران کو روکتا عمران نے اسی طرح اپنا ہاتھ موڑ کر اپنے کاندھے پر رکھا ریوالور کی نال کا رخ جولیا کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہال میں موجود افراد جو یکلخت مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے تھے چند لمحوں بعد یکلخت تالیاں بجاتے ہوئے اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت جھلک رہی تھی کیونکہ جولیا صحیح سلامت کھڑی تھی اس کے کان میں موجود رنگ بھی ساکت تھے لیکن رنگ کے پیچھے خصوصی طور پر بنائی گئی دیوار میں گولی کا سوراخ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

" اور اب دوسرا فائر "...... عمران نے کہا اور ہاتھ کو ایک کاندھے سے اٹھا کر موڑ کر دوسرے کاندھے پر رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر تالیوں سے ہال گونج اٹھا کیونکہ دوسرے کان کے رنگ کے پیچھے بھی سوراخ نمایاں ہو گیا تھا۔

" حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز ناممکن - یہ جادوگری ہے جادوگری "...... ہال میں شور سا مچ گیا۔

" مس جولیا چلتی ہوئی میری طرف آئیں "...... عمران نے اسی طرح ہال کی طرف رخ کیے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو جولیا نے آگے بڑھنا شروع کر دیا اور ہال پر ایک بار پھر حیرت کی سی خاموشی طاری ہو گئی اس کے ساتھ ہی پے در پے دو دھماکے ہوئے اور عمران نے مسکراتے

ہوئے ریوالور سٹیج پر رکھ دیا اور اس بار تو اس قدر شور مچا اور اس قدر تالیاں بجائی گئیں کہ کافی دیر تک ہال تالیوں سے گونجتا رہا لوگوں کے چہرے جوش کی شدت سے سرخ پڑے ہوئے تھے اور آنکھیں حیرت سے پھٹ کر کانوں سے جالگی تھیں اور وہ مسلسل اس طرح تالیاں بجا رہے تھے جیسے ان کے ہاتھوں میں مشینیں فٹ کر دی گئی ہوں اور جولیا مسکراتی ہوئی سٹیج سے اتری اور قدم بڑھاتی ہوئی اپنی ٹیبل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جہاں جہاں سے وہ گزر رہی تھی وہاں کے لوگ اس کے اعتماد اور اطمینان پر اس کی بے ساختہ تعریف کر رہے تھے اور جولیا کا چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔

" خواتین و حضرات آج کا یہ مقابلہ پاکیشیا کے جناب علی عمران صاحب نے انتہائی حیرت انگیز طور پر جیت لیا ہے۔ ہم انہیں ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں"...... سٹیج سیکرٹری نے سٹیج پر آکر بلند آواز میں کہا اور پھر عمران کو انعام دینے کی باقاعدہ تقریب منعقد ہوئی اور گریٹ لینڈ کے لارڈ آسٹن نے سٹیج پر آکر نہ صرف ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے مقرر کردہ انعام کا چیک عمران کو دیا بلکہ عمران کی حیرت انگیز مہارت پر اپنی طرف سے بھی ایک بھاری انعام کا اعلان کر دیا۔

" میں لارڈ آسٹن کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اس قدر بھاری رقم انعام میں دی لیکن میں اعلان کرتا ہوں کہ ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے دی ہوئی انعام کی رقم اور لارڈ آسٹن کی طرف سے دی ہوئی

انعام کی رقم میری طرف سے گریٹ لینڈ میں غریبوں کی فلاح کے لئے قائم کئے گئے ہسپتال کو دے دی جائے"...... عمران نے کہا تو ہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج اٹھا اور عمران مسکراتا ہوا سٹیج سے اترا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا اور پھر ہال میں ڈنر سرو ہونا شروع ہو گیا۔

" تم واقعی ماہر نشانہ باز ہو عمران مجھے تمہارے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم ہے"...... تنویر نے عمران کے واپس آکر بیٹھتے ہی بڑے صاف لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری عظمت ہے تنویر کہ تم کھرے آدمی ہو۔ بہرحال اس قدر شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری بجائے اگر میں بھی اس مجسمے کے کانوں میں موجود رنگس پر فائر کرتا تو نتیجہ وہی نکلتا جو تمہارے فائروں کا نکلا تھا"...... عمران نے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا۔ کیا مطلب"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی نہیں کمرے میں جاکر بات ہوگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مجھے یہ اعزاز مل سکتا ہے کہ میں نشانہ بازی کے اتنے بڑے ماہر سے ملاقات کر سکوں میرا نام کلاڈیا ہے"...... اچانک ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی نے میز کے قریب آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا سمیت سب کلاڈیا کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے اور ایک

دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگے۔

"بالکل ملاقات ہو سکتی ہے لیکن مصافحہ آپ کو مس جولیا اور مس صالحہ سے کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے دین میں نامحرم عورتوں سے مصافحہ کرنے کی ممانعت ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال میں مس جولیانا کے اعتماد پر بھی حیران ہوں اس قدر اعتماد شاید ہی کوئی دوسرا کرتا"...... کلاڈیا نے جولیا کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"عمران پر اعتماد نہ کرنا حماقت ہے مس کلاڈیا۔ یہ شخص واقعی جادوگر ہے"...... جولیا نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور کلاڈیا بے اختیار مسکرا دی۔ پھر اس نے صالحہ سے مصافحہ کیا اسی دوران ویٹر نے ایک خالی کرسی لا کر رکھ دی اور کلاڈیا اس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بے حد شکریہ مجھے واقعی آپ سب سے مل کر دلی خوشی ہو رہی ہے اور میں آپ سب کے اعزاز میں خصوصی دعوت کرنا چاہتی ہوں اگر آپ مجھے یہ اعزاز بخش دیں تو یہ میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہو گی"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم تو پاکیشیا سے یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ آپ بے شک ایک کی بجائے دو دعوتیں دیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں رائل ہوٹل میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں"...... کلاڈیا نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... اس بار جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر کل کا لنچ میری طرف سے ہو گا اور یہ لنچ لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر دیا جائے گا۔ لارڈ آسٹن میرے انکل ہیں اور وہ بھی آپ کے بے حد مداح ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہی دراصل مجھے آپ صاحبان کے پاس بھیجا ہے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اوکے مجھے آپ کی اور لارڈ آسٹن دونوں کی دعوت قبول ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر کل کاریں یہاں پہنچ جائیں گی آپ سب صاحبان کو لینے۔ اب مجھے اجازت میں نے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے"...... کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سر ہلاتی ہوئی وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس چلی گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ تو دنیا ہی کھیل ہے۔ ہم تو یہاں تفریح کرنے آئے ہیں۔ تفریح کر کے چلے جائیں گے۔ اب دیکھو کل شکار گاہ کی سیر ہو گی۔ اچھی سی دعوت ہو گی اور مس کلاڈیا جیسی خوبصورت اور حسین لڑکی کا ساتھ ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ مس کلاڈیا مجھے پسند کر لے۔ بس پھر تو واقعی خوبصورت کھیل کا آغاز ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"اگر تم نے کلاڈیا کی طرف ٹیڑھی نظروں سے بھی دیکھا تو میں تمہیں وہیں گولی مار دوں گی سمجھے" ...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اونچی آواز میں غصیلے لہجے میں کہا۔

"شکار گاہ میں تو گولیاں چلتی ہی رہتی ہیں یہ تو بیچارے شکار کی قسمت ہے کہ کون اسے شکار کرتا ہے" ...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کلاڈیا نے دروازے پر دستک دی اور باہر ہی رک گئی۔

"یس کم ان" ...... کمرے کے اندر سے نرم سی آواز سنائی دی اور کلاڈیا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ یہ پوائزن کے چیف جیگال کا آفس تھا اور وہ ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ کلاڈیا۔ بیٹھو۔ آج اچانک کس طرح آمد ہوئی ہے تمہاری"۔ چیف نے نرم سے لہجے میں کہا اور کلاڈیا مسکراتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی

"چیف میں عمران کے بارے میں بات کرنے آئی ہوں"۔ کلاڈیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا بات" ...... چیف نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور کلاڈیا نے رائل ہوٹل کی بات چھیڑ دی۔

"وہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں وہیں موجود تھا اور میرے سامنے عمران نے اپنی مہارت کا اظہار کیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے

کہ تم لارڈ آسٹن کے کہنے پر جا کر عمران سے ملی اور آج لنچ لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر انہیں دیا جا رہا ہے"...... چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے چیف عمران کی مہارت دیکھ کر میں واقعی دنگ رہ گئی ہوں۔ یہ شخص تو جادوگر ہے جادوگر میں کبھی تصور ہی نہ کر سکتی تھی کہ اس قدر بھی مہارت کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے"...... کلاڈیا نے کہا تو چیف بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو اس عمران کی خصوصیت ہے کہ یہ شخص ہر معاملے میں جادوگروں جیسے کام کرتا ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ تم کہنا کیا چاہتی ہو"...... چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ شکار گاہ میں عمران کا خاتمہ کرا دوں"۔ کلاڈیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں اس خیال کی وجہ"...... چیف نے اس بار قدرے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ میگنٹ رنگ حاصل کرنے آیا ہے اور آج اس کو اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ لوگ عام ایجنٹوں جیسے نہیں ہیں اس لئے کیوں نہ معاملے کو آغاز میں ہی ختم کر دیا جائے"...... کلاڈیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم عمران کو واقعی ہلاک کر لو گی"...... چیف نے کہا۔

"یس باس وہاں ایسا کرنا کوئی مشکل نہیں ہے وہاں کسی بھی سپاٹ سے اسے آسانی سے گولی ماری جا سکتی ہے اور پھر اسے اتفاقی

حادثہ قرار دیا جا سکتا ہے"...... کلاڈیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے لیکن عمران بچ گیا تو پھر"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میں اس کے بچ جانے پر اسے مبارکباد دوں گی اور پھر کوئی نئی ترکیب سوچ لوں گی میں بس اب اس کا فوری خاتمہ کرنا چاہتی ہوں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران ابھی سے تمہارے حواس پر چھا گیا ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف ایسی کوئی بات نہیں مگر میں اس کھیل کو طویل نہیں کرنا چاہتی"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"اس بات کا تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران کی یہاں آمد میگنٹ رنگ کے حصول کے لئے ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ ناکام رہے گا کیونکہ حکومت نے عمران کی یہاں آمد کی اطلاع ملتے ہی میگنٹ رنگ کو ہماری ایجنسی کی تحویل سے ہی لے لیا ہے۔ اب وہ کہاں ہے اس کا علم نجانے کس کو ہو گا ہمیں بہرحال نہیں ہے اس لئے تم عمران کو ٹکریں مارنے دو اور دیکھو کہ وہ کیا کرتا ہے۔ اگر وہ قریب پہنچ جائے تو اس پر جھپٹ پڑنا ورنہ تماشہ دیکھتی رہو"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف یہ تو انتہائی غلط بات ہے اگر ہمیں معلوم ہی نہ ہو گا کہ میگنٹ رنگ کہاں ہے تو ہم اس کی حفاظت کیسے کریں گے۔ عمران درپردہ اس تک پہنچ جائے گا اور ہم بے خبر رہیں گے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ہاں واقعی اس بات کا تو مجھے بھی خیال نہ آیا تھا ٹھہرو میں ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرتا ہوں"...... چیف نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب جہاں بھی موجود ہوں میری ان سے فوری بات کراؤ"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے رسیور اٹھا لیا جب کہ کلاڈیا نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو چیف آف پوائزن جیگال بول رہا ہوں"...... جیگال نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس مسٹر جیگال خیریت کیسے اس قدر ایمرجنسی کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"سر پاکیشیا کا خوفناک ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ پہنچ چکا ہے"...... جیگال نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے آپ نے خود ہی تو بتایا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"سپیشل ایجنٹ کلاڈیا سے میری اس مشن کے بارے میں تفصیل

سے بات ہوئی ہے۔ عمران انتہائی خوفناک صلاحیتوں کا مالک ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میگنٹ رنگ اب کہاں ہے اس لئے ہم اس کی حفاظت کس طرح کر سکیں گے اور اگر عمران بالا ہی بالا اس تک پہنچ گیا تو یہ بات ہمارے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو گی"۔ جیگال نے کہا۔

"اسی لئے تو میگنٹ رنگ کو آپ کی ایجنسی کی تحویل سے لیا گیا ہے کہ اسے کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کہاں ہے کیونکہ ظاہر ہے اس نے آپ کے ذریعے ہی اس تک پہنچنا ہے۔ اگر آپ کو بتا دیا جائے تو پھر آپ کی تحویل سے اسے لینے کا ہی کیا فائدہ"...... ڈیفنس سیکرٹری جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ آپ کو ہماری ایجنسی کی کارکردگی پر اعتماد نہیں ہے اور یہ بات ہمارے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے"...... جیگال نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ فیصلہ غلط ہے تو میں اسے دوبارہ آپ کی تحویل میں دے سکتا ہوں لیکن پھر اس کی حفاظت کی ذمہ داری مکمل طور پر آپ پر اور آپ کی ایجنسی پر ہی ہو گی یہ بات سوچ لیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ اسے ہماری تحویل میں دے دیں جناب ہم ہر قسم کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہیں"...... جیگال نے کہا۔

"اسی سٹور میں اسے بھجوا دیا جائے یا آپ کہیں اور رکھیں گے"۔

ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"اسی سٹور میں بھجوا دیں مجھے اطلاع مل جائے گی"...... جیگال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے ایک گھنٹے کے اندر اندر پہنچ جائے گا اور کچھ"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"اس اعتماد کا بے حد شکریہ جناب ویسے کلاڈیا کا خیال ہے کہ اس معاملے کو طوالت نہ دی جائے اور عمران کا تو فوری خاتمہ کر دیا جائے لیکن آپ کا اور اعلیٰ حکام کا یہ کہنا ہے کہ اسے اس وقت تک نہ چھیڑا جائے جب تک وہ خطرناک ثابت نہ ہو"...... جیگال نے کہا۔

"مسٹر جیگال آپ کا واسطہ اس سے پہلی بار پڑ رہا ہے جب کہ میں ڈیفنس سیکرٹری سے پہلے ایسی پوسٹ پر تھا جس کے تحت گریٹ لینڈ کی دوسری ایجنسیاں آتی ہیں اس لئے مجھے عمران کی کارکردگی کا بخوبی علم ہے۔ میں دراصل اس لئے اسے نہیں چھیڑنا چاہتا تھا کہ اس طرح وہ آپ کی راہ پر لگ جائے گا لیکن اب جب کہ آپ نے مکمل ذمہ داری لے لی ہے تو اب آپ خود ہی اس کی ہلاکت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یا آپ کی ایجنسی اس عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو یقین کریں یہ آپ کا ایسا کارنامہ ہو گا جس پر آپ کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز بھی دیا جا سکتا ہے لیکن اگر وہ آپ سے میگنٹ رنگ لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو پھر آپ اپنی ایجنسی سمیت جہاں پہنچ جائیں گے اس بارے میں آپ بخوبی جانتے ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب اور سب کچھ سوچ کر ہی ذمہ داری لے رہا ہوں۔ اگر ہمارا واسطہ پہلی بار عمران سے پڑ رہا ہے تو عمران کا واسطہ بھی پہلی بار ہم سے پڑ رہا ہے"...... جیگال نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے جو آپ چاہیں فیصلہ کریں۔ آپ ہر قسم کا فیصلہ کرنے میں پوری طرح آزاد ہیں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جیگال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بس میں نے تمہاری طرف سے تمام ذمہ داری لے لی ہے"۔ جیگال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس اعتماد کا بے حد شکریہ چیف آپ نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے اعزاز بخشا ہے۔ اب آپ مجھے اجازت دے دیں کہ میں جس طرح چاہوں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈیل کروں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"میرا ابھی تک یہی ذہن کہتا ہے کہ تم اسے خود نہ چھیڑو اور بس اسے دیکھتی رہو کہ وہ کیا کرتا ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف آپ خواہ مخواہ فکر مند ہو رہے ہیں وہ اس طرح مسلا جائے گا جیسے چیونٹی مسلی جاتی ہے آپ مجھ پر اعتماد کریں آج ہی آپ کو خوشخبری مل جائے گی"...... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر یہ کام کرنا چاہتی ہو تو پھر تو تمہیں

لارڈ آسٹن کو بھی اپنا راز دار بنانا پڑے گا"...... چیف نے کہا۔

"نہیں وہ اس ٹائپ کا آدمی ہی نہیں۔ بس لارڈ ہے اور میرا انکل ہے ورنہ وہ عقل سے پیدل ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ میں سب سیٹ اپ اس انداز میں ترتیب دوں گی کہ یہ سو فیصد اتفاقی حادثہ ہی سمجھا جائے گا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اوکے اگر تمہارا یہی خیال ہے تو پھر میری طرف سے مکمل اجازت ہے جو چاہے کرو بس شکست کا نام میرے سامنے مت لینا"...... چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا آپ مجھ پر اعتماد کریں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"...... چیف نے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... کلاڈیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ اس کمرے سے باہر آگئی۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ عمران کو شکار کرنے کا پلان بنا کر بے حد لطف لے رہی ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھی اپنے مخصوص اور خفیہ سیکشن آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو ایک کمرشل پلازہ میں واقع تھا اور بظاہر یہ امپورٹ ایکسپورٹ کرنے والی فرم کلاڈیا کارپوریشن کا آفس تھا اور کلاڈیا اس فرم کی مینجنگ ڈائریکٹر تھی لیکن اس آفس میں کام کرنے والا ہر آدمی اس کے سیکشن سے متعلقہ تھا۔ اس نے اپنے آفس میں داخل ہوتے ہی میز

کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا اور میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"رونالڈ کو بھیجو میرے پاس"...... کلاڈیا نے کہا تو وہ لڑکی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایک دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کا چہرہ لمبوترا تھا اور جبڑوں کی ہڈیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں لیکن اس کی چوڑی پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی ذہین نوجوان ہے

"بیٹھو رونالڈ۔ آج ہمیں تمہاری ذہانت کی واقعی ضرورت ہے"...... کلاڈیا نے کہا تو رونالڈ مسکراتا ہوا میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ حکم کریں مادام"...... رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر میں لنچ دے رہی ہوں اور تم نے لارڈ آسٹن کی شکار گاہ کو بھی اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس لنچ کے دوران عمران کو یقینی طور پر اس طرح ہلاک کر دیا جائے کہ یہ سو فیصد اتفاقی حادثہ معلوم ہو۔ سو فیصد اور عمران سو فیصد یقینی طور پر ہلاک بھی ہو جائے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یہ تو بڑی آسان سی بات ہے مادام۔ لنچ کے بعد ظاہر ہے عمران اپنے ساتھیوں سمیت شکار گاہ کی سیر بھی کرے گا اور جب وہ ٹرانس

پوائنٹ پر پہنچے تو وہاں پر نکلی ہوئی بڑی چٹان اچانک اپنی جگہ سے کھسک بھی سکتی ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"نہیں یہ انتہائی احمقانہ بات ہے اول تو اس چٹان کو کھسکانے کے لئے پچاس ساٹھ افراد کو بیک وقت زور لگانا پڑے گا اور دوسری بات یہ کہ وہ کافی بلندی پر ہے۔ نیچے اس کے آنے تک عمران وہاں سے ہٹ جائے گا"...... کلاڈیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جرک مشین کے ذریعے چٹان کو دور سے اس طرح کھسکایا جا سکتا ہے کہ کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"نہیں کوئی اور تجویز۔ عمران کے ساتھی بھی تربیت یافتہ افراد ہیں وہ سب کچھ سمجھ جائیں گے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"مادام دوسری آسان ترکیب یہ ہے کہ آپ عمران کو ایکس تھری ایکس مشین پسٹل تحفے میں دے دیں۔ وہ ظاہر ہے اسے چلا کر دیکھے گا۔ نتیجہ آپ جانتی ہیں"...... رونالڈ نے کہا۔

"کیوں احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو نانسنس۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران جیسا آدمی اس مشین پسٹل کی اصل تکنیک کو جانتا نہیں ہو گا۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"...... کلاڈیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ جہاں لنچ دیا جائے وہاں کسی درخت کے کمزور لیکن بھاری تنے کو کلو ونول سے اس طرح کمزور کر دیا جائے کہ جب بھی کوئی بندر اس پر چڑھے وہ ٹوٹ کر عمران کے سر پر آ

گرے۔ اگر یہ اچانک ہوا تو نتیجہ کامیابی کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے اور تنے کی حالت دیکھ کر سب یہی سمجھیں گے کہ وہ واقعی قدرتی طور پر کمزور تھا اور ٹوٹ گیا اور اس کے لئے سدھایا ہوا بندر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"ہاں یہ کام کیا جا سکتا ہے ویری گڈ۔ پھر ایسا ہے کہ تم ابھی شکار گاہ چلے جاؤ اور اس کے مکمل انتظامات کرو۔ فول پروف انتظامات اور عمران چونکہ چیف گیسٹ ہو گا اس لئے اس کی کرسی خاص طور پر اس جگہ لگاؤ جہاں تنا براہ راست اس کے سر پر گر سکے"...... کلاڈیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام ایسا ہی ہو گا اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ دراصل کیا ہوا ہے لیکن لارڈ آسٹن کے ملازموں کو ظاہر ہے راز دار بنانا پڑے گا"...... رونالڈ نے کہا۔

"شکار گاہ کا انچارج بیری ہمارا آدمی ہے میں اسے فون کر کے کہہ دیتی ہوں وہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا اور کسی کو حتیٰ کہ لارڈ آسٹن کو بھی پتہ نہ چل سکے گا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"او کے مادام"...... رونالڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر تمہارا یہ منصوبہ کامیاب ہو گیا اور عمران ہلاک ہو گیا تو تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام دیا جائے گا"...... کلاڈیا نے کہا تو رونالڈ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"تھینک یو مادام"...... رونالڈ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے

کی طرف بڑھ گیا اور کلاڈیا نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا کیونکہ یہ ترکیب واقعی اسے بھی بے حد پسند آئی تھی اور اسے یقین تھا کہ یہ سو فیصد کامیاب رہے گی۔

ڈیفنس آفیسر کالونی گریٹ لینڈ کے شمال مشرق میں ایک نواحی علاقے میں تعمیر کی گئی تھی۔اس سے ملحقہ گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی فوجی چھاؤنی تھی جسے رائل سیلوٹ چھاؤنی کہا جاتا تھا۔ چھاؤنی کے ساتھ ملحق ڈیفنس آفیسر کالونی کے گرد بھی اونچی چار دیواری تھی جس کے چاروں کونوں پر باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے تھے اور یہاں بھی داخلے پر اسی طرح پابندی تھی جیسے چھاؤنی میں تھی ڈیفنس آفیسر کالونی میں داخلے کے لئے دو چیک پوسٹوں سے گزرنا پڑتا تھا۔پہلی چیک پوسٹ پر کاغذات وغیرہ چیک کیے جاتے تھے جب کہ دوسری چیک پوسٹ پر کمپیوٹر کے ذریعے داخل ہونے والے کی مکمل چیکنگ کی جاتی تھی۔ سیاہ رنگ کی ایک جدید لیموزین کار تیزی سے ڈیفنس آفیسرز کالونی کی پہلی چیک پوسٹ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا۔جس نے مقامی میک اپ کیا ہوا تھا اس کے جسم پر ڈرائیوروں کی

مخصوص یونیفارم تھی اور اس نے ہاتھوں پر سفید رنگ کے دستانے پہن رکھے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا کے چہرے پر بھی مقامی میک اپ تھا اس نے ہلکے نیلے رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر عمران اور اس کے ساتھ تنویر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران بھی مقامی میک اپ میں تھا جب کہ تنویر کے جسم پر باڈی گارڈز کا لباس تھا اور اس کے کاندھے سے ایک جدید مشین گن لٹکی ہوئی تھی عمران پیر پھیلائے بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں اور سرخ رنگ کے انتہائی قیمتی فریم کی عینک موجود تھی۔ تنویر نے بھی مقامی میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے چہرے کے خدوخال ایسے تھے جیسے وہ انتہائی درشت مزاج آدمی ہو۔ تھوڑی دیر بعد کار پہلی چیک پوسٹ پر جا کر رک گئی تو جولیا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور پھر بڑے مطمئن انداز سے چلتی ہوئی سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ چیک پوسٹ کے باہر مشین گنوں سے مسلح دس فوجی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ جولیا کمرے میں داخل ہوئی جب کہ عمران اور دوسرے ساتھی بدستور کار میں ہی بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کمرے سے باہر نکلی اور تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ فائل بدستور اس کے ہاتھ میں تھی اس کے پیچھے ایک فوجی تھا۔ جولیا نے قریب آکر کار کا دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جب کہ فوجی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک سٹیکر

کار کی ونڈ سکرین کے کونے پر چپکا دیا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی چیک پوسٹ کا راڈ ہٹا دیا گیا اور صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور چیک پوسٹ آگئی اور صفدر نے کار روک دی۔ جولیا ایک بار پھر نیچے اتری اور پہلے جیسے انداز میں چلتی ہوئی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے پیچھے ایک باوردی کیپٹن تھا۔

"مائیکل گن کیپٹن صاحب کو دے دو تاکہ یہ چیک کر لیں کہ اس میں میگزین نہیں ہے"...... جولیا نے کار کے قریب آکر تنویر سے کہا تو تنویر نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور خاموشی سے کیپٹن کی طرف بڑھا دی۔ کیپٹن نے گن کا میگزین چیک کیا اور پھر اسے بند کر کے واپس تنویر کی طرف بڑھا دی۔

"تھینک یو"...... کیپٹن نے کہا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک سٹیکر اس نے کار کی ونڈ سکرین پر پہلے سٹیکر کے ساتھ چسپاں کر دیا۔ اسی لمحے راڈ ہٹا دیا گیا اور جولیا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی نے صفدر کو کار آگے بڑھانے کا اشارہ کیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سرنگ نما برآمدے کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی کیونکہ وہاں دو مسلح فوجی موجود تھے۔

"سر اگر آپ کے پاس کوئی ایسا اسلحہ ہے جس میں میگزین ہے تو وہ پلیز ہمیں دے دیں واپسی پر آپ کو مل جائے گا"...... ایک سپاہی نے کار کے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس ایسا اسلحہ نہیں ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو سپاہی پیچھے ہٹ گیا اور اس نے صفدر کو کار آگے بڑھانے کا اشارہ کیا اور صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ کار سرنگ نما برآمدے میں سے گزرتی چلی گئی اور چھت پر لگے ہوئے بلب ایک ایک کر کے جلتے بجھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کار اس سرنگ کو پار کر گئی اور جولیا جس کا چہرہ ستا ہوا تھا نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا جب کہ عمران اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا رہا۔ اس نے اب تک ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا۔ اب کار کالونی کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بنی ہوئی ایک عالیشان کوٹھی کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ پھاٹک کے ساتھ ستون پر ڈیفنس سیکرٹری کارٹر جیمز کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ پھاٹک کے ساتھ ہی گارڈ آفس تھا جس میں مسلح فوجی موجود تھے۔ کار رکتے ہی جولیا کار سے نیچے اتری اور اس گارڈ ہاؤس کی طرف بڑھ گئی گارڈ ہاؤس میں اسے دس منٹ لگ گئے پھر وہ باہر آئی اور واپس آکر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اسی لمحے پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور صفدر نے پھاٹک کھلتے ہی کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض پورچ میں ایک سفید رنگ کی جدید ماڈل کی کار پہلے سے موجود تھی۔ صفدر نے اسکے ساتھ لے جا کر کار روک دی۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جسنے سوٹ پہن رکھا تھا۔ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا اور کار کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا۔ صفدر۔ تنویر فوراً ہی نیچے اتر آئے جبکہ

عمران سب سے آخر میں باہر آیا۔

"ہیلو لارڈ ایمبرے آپ کی میرے گھر آمد میرے لئے انتہائی اعزاز کا باعث ہے"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"بے حد شکریہ مسٹر جیمز چند ضروری باتیں کرنی تھیں اس لئے آپ سے ملاقات ضروری تھی۔ آپ کو تکلیف تو ہو گی۔ یہ میری سیکرٹری ہے مس صوفیہ اور یہ میرا باڈی گارڈ ہے مائیکل"...... عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے صرف مسکرا کر سر ہلا دیا۔ صفدر کار کے ساتھ بڑے مؤدب انداز میں کھڑا تھا۔

"آیئے تشریف لائیے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور پھر عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ جولیا اور تنویر ان دونوں کے پیچھے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں پہنچ گئے۔

"آپ دونوں باہر رہیں پلیز"...... عمران نے جولیا اور تنویر سے کہا اور جولیا اور تنویر سر ہلاتے ہوئے مڑے اور ڈرائینگ روم سے باہر چلے گئے۔ دوسرے لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر شراب کی ایک بوتل اور گلاس موجود تھے۔

"میں تو صرف سادہ پانی پیوں گا آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے ڈاکٹرز نے سوائے سادہ پانی کے باقی سب کچھ پینے سے محروم کر رکھا ہے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔اچھا۔یہ تو واقعی بہت بڑی محرومی ہے لیکن اب کیا کیا جائے ڈاکٹرز کی بات تو ماننا ہی پڑتی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ٹرالی لے آنے والے کو واپس جانے کا اشارہ کیا اور وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

" مسٹر جیمز آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ میرا تعلق گریٹ لینڈ کی سب سے بڑی ایجنسی ریڈ لائن سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بالکل معلوم ہے۔اچھی طرح معلوم ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو مسٹر جیمز مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ دفاعی نوعیت کے اسلحے میں کام آنے والا ایک اہم ترین پرزہ میگنٹ رنگ کو پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کے ایجنٹوں نے چرانے کی کوشش کی لیکن وہ رنگے ہاتھوں پکڑے گئے اور کورٹ مارشل کے بعد ان میں سے ایک کو فائرنگ اسکواڈ کے حوالے کر دیا گیا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ کی اطلاعات درست ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ دو ایجنٹ تھے جن میں سے ایک کا نام کیپٹن جاوید احمد اور دوسرے کا کیپٹن برکت تھا اور آپ کی ایک ایجنٹ کلاڈیا نے کیپٹن جاوید کے ساتھ عشق و محبت کا کھیل کھیلا اور

اسے اس سٹور تک لے گئی جہاں یہ پرزہ موجود تھا اور پھر کوئی خفیہ سائرن بجنے پر وہ پکڑا گیا جب کہ کیپٹن برکت زخمی ہو گیا جسے کلاڈیا بچا کر لے گئی اور پھر اس کا علاج کرایا گیا اور اسے خاموشی سے واپس پاکیشیا بھجوا دیا گیا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کی یہ اطلاع بھی درست ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

" کیا آپ دوسرے آدمی کو بچانے کی وجہ بتا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" وجہ کیا ہونی ہے۔میری ایجنسی نے جو مناسب سمجھا وہ کیا ہر کیس کی باقاعدہ پلاننگ کی جاتی ہے اور اس پلاننگ میں بہت کچھ مدنظر رکھا جاتا ہے۔آپ کی ایجنسی میں بھی ایسے واقعات بے شمار ہوئے ہوں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے مسٹر جیمز لیکن اس کا نتیجہ انتہائی خوفناک نکلا ہے کیونکہ اس کیپٹن برکت کے واپس جانے کے بعد اس کی دی ہوئی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہے اور یقیناً اس رپورٹ میں اس سٹور کی تفصیلات بھی موجود ہوں گی۔میری بات آپ سمجھ رہے ہیں ناں"...... عمران نے کہا۔

" میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں جناب لیکن آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہ سٹور بھی فرضی تھا اور وہ پرزہ بھی۔یہ سب کچھ ایک ڈرامے کے تحت کیا گیا تھا۔تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ کو رنگے

ہاتھوں پکڑا جا سکے اور پھر حکومت پاکیشیا کو اس انداز میں دھمکی دی جا سکے کہ وہ آئندہ اس پرزے کی چوری کا خیال تک ترک کر دے اور ایسا ہی ہوا"...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ چکا ہوگا لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ایجنٹ تو آتے جاتے رہتے ہیں"...... جیمز نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"مسٹر جیمز یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے۔ آپ کو یقیناً علم نہیں ہوگا لیکن انتہائی اعلیٰ سطح پر معاملات کو بہت سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ ہم کسی صورت بھی میگنٹ رنگ پاکیشیا تک پہنچنے نہیں دینا چاہتے۔ جب کہ عمران کو جتنا میں جانتا ہوں آپ نہیں جانتے وہ انتہائی تیز آدمی ہے آپ کو معلوم تک نہیں ہوگا اور وہ اپنا کام کر گزرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق تو شاید آج رات تک عمران کا کانٹا ہی ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو پھر تو واقعی گریٹ لینڈ کے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر۔ آپ جانتے ہیں کہ کیا نتیجہ نکلے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا نتیجہ نکلنا ہے۔ ایک بار بچ گیا تو دوسری بار یہی کام ہوگا

تیسری بار ہوگا کب تک بچ سکے گا"...... جیمز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ آپ کی ایجنسی اس پر باقاعدہ حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں باقاعدہ حملہ نہیں بلکہ اتفاقی حادثہ ایسا حادثہ جو واقعی اتفاقی ہوگا اور ہوگا بھی لارڈ آسٹن کی شکار گاہ میں۔ مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس سے میں واقعی مطمئن ہو گیا ہوں"۔ جیمز نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا

"ویری گڈ اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر وہ واقعی بہترین پلاننگ ہو گی"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جیمز کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا

"بالکل لارڈ ایمبرے یہ ایسا منصوبہ ہے کہ حقیقتاً اس سے زیادہ اچھا اور بے داغ منصوبہ بنایا ہی نہیں جا سکتا"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے۔ یہ تو واقعی میرے لئے بھی ایک اہم اطلاع ہے۔ میں اعلیٰ حکام کو باقاعدہ آپ کی فیور میں خصوصی رپورٹ کروں گا"...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری جیمز کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"اب آپ سے تو کچھ نہیں چھپایا جا سکتا آپ تو مجھ سے بھی بڑے عہدے پر ہیں اور انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں۔ عمران کو کلاڈیا نے لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر لنچ کی دعوت دی ہے۔ وہاں جس جگہ لنچ کھایا جائے گا وہاں بڑے بڑے اور پرانے درخت موجود ہیں جس کرسی پر عمران کو بٹھایا جائے گا اس کے اوپر درخت کے بھاری تنے کو کلوونول سے اس قدر کمزور اور خستہ کر دیا جائے گا کہ وہاں موجود بندروں میں سے جیسے

ہی کوئی بندر اس تنے پر چڑھا بھاری تنا اچانک ٹوٹ کر عمران پر گرے گا اور عمران ہلاک ہو جائے گا۔ کلودنول کی وجہ سے تنا واقعی کمزور اور خستہ نظر آئے گا اس طرح یہ سو فیصد اتفاقی حادثہ بن جائے گا اور عمران بھی یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا"...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔ ویری گڈ۔ سو فیصد فول پروف آئیڈیا ہے کیا یہ آئیڈیا کلاڈیا کے ذہن کی پیداوار ہے"..... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کے پاس ایک آدمی ہے رونالڈ یہ اسی کا آئیڈیا ہے۔ رونالڈ انتہائی ذہین نوجوان ہے"...... جیمز نے کہا۔

"ویسے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی ایجنسی سے اس حد تک اٹیچ رہتے ہیں کہ ہر منصوبہ آپ تک پہنچ جاتا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اگر کوئی بندر اس تنے پر نہ چڑھا تو پھر۔ ویسے بھی دعوت کے دوران درختوں سے خصوصی طور پر بندر ہٹا دیئے جاتے ہیں اور کیا لارڈ آسٹن بھی اس منصوبہ بندی میں شامل ہے۔ کیونکہ دعوت تو اس کی شکارگاہ میں ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ اسی بات میں تو میری کامیابی کا راز ہے اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اس کے لئے سدھایا ہوا بندر استعمال کیا جائے گا اور تیسری بات کا جواب یہ کہ لارڈ آسٹن کو اس منصوبے میں شامل نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بے حد

سیدھے سادھے آدمی ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات ہے مسٹر جیمز عمران کی موت کے بعد اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کام شروع کر دیا تو وہ بہرحال میگنٹ رنگ تک پہنچ ہی جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کبھی ممکن ہی نہیں ہو سکتا لارڈ ایمبرے۔ میگنٹ رنگ کو پہلے میں نے پوائزن کی تحویل سے لے کر سپیشل سٹور میں رکھوا دیا تھا لیکن اس طرح پوائزن کا چیف جیگال ناراض ہو گیا اس نے سمجھا کہ میں اس پر اعتماد نہیں کر رہا۔ چنانچہ میں نے اس کے کہنے پر میگنٹ رنگ اس کی تحویل میں دے دیا ہے اور اب وہ پوائزن کے خصوصی سٹور میں موجود ہے اور آپ یقیناً نہیں جانتے ہوں گے جب کہ میں جانتا ہوں کہ پوائزن کے اس خصوصی سٹور تک انسان تو انسان ہوا بھی نہیں پہنچ سکتی"...... جیمز نے کہا۔

"اگر آپ کہہ رہے ہیں تو پھر میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ او کے اب مجھے اجازت میرا مکمل اطمینان ہو گیا ہے اور اب میں اعلیٰ حکام کو فیور ایبل رپورٹ دے دوں گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری جیمز بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ کا شکریہ لارڈ ایمبرے آپ کی رپورٹ میرے لئے انتہائی قیمتی ثابت ہو گی"...... جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بات ذہن میں رکھیئے گا۔ میں نے رپورٹ میں اس ملاقات کا

حوالہ نہیں دینا بلکہ یہ لکھنا ہے کہ میری ذاتی انکوائری کے سلسلے میں ان سب باتوں کا مجھے علم ہوا ہے تاکہ رپورٹ کی صحیح معنوں میں اہمیت بن سکے۔ آپ نے بھی اس ملاقات کا کسی سے ذکر نہیں کرنا"...... عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب ایسا ہی ہوگا"...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ڈرائینگ روم سے باہر آگئے۔ تنویر اور جولیا باہر موجود تھے۔ جیمز عمران کو کار تک چھوڑنے آیا اور چند لمحوں بعد کار اس کی کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر واپس اڑی چلی جا رہی تھی۔

"کچھ فائدہ ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں یہ آدمی جیمز انتہائی بااصول آدمی ہے اس لئے اس نے کوئی ایسی بات ہی نہیں بتائی جس سے فائدہ ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ ہی رہی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حرکت میں بہرحال برکت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اس بار کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور عمران زیر لب مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

لارڈ آسٹن کی شکار گاہ انتہائی وسیع ایریے پر مشتمل تھی جس میں اونچی اونچی گھاس کے وسیع وعریض میدان بھی تھے اور گھنے اور چھدرے جنگل بھی۔ ایک جگہ باقاعدہ خوبصورت باغ میں لان بنایا گیا تھا۔ اس لان کے گرد انتہائی پرانے اور بڑے بڑے درخت تھے جس کے تنے پورے لان پر ہر طرف سے پھیلے ہوئے تھے۔ یہ جگہ بیٹھنے اور تفریح کرنے کے لئے واقعی آئیڈیل تھی۔ ارد گرد دور تک وسیع جنگل یہاں سے صاف دکھائی دیتا تھا جس میں ہرن۔ خرگوش۔ لومڑیاں بھاگتی دوڑتی صاف دکھائی دیتی تھیں۔ ان درختوں پر بڑے بڑے بندروں کا ٹھکانہ تھا لیکن شاید یہ بندر جانتے تھے کہ یہاں لوگ بیٹھتے ہیں اس لئے وہ چاروں طرف درختوں پر رہتے تھے اور ان تنوں پر نہ آتے تھے۔ اس وسیع وعریض لان کے درمیان ایک بڑی سی میز بچھی ہوئی تھی جس کے گرد کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ ایک طرف باقاعدہ

سٹیج بنایا گیا تھا جس پر میوزک گروپ دھیما دھیما میوزک بجا رہا تھا۔ میز پر انواع واقسام کے کھانے چنے ہوئے تھے اور باوردی بیرے ہر طرف گھوم رہے تھے۔ میز کی ایک سائیڈ پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بٹھایا گیا تھا جب کہ دوسری طرف لارڈ آسٹن کلاڈیا اور لارڈ آسٹن کے دیگر مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ ابھی لنچ پوری طرح سرو نہ کیا گیا تھا اس لئے وہ سب آپس میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اور عمران کی شگفتہ باتوں نے پوری محفل کو زعفران زار بنایا ہوا تھا۔

" لارڈ آسٹن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہمارے آباؤاجداد ان بندروں کی طرح درختوں پر رہتے تھے تو وہ کس طرح زندگی بسر کرتے ہوں گے "...... اچانک عمران نے کہا تو لارڈ آسٹن بے اختیار ہنس پڑے۔

" آپ کی بات واقعی قابل غور ہے لیکن ڈارون کی تھیوری کے مطابق تو وہ بندر تھے اس لئے ان بندروں کی طرح ہی رہتے ہوں گے "...... لارڈ آسٹن نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" ڈارون کی تھیوری تو اب علم حیاتیات نے رد کر دی ہے۔ اب تو یہ بات سائنسی طور پر طے ہو چکی ہے کہ انسان شروع سے ہی انسان تھا لیکن یہ بات بھی طے ہے کہ اولین دور میں انسان درختوں پر ہی رہتے تھے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ بندر تو تنگ کرتے ہوں گے۔ ابھی لنچ سرو نہیں ہوا۔ اس لئے ابھی یہ دور بیٹھے ہیں لنچ سرو ہوتے ہی یہ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں

گے "...... عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں یہاں تقریباً روزانہ ہی دعوتیں ہوتی ہیں اس لئے انہیں معلوم ہے کہ کب یہاں آنا ہے اور کب نہیں۔ ویسے کوئی اکا دکا بندر آجائے تو اسے بھگا دیا جاتا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں "...... لارڈ آسٹن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مس کلاڈیا کیا آپ کو بھی بندروں سے خوف آتا ہے جب کہ ہمارے پاکیشیا کی خواتین تو بندروں سے بے حد ڈرتی ہیں "۔ عمران نے کلاڈیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بندروں سے بھلا کیا خوف ہو سکتا ہے یہ تو معصوم سے جانور ہوتے ہیں "...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن یہ معصوم سے جانور بعض اوقات ایسے کام کر گزرتے ہیں جو شاید انسانوں سے بھی نہ ہو سکے "...... عمران نے کہا۔

" مثلاً "...... کلاڈیا نے چونک کر پوچھا۔

" مثلاً میرے سر پر درخت کا بھاری تنا موجود ہے اگر یہ کہیں سے کمزور ہوا تو کوئی بڑا بندر جیسے ہی اس پر کودا یہ ٹوٹ کر میرے سر پر بھی گر سکتا ہے "...... عمران نے کہا تو کلاڈیا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" آپ گھبرائیں نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے "...... کلاڈیا سے پہلے لارڈ آسٹن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لنچ سرو کر دیا گیا۔

" ارے ارے یہ کیا ہوا۔ اوہ اوہ شکر ہے مجھے بروقت خیال آگیا"...... اچانک عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا تو نہ صرف عمران کے ساتھی بلکہ لارڈ آسٹن کلاڈیا اور لارڈ آسٹن کے مہمان سب چونک کر حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگے۔

" کیا ہوا"...... لارڈ آسٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

" لارڈ آسٹن مجھے امید ہے کہ آپ میری بات پر ناراض نہیں ہوں گے دراصل یہ ہماری خاندانی روایت ہے کہ ہم مغرب کی طرف پشت کر کے کھانا نہیں کھاتے۔ ہمیں لامحالہ اس انداز میں بیٹھنا پڑتا ہے کہ ہماری پشت مشرق کی طرف ہو اور منہ مغرب کی طرف اس لئے پلیز آپ اگر ناراض نہ ہوں تو آپ ہماری جگہ پر آجائیں اور ہم آپ کی جگہ لے لیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہماری مجبوری کو سمجھیں گے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ مہمان ہیں اور مہمانوں کی ہر بات کا خیال رکھنا ہماری روایات میں شامل ہے"۔ لارڈ آسٹن نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی کلاڈیا اور دوسرے مہمان اٹھ کھڑے ہوئے۔ کلاڈیا کا چہرہ ستا ہوا تھا اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد سیٹیں تبدیل ہو چکی تھیں۔

" میں ابھی آئی"...... کلاڈیا نے اچانک کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک کونے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

" اسے کیا ہوا"...... لارڈ آسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

" کوئی کام یاد آگیا ہوگا بہرحال میں آپ کا مشکور ہوں لارڈ صاحب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں جناب"...... لارڈ آسٹن نے کہا۔ چند لمحوں بعد کلاڈیا آکر لارڈ آسٹن کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر لنچ شروع ہو گیا۔

" مجھے حیرت ہے عمران صاحب کہ آپ اس قدر پس ماندہ ذہن کے مالک ہیں کہ اس قسم کی باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ مغرب کی طرف پشت ہونے سے کیا ہوتا ہے"...... کلاڈیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مس کلاڈیا۔ ہمارے ہاں خانہ کعبہ کا تقدس اس قدر ہے کہ ہماری روایات کے مطابق ہم خانہ کعبہ کی طرف پشت کر کے نہیں بیٹھتے نہ اس کی طرف پیر کرتے ہیں۔ ہمارے پاکیشیا میں یہ مغرب کی طرف ہے اور مجھے بچپن سے ہی چونکہ مغرب کی طرف پشت نہ کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اس لئے اس وقت بھی مجھے مغرب ہی یاد رہا ہے۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ آپ مائنڈ نہیں کریں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کلاڈیا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے چند لمحوں کا ہی کام تھا"۔ لارڈ آسٹن نے کلاڈیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... کلاڈیا ابھی تک اپنی بات پر مصر تھی۔

"بڑا فرق پڑتا ہے اور بعض اوقات تو بہت ہی بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ بہت ہی بڑا۔ بہر حال میں آپ کو اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا کیونکہ یہ نفسیاتی کیفیت ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور کلاڈیا خاموش ہو گئی لیکن اس کے چہرے کا رنگ بہر حال بدلا ہوا تھا۔ مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی اور لنچ بھی ہوتا رہا۔ پھر عمران نے اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے لارڈ آسٹن کا شکریہ ادا کیا۔

"میں خاص طور پر مس کلاڈیا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی وجہ سے اس خوبصورت شکار گاہ میں ہمیں لنچ کھلایا گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کلاڈیا سے کہا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر عمران کہ میں آپ کے شایان شان پروگرام نہ بنا سکی ورنہ شاید آپ کو قیامت تک یہ فنکشن یاد رہتا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"قیامت جب سامنے بیٹھی ہوئی ہو تو پھر دوسری قیامت کا انتظار کون کر سکتا ہے مس کلاڈیا۔ بہر حال اب ہمیں اجازت دیجئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کاروں میں سوار ہو کر واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ عمران نے ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور ایک کالونی میں باقاعدہ رہائش گاہ حاصل کر لی تھی اور اب وہ وہیں رہتے تھے۔

"یہ تمہیں اچانک کیا ہو گیا تھا کہ تم نے سیٹیں بدل لیں میری

سمجھ میں تو تمہاری یہ حرکت نہیں آئی۔ گو تم نے اپنی طرف سے اس کا خوبصورت جواز بنانے کی کوشش کی ہے لیکن تمہارا یہ جواز کلاڈیا اور آسٹن کے حلق سے نیچے اتر جائے تو اتر جائے میرے حلق سے نیچے نہیں اترا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حلق کے نیچے کوئی خالی جگہ رہ گئی ہو تو کوئی چیز حلق سے نیچے بھی اترے گی۔ تم نے جس طرح ٹوٹ کر لنچ کیا ہے اس کے بعد ظاہر ہے تم نے یہی کہنا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کار میں موجود صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور تینوں ہنس پڑے۔ صفدر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور عمران، کیپٹن شکیل اور خاور کار کی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

"اب مس جولیا نے اتنا بھی نہیں کھایا عمران صاحب جتنا آپ کہہ رہے ہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ آپ نے زیادہ کھایا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ دعوت تمہاری طرف سے تو نہ تھی کہ تم باقاعدہ نوالے گنتے رہے ہو"...... عمران نے کہا اور کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑیں مس جولیا عمران صاحب ایسی حرکتیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ بس تفریح کے طور پر"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں صفدر۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ عمران صاحب نے یہ کام تفریح کے طور پر نہیں کیا۔ اس کے پیچھے کوئی خاص بات تھی جس پر میں نے بے حد غور کیا ہے لیکن میری سمجھ میں بھی کوئی بات نہیں آئی"...... کیپٹن شکیل نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لو اب بولو جب سقراط کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی تو تمہاری اور میری بھلا کیا حیثیت ہے"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ نے اچانک بندروں کی درختوں کی شاخوں پر آنے کی بات کی اور پھر اچانک جگہ بدل لی۔ کیا جس جگہ آپ بیٹھے ہوئے تھے وہاں بندروں کی آمد سے کوئی خاص خطرہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بندروں سے بھلا کیا خطرہ ہو سکتا ہے پھر جہاں عمران جا کر بیٹھا تھا وہاں بھی تو اوپر درختوں کے تنے تھے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پہلے جس جگہ بیٹھے تھے وہاں اوپر درختوں میں کوئی خاص بات تھی"۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"کیا خاص بات تھی"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یہ تو عمران صاحب ہی بتا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر اور خاور دونوں اس کا جواب سن کر بے اختیار ہنس

پڑے۔

"اگر میں نے بات بتا دی تو مجھے یقین ہے کہ تم نے ابھی واپس جا کر کلاڈیا کو گولی مار دینی ہے جب کہ میں ایسا نہیں چاہتا"...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں اپنا سکوپ ختم نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے کہا۔

"کیسا سکوپ"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"متبادل سکوپ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پہلی گولی تمہارے سینے میں بھی اتر سکتی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ بتائیں تو سہی۔ آپ نے یہ بات کر کے ہمیں چونکا دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چلو بتا دیتا ہوں لیکن یہ خیال رکھنا کہ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں قتل وغارت کرنے یا مشن پر نہیں آئے۔ کیا تمہیں کلوونول کی مخصوص بو نہیں آئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کلوونول وہ کیا ہوتا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"کلوونول ایک خاص قسم کا تیزاب ہوتا ہے جو لکڑی کو اس طرح کمزور کر دیتا ہے کہ جیسے لکڑی امتداد زمانہ سے کمزور اور خستہ ہو جاتی ہے۔ کلاڈیا کی پلاننگ یہ تھی کہ میری سیٹ کے اوپر بھاری تنے پر

کلو ونول ڈال دیا گیا۔ اس طرح بھاری تنا کمزور اور خستہ ہو گیا۔ اب اسے معمولی سا جھٹکا لگتا تو وہ یکلخت ٹوٹ کر اچانک میرے سر پر گرتا اور نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ اس پلاننگ کے مطابق یہ کام ایک سدھائے ہوئے بندر نے کرنا تھا۔ اس نے اچانک اس تنے پر آکر کودنا تھا لیکن میں نے سیٹ بدل لی اور کلاڈیا کی یہ شاندار اور فول پروف پلاننگ فیل ہو گئی۔ اسی لئے تو کلاڈیا فوراً اٹھ کر لان کے کونے میں گئی تھی ظاہر ہے وہ اس آدمی کو سدھایا ہوا بندر تنے پر بھیجنے سے منع کرنے گئی ہو گی ورنہ اگر ایسا ہو جاتا تو لارڈ آسٹن اس کی زد میں آ جاتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ حیرت انگیز پلاننگ ہے انتہائی حیرت انگیز لیکن کیا آپ کو اس کا علم پہلے سے تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر پہلے سے ہوتا تو میں وہاں پہلے ہی نہ بیٹھتا۔ یہ تو مجھے کلو ونول کی مخصوص بو آئی جو عین میرے سر پر موجود تنے میں سے آ رہی تھی اور پھر میں نے بندروں کو بیٹھے دیکھا تو میں نے جان بوجھ کر بندروں کی بات کی اور کلاڈیا کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر میں ساری پلاننگ سمجھ گیا"...... عمران نے جان بوجھ کر اصل بات چھپاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لارڈ آسٹن بھی اس کلاڈیا سے ملا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں اسے علم نہیں تھا۔ اگر اسے اس پلاننگ کا علم ہوتا تو وہ

کبھی بھی اس کرسی پر نہ بیٹھتا یہ سارا کام کلاڈیا کا تھا ظاہر ہے ہماری آمد سے اسے یہی خطرہ پیدا ہوا ہو گا کہ ہم وہ میگنٹ رنگ حاصل کرنے آئے ہیں اس لئے اس نے پہلے ہی موقع پر ہم سے ہمیشہ کے لئے جان چھڑانے کا پروگرام بنا لیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس کلاڈیا کو گولی مار دوں گی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں اس طرح یہ کام نہیں کرنا ورنہ وہ میگنٹ رنگ ہمارے ہاتھ نہیں آسکے گا۔ وہ ایک چھوٹا سا پرزہ ہے۔ یہ لوگ اسے کہیں بھی رکھ سکتے ہیں ہم پورے گریٹ لینڈ کی تو تلاشی لینے سے رہے۔ پروگرام وہی رہے گا کہ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں اور تفریح ہی کریں گے اس دوران میں درپردہ کام کرتا رہوں گا اور جب میگنٹ رنگ مل جائے گا تو ہماری واپسی ہو جائے گی۔ اگر تم نے کلاڈیا کو ہلاک کر دیا یا کھل کر ان کے خلاف کام کیا تو پھر حکومت گریٹ لینڈ کنفرم ہو جائے گی کہ ہم یہاں اس مشن کے تحت آئے ہیں اور پھر گریٹ لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان تمام معاہدے ختم کر دیئے جائیں گے اور اس طرح پاکیشیا کو بین الاقوامی اور معاشی سطح پر ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ تو معلوم کرنا ہی پڑے گا کہ یہ میگنٹ رنگ ہے کہاں"...... خاور نے کہا۔

"وہ میں نے معلوم کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب چونک پڑے۔

"کب کس طرح"...... سب نے ہی بیک زبان ہو کر پوچھا۔

"لارڈ ڈیمبرے کے روپ میں ڈیفنس سیکرٹری کے پاس جانے کا یہی مطلب تھا اور میں نے اشارتاً معلومات حاصل کر لی ہیں۔ میگنٹ رنگ پہلے ڈیفنس منسٹری کے کسی سٹور میں رکھا گیا تھا پھر پوائزن کے چیف جیگال کے کہنے پر اسے دوبارہ پوائزن کی تحویل میں دے دیا گیا اور اب یہ پوائزن کے کسی خصوصی سٹور میں موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اس جیگال کو اغوا کر کے اس سے آسانی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... خاور نے کہا۔

"نہیں بات پھر وہیں آجائے گی میں چاہتا ہوں کہ انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے اور میگنٹ رنگ غائب ہو جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آخر کس طرح یہ کام ہوگا۔ تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صرف تفریح۔ کوئی پلاننگ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا میگنٹ رنگ جادو کے تحت خود بخود تمہارے پاس پہنچ جائے گا"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے کہا۔

"تم تفریح کرنے آئے ہو یہاں اور بس تفریح کرو۔ اپنے ذہن پر بوجھ مت ڈالو۔ میں جانوں اور میگنٹ رنگ جانے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب مزید کیا تفریح کرنی ہے ہم نے"...... صفدر نے کہا۔

"آج شام کو گریٹ لینڈ کی مشہور تفریح گاہ ہیون گارڈن چلیں گے۔ میں نے اخبار میں دیکھا ہے آج شام وہاں فینسی ڈریس شو ہو رہا ہے اس لئے آج ہم بھی فینسی ڈریس شو میں حصہ لیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ کیا بنیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قدیم زمانے کا وحشی مرد جو عورت کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اپنی غار میں لے جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"بڑا شوق ہے تمہیں عورت کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے کا نانسنس"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شوق کی بات نہیں ہے۔ موجودہ دور میں عورت کو آزادی ہے کہ وہ چاہے ہاں کرے چاہے ناں کرے۔ پہلے دور میں ایسا نہیں ہوتا تھا جو عورت ناں کرتی تھی اسے مرد اسی طرح بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جاتے تھے اب تو ساری عمر منتوں میں گزر جاتی ہے اور نتیجہ پھر

وہی ڈھاک کے تین پات چوتھا پات نکلتا ہی نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس روپ میں تو ایک عورت بھی ہونی چاہئے جسے آپ بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جائیں"...... خاور نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"ابھی شکر ہے کہ عورتیں گنجی نہیں ہوا کرتیں۔ ان کے سروں پر بال بہرحال موجود رہتے ہیں چاہے فیشن کے مطابق کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ کرا لئے جائیں اس لئے وہاں جس کے بال پسند آئیں گے پکڑ لوں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تو وہاں غار بھی ہونی چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"غاروں کی بجائے آج کل ہٹس بنائے جاتے ہیں۔ مقصد ایک ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر تم نے کسی عورت کے ساتھ ایسا سلوک کیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی سمجھے"...... جولیا نے کہا۔

"اب کیا کروں۔ کوئی عورت اس کے بغیر میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اپنی شکل دیکھی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھے اپنی شکل دیکھنے کا موقع مل جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تم نے کبھی آئینہ نہیں دیکھا"...... جولیا نے عمران

کی بات کا مطلب نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"کسی اور کے چہرے سے نظریں ہٹیں گی تو اپنا چہرہ دیکھوں گا"...... عمران نے اس بار وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ سامنے کی طرف کر دیا اور کار دبے دبے قہقہوں سے گونج اٹھی۔

کلاڈیا زخمی شیرنی کی طرح کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے اور بے بسی کی شدت سے بری طرح مسخ نظر آرہا تھا آنکھوں سے شعلے سے نکلتے دکھائی دے رہے تھے۔

"میں اسے گولی مار دوں گی میں اسے کچا چبا جاؤں گی"...... وہ ٹہلنے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑبڑا رہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کلاڈیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کلاڈیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سپیشل فون پر کال کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کلاڈیا نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخا اور دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی دروازہ کھول کر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے کمرے میں پہنچی اس نے سوئچ پینل کے نیچے موجود بٹن دبا کر دیواروں پر مخصوص دھات کی

چادریں گرائیں اور پھر کمرے کے ایک کونے میں جا کر فرش پر پیر مارا تو دوسرے کونے میں کٹاک کی آواز سے مشین باہر نکل آئی اور کلاڈیا مڑ کر اس مشین کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اور اس نے مشین پر موجود مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر چیف جیگال کا چہرہ نظر آنے لگا۔

"ہیلو"...... چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سرد اور بدستور بگڑا ہوا سا تھا۔

"تم ناکام رہی ہو۔ کیا ہوا تھا وہاں"...... چیف نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"چیف میری تو ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہوا تھا۔ تمام پلان تیار ہو چکا تھا۔ عمران عین اسی تنے کے نیچے بیٹھا ہوا تھا جس کو اس کام کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ بس لنچ شروع ہونے والا تھا اور پروگرام یہی تھا کہ عین لنچ کے دوران ایک سدھایا ہوا بھاری بندر اچانک اس تنے پر آئے گا اور تنا ٹوٹ کر عمران کے سر پر پڑے گا اور عمران کی کھوپڑی پچک جائے گی اس طرح بندر کی وہاں آمد اتفاقیہ سمجھی جائے گی کہ وہ بھوکا تھا اس لئے کھانا دیکھ کر وہاں آگیا تھا کہ اچانک عمران نے کوئی مذہبی جواز بنا کر لارڈ آسٹن سے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت

دوسری طرف بیٹھنا چاہتا ہے۔ چونکہ لارڈ آسٹن کو کسی بات کا علم نہ
تھا اور آپ جانتے ہیں کہ لارڈ آسٹن مہمانوں کا کس قدر خیال رکھتے ہیں
اس لئے انہوں نے فوراً ہی بات مان لی اور پھر وہ اس کرسی پر آکر بیٹھ
گئے جہاں عمران بیٹھا تھا اور مجھے بھی مجبوراً ان کے ساتھ بیٹھنا پڑا ظاہر
ہے اب پلان کامیاب نہ ہو سکتا تھا اور اگر ہوتا تو عمران کی بجائے لارڈ
آسٹن ہلاک ہو جاتے اس لئے مجبوراً مجھے اس آدمی کو جا کر منع کرنا پڑا
جس نے سدھایا ہوا بندر وہاں بھیجنا تھا اس طرح یہ شاندار پلان عین
آخری لمحات میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا اور عمران اور اس کے ساتھی لنچ
کھا کر واپس چلے گئے"...... کلاڈیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو تمہارے پلان کا پہلے سے علم ہو گیا
تھا ورنہ وہ عین آخری لمحات میں اس طرح جگہ نہ بدلتا"...... چیف نے
کہا۔

"نہیں باس میں نے محسوس کیا ہے کہ اسے اس پلان کا علم نہ تھا۔
اس نے کوئی ایسی بات یا حرکت نہیں کی نہ پہلے اور نہ بعد میں شاید
اس کی قسمت اچھی تھی یا ابھی اس نے چند سانس لینے تھے لیکن اب
بہر حال میں اسے کسی قیمت پر نہ چھوڑوں گی اب میں اسے جہاں بھی وہ
نظر آیا گولی سے اڑا دوں گی۔ میرے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں
جیسے ہی مجھے اس کی کسی ٹھیک مقام پر موجودگی کی اطلاع ملی وہ دوسرا
سانس نہ لے سکے گا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"تم نے اپنے پہلے بہترین پلان کا حشر دیکھ لیا۔ اب بھی تم یہ سمجھتی

ہو کہ عمران تمہارے ہاتھوں آسانی سے مارا جائے گا نہیں کلاڈیا اب
تمہیں اور ہمیں اپنی پلاننگ بدلنی پڑے گی۔ وہ بدروح ہے۔ اس طرح
نہیں مارا جائے گا جس طرح تم سمجھ رہی ہو"...... چیف نے سرد لہجے
میں کہا۔

"کیا مطلب چیف کیا آپ اسے ہلاک نہیں کرانا چاہتے"...... کلاڈیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے ہلاک کرانا چاہتا ہوں لیکن اس طرح نہیں جس طرح
تم سمجھ رہی ہو۔ تم ایسا کرو کہ اس کے ساتھ دوستی کرو۔ یہ اور بات
ہے کہ عمران عورتوں کے معاملے میں پتھر دل واقع ہوا ہے لیکن بظاہر
وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ اس کی عادت ہے کہ وہ عورتوں کے جذبات سے
کھیلتا رہتا ہے۔ تم اس کے ساتھ دوستی کرو گی تو وہ بھی باتوں کی حد
تک تمہارے ساتھ دوستانہ رویہ ہی رکھے گا۔ تم اسے کسی اکیلی جگہ پر
لے جاؤ اور پھر اس کے جسم میں ماسٹر زوم اتار دو۔ اس کے بعد اطمینان
سے بیٹھ کر اس کی نگرانی کرتی رہو۔ اس طرح وہ جو کچھ بھی کرے گا جو
کچھ بھی بولے گا اس کا علم تمہیں ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا۔ وہ اگر میگنٹ
رنگ تک پہنچ جائے تو وہاں اسے گھیر کر ہلاک کر دینا وہاں وہ آسانی
سے مارا جا سکے گا اور اگر وہ وہاں تک نہ پہنچ سکے تو پھر تمہیں بھی کچھ
کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ اوہ چیف آپ نے واقعی بہترین تجویز دی ہے تھینک یو چیف۔
آپ واقعی ٹھنڈے ذہن کے مالک ہیں۔ یہ واقعی بہترین ترکیب ہے"۔

کلاڈیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں ماسٹر زوم کے باوجود دھوکا دے جائے اور اسے ماسٹر زوم کا پتہ بھی نہیں چلنا چاہئے پھر ہی تمہاری کامیابی ہے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف میں نے ایسے بے شمار کھیل کھیلے ہوئے ہیں لیکن چیف اگر عمران کے دوسرے ساتھیوں نے کام کر دیا پھر"...... کلاڈیا نے کہا۔

"مین آدمی عمران ہے اس کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرے گا اور اگر وہ کسی کو یہ کام کرنے کا کہے گا تب بھی تمہیں معلوم تو ہو ہی جائے گا۔ ماسٹر زوم کی وجہ سے اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اور اس کی ایک ایک حرکت چاہے وہ گریٹ لینڈ میں جہاں بھی ہو۔ تم تک پہنچتی رہے گی۔ اگر تم چاہو تو اس کی فلم بھی روزانہ شام کو بیٹھ کر چیک کر لیا کرنا۔ اس طرح تمہیں پابند ہو کر بھی نہیں بیٹھنا پڑے گا"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف ایسا ہی ہوگا۔ بے حد شکریہ"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی اور جلتے بجھتے بلب بھی بجھ گئے اور کلاڈیا نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کی اور پھر اٹھ کر وہ کمرے کے اس کونے میں پہنچ گئی جہاں اس نے فرش پر پیر مار کر مشین کو فرش سے

باہر نکالا تھا وہاں اس نے دوبارہ فرش پر پیر مارا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مشین دوبارہ فرش میں غائب ہو گئی اور کلاڈیا نے آگے بڑھ کر سوئچ پینل کے نیچے موجود بٹن کو پریس کیا تو دیواروں پر آجانے والی خصوصی دھات کی چادریں سرر کی تیز آواز کے ساتھ چھت میں غائب ہو گئیں اور کلاڈیا سیڑھیاں چڑھ کر اسی کمرے میں آ گئی جہاں وہ پہلے موجود تھی۔ اس بار اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اب وہ اطمینان سے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں اس عمران کو ایسے الو بناؤں گی کہ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکے گا"...... کلاڈیا نے اس بار مسکراتے ہوئے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کلاڈیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کلاڈیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں مادام"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے عمران کے متعلق کہاں ہے وہ"...... کلاڈیا نے کہا۔

"مادام وہ ہیون گارڈن میں اپنے ساتھیوں سمیت بیٹھا ہوا ہے وہاں آج فینسی ڈریس شو ہے اور یہ لوگ بھی فینسی ڈریس میں ملبوس ہیں"...... ہیری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ عمران کس ڈریس میں ہے"...... کلاڈیا نے چونک کر

پوچھا۔

" مادام وہ قدیم دور کا وحشی بنا ہوا ہے۔ اس نے جسم پر کھال نما لباس پہنا ہوا ہے۔ سر پر ایسی ٹوپی ہے کہ جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بال الجھے ہوئے اور وحشیوں جیسے ہیں۔ اس کے پاس قدیم دور جیسا ایک بڑا سا پتھر کا گرز بھی ہے ویسے وہ اپنے اصل چہرے میں ہے"...... ہیری نے جواب دیا۔

" اچھا دلچسپ ڈریس ہے۔ اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" اس کے ساتھیوں نے ڈریس تبدیل نہیں کیا مادام وہ اصل شکلوں اور عام لباس میں ہیں۔ صرف عمران نے ڈریس تبدیل کیا ہے"...... ہیری نے جواب دیا۔

" او کے تم وہیں رہو میں وہیں خود آ رہی ہوں۔ تم نے عمران کا خیال رکھنا ہے۔ مین پارکنگ میں تم سے ملاقات ہو گی پھر مجھے تفصیل بتانا"...... کلاڈیا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھالیا۔ ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کلاڈیا بول رہی ہوں۔ ماسٹر زوم اور اس کا انجیکٹر لے کر ہیون گارڈن کی پارکنگ میں جاؤ ہیری وہاں موجود ہو گا اسے یہ دے کر واپس

چلے جاؤ"...... کلاڈیا نے کہا۔

" یس مادام حکم کی تعمیل ہو گی"...... انتھونی نے جواب دیا اور کلاڈیا نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لارنس بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

" شارٹ ٹرم پن انجیکٹر لے کر ہیون گارڈن پہنچو۔ وہاں ہیری پارکنگ میں موجود ہو گا اسے یہ دے کر واپس چلے جانا"...... مادام نے کہا۔

" یس مادام کتنا شارٹ ٹرم چاہیئے مادام"...... لارنس نے پوچھا۔

" صرف پانچ منٹ کا لیکن سپیشل"...... مادام نے کہا۔

" او کے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کلاڈیا نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ہیون گارڈن واقعی ایک شاندار اور وسیع و عریض تفریح گاہ تھی۔ یہ
تفریح گاہ ساحل سمندر پر بنائی گئی تھی اس لئے اس کا ایک حصہ ساحل
سمندر ہی تھا جب کہ ساحل سمندر سے ہٹ کر یہ تفریح گاہ ایکڑوں رقبے
پر پھیلی ہوئی تھی جہاں مصنوعی پہاڑیاں بھی تھیں۔ آبشاریں بھی اور
چشمے بھی۔ دور دور تک وسیع و عریض گھاس کے لان بھی تھے۔ ایک
مصنوعی جنگل بھی تھا اور ایک طرف سفاری پارک جس میں ہر قسم
کے جانور آزادانہ پھرتے رہتے تھے۔ درمیان میں سڑکیں اور راستے تھے۔
ایک شاندار ہوٹل، ایک بڑا ریستوران، ایک طرف ہٹس بنے ہوئے
تھے جو کرایہ پر دیئے جاتے تھے۔ غرضیکہ وہاں ہر قسم کی تفریح کے مواقع
وافر انداز میں موجود تھے اور اس پارک کی ایک اور خصوصیت بھی تھی
جس کی وجہ سے مقامی لوگ اور سیاح یہاں کھنچے چلے آتے تھے کہ یہاں
کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ پارک کے اندر کوئی قانون نہ

تھا۔ نہ بات پر کوئی کسی کو نہ ٹوکتا تھا نہ روکتا تھا۔ البتہ وہاں مسلح
پولیس وافر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی تھی۔ وہاں صرف چند
اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کیا جاتا تھا کہ کسی کی رضامندی کے بغیر
کسی سے بھی چاہے وہ مرد ہو یا عورت کوئی بات نہ منوائی جا سکتی تھی
اور نہ کسی سے کوئی زبردستی کر سکتا تھا وہاں صرف مکمل طور پر عریاں
ہونے سے روکا جاتا تھا۔ باقی وہاں نہ کسی لباس کی قید کی اور نہ کسی
کام کی۔ ہیون گارڈن کی انتظامیہ اکثر سیاحوں کی دلچسپی کے لئے فنکشنز
منعقد کراتی رہتی تھی۔ آج یہاں فینسی ڈریس شو تھا اس لئے آج یہاں
بے شمار لوگ عجیب و غریب حلیوں اور لباسوں میں ادھر ادھر گھومتے
پھرتے نظر آ رہے تھے لیکن بے شمار ایسے بھی تھے جو عام لباسوں میں
تھے۔ ایک طرف انتہائی وسیع و عریض پارکنگ تھی اور شام کے وقت
یہ وسیع و عریض پارکنگ رنگ برنگی اور عجیب و غریب ڈیزائنوں کی
کاروں سے بھر جاتی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے پورا گریٹ لینڈ شام کو یہاں
روز آتا ہو۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود تھا۔ وہ سب
پیدل چلتے ہوئے اس تفریح گاہ میں گھوم رہے تھے۔ عمران کے جسم پر
کھال جیسا قدیم لباس تھا۔ اس نے سر پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس کی
وجہ سے وہ واقعی قدیم دور کا کوئی وحشی نظر آتا تھا۔ اس نے چہرے پر
بھی ایسے نشانات لگائے ہوئے تھے جن کی وجہ سے وہ انتہائی سخت دل
اور سفاک آدمی نظر آتا تھا لیکن تھا وہ اصل چہرے میں۔ اس کے ہاتھ
میں بظاہر پتھر کا بنا ہوا گرز نظر آ رہا تھا جب کہ یہ گرز پتھر کی بجائے

پلاسٹک کا بنا ہوا تھا اس لئے بے حد ہلکا پھلکا سا تھا۔

" یہ لباس اور یہ ہتھیار آپ نے کہاں سے لیا ہے عمران صاحب"...... صدیقی نے پوچھا کیونکہ عمران ان کے یہاں پہنچنے کے بعد اکیلا یہاں پہنچا تھا۔ اس لئے ان کی ملاقات یہیں ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی عام لباس میں تھے۔

"یہاں فینسی ڈریس شو کے لئے ہر قسم کے لباس اور ہتھیار کرائے پر مل جاتے ہیں یہاں یہ بہت بڑا اور کامیاب بزنس ہے۔ صرف اپنا آئیڈیا بتانا پڑتا ہے پھر ہر چیز مہیا کر دی جاتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب آپ نے جس خصوصی مقصد کے لئے یہ ڈریس پہنا ہے۔ کیا کوئی عورت اس مقصد کے لئے تیار ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مجھے یقین ہے کہ کسی نہ کسی خاتون کو یہ لباس پسند آ جائے گا اور وہ اس قدیم دور کی خاتون بننے پر رضا مند ہو جائے گی جسے وحشی بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" ایسا نہیں ہو سکتا۔ کون احمق اس طرح کا کردار ادا کرے گا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ کلاڈیا یہ رول ادا کرنے پر تیار ہو جائے۔ ہونے کو کیا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ اوہ تو آپ کا یہ ٹارگٹ ہے لیکن کلاڈیا یہاں آئے ہی ناں تب"...... صفدر نے کہا۔

" وہ آئے گی۔ تمہیں معلوم نہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے اس لئے لامحالہ میری یہاں اور اس جلیے میں موجودگی کی اطلاع کلاڈیا کو پہنچ جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ مخصوص کردار ادا کرنے پر ہی تیار ہو جائے جب کہ یہاں کے اصول کے مطابق آپ زبردستی کر ہی نہیں سکتے"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

" اگر کوئی خود ہی زبردستی کی دعوت دے دے تو پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" منہ دھو رکھو مجھے خواہ مخواہ تم نے یہ احمقوں جیسا روپ دھارا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مس صالحہ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں سوچ رہی ہوں کاش یہ روپ صفدر دھارتا تو زیادہ اچھا لگتا"...... صالحہ نے جواب دیا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ پتھر میں جونک لگ ہی گئی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

" اگر صفدر یہ روپ دھار لیتا تو کیا تم اس عورت کا کردار ادا کرنے

کے لئے تیار ہو جاؤں گی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں نہیں اس میں آخر ہرج ہی کیا ہے ایک دلچسپ ایونٹ بن جاتا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر عمران نے تو روپ دھار رکھا ہے بنا لو اسے دلچسپ ایونٹ"...... جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر تو پھر بھی لحاظ کر جائے گا عمران صاحب نے تو لحاظ ہی نہیں کرنا۔ جس انداز میں انہوں نے میرے بال پکڑ کر مجھے گھسیٹنا ہے وہ مجھے معلوم ہے"...... صالحہ نے جواب دیا تو جولیا جس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ شاید اس کے دل کو صالحہ کی یہی بات پسند آ گئی تھی کہ عمران اس کا لحاظ نہیں کرے گا۔

"مس جولیا عمران آپ کا لحاظ تو کرے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں کروں گا بھلا وحشی اور لحاظ کرے پھر وہ وحشی تو نہ ہوا"...... عمران نے فوراً ہی کہا اور وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے اسی لمحے ایک مقامی آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے قریب آیا۔

"پرنس۔ ہیری پارکنگ میں موجود ہے۔ کلاڈیا یہیں آ رہی ہے اور دو آدمیوں نے علیحدہ علیحدہ آ کر ہیری کو سامان بھی دیا ہے"۔ اس آدمی نے آہستہ سے سرگوشی کے سے انداز میں کہا تو عمران چونک پڑا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

"کیسا سامان پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیری نے یہاں سے کلاڈیا کو فون پر آپ کی یہاں موجودگی اور حلیے کی رپورٹ کی تو کلاڈیا نے اسے کہا کہ وہ خود یہاں آ رہی ہے ہیری پارکنگ میں اس کا انتظار کرے اور آپ کی نگرانی کرتا رہے وہ پارکنگ میں پہنچ کر رپورٹ لے گی۔ اس کے بعد ہیری پارکنگ میں آ گیا۔ اس کے آدمی البتہ اب بھی آپ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں ہیری کے ساتھ ہی رہا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے ہیری کو ایک چھوٹا سا پیکٹ دیا اور کہا کہ یہ مادام نے بھیجا ہے۔ اس میں ماسٹر زوم اور اس کا انجیکٹر ہے اور یہ کہہ کر چلا گیا تو ہیری نے وہ پیکٹ جیب میں ڈال لیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دوسرا آدمی آیا اس نے بھی ہیری کو ایک چھوٹا سا پیکٹ دیا اور یہ کہا کہ مادام نے بھیجا ہے اس میں سپیشل شارٹ ٹرم پن انجیکٹر ہے اور وہ بھی واپس چلا گیا۔ ابھی ہیری پارکنگ میں موجود ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دینے آیا ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"لیکن اس کے آدمیوں نے تمہیں مجھ سے باتیں کرتے دیکھ لیا ہو گا اس لئے اب تم خود پارکنگ میں نہ جانا"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں پرنس"...... اس آدمی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم باقاعدہ مشن پر کام کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"تم تفریح کے لئے آئے ہو جب کہ میں مشن پر تو آیا ہوں لیکن تفریحی مشن پر"...... عمران نے جواب دیا اور سب مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب یہ ماسٹر زوم اور سپیشل شارٹ ٹرم پن انجیکٹر یہ کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ماسٹر زوم ایک چھوٹا سا آلہ ہوتا ہے جسے انجیکٹر کے ذریعے جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے بہت چھوٹا سا ہے۔ یہ کھال کے اندر چپک جاتا ہے چھوٹا ہونے کے باوجود اس کے اندر باقاعدہ کمپیوٹر نصب ہے جو اس انسان کی گفتگو اور اس کی تصویریں رسیور پر سپلائی کرتا رہتا ہے۔ اس میں سے ایسی ریز نکلتی ہے جو انسان کا احاطہ کیے رکھتی ہیں لیکن نہ ہی یہ نقصان پہنچاتی ہیں نہ نظر آتی ہیں نہ رکاوٹ بنتی ہیں۔ البتہ اگر آدمی سگریٹ پیتا ہو تو اس کے دھوئیں کو یہ کچھ کر لیتی ہیں اس طرح نظر آنے لگ جاتی ہیں اور سپیشل شارٹ ٹرم پن انجیکٹر کا مطلب ہے کہ ایک ایسی پن جس کے سر پر ایسا محلول لگا ہوا ہے جو انسان کو مختصر عرصے کے لئے بے ہوش کر دے اور بس"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کلاڈیا نے اپنا طریقہ کار بدل لیا ہے۔ وہ اب آپ کو بے ہوش کر کے آپ کے جسم میں وہ ماسٹر زوم انجیکٹ کرنا چاہتی ہے تاکہ آپ کی نقل و حرکت اور گفتگو سے باخبر رہے۔ اس طرح آپ مشن مکمل نہ کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن وہ یہ کام کس طرح کرے گی۔ ہم سب جو تمہارے ساتھ ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ وحشی عورت کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی کیونکہ اس طرح میں اسے گھسیٹتا ہوا ہٹ میں لے جاؤں گا اور وہ وہاں مجھے بے ہوش کر کے ماسٹر زوم میرے جسم میں انجیکٹ کر دے گی اس کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذہن میں پہلے سے یہ ساری سچوئیشن موجود تھی اس لئے آپ نے خاص طور پر یہ روپ دھارا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کلاڈیا بہت ذہین ایجنٹ ہے۔ جس انداز میں اس نے لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر میرے خلاف پلاننگ کی ہے وہ واقعی ذہانت کا شاہکار تھی اس لئے مجھے معلوم تھا کہ وہ جلد ہی دوسرا کوئی حملہ کرے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے کیا پلاننگ بنائی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں دوسری پلاننگ ہے۔ میں اسے ہٹ میں لے جا کر اس سے آئی ٹی کے ذریعے اس سٹور کی تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا جس میں میگنٹ رنگ موجود ہے۔ اس طرح اسے معلوم ہی نہ ہوتا اور میرا کام ہو جاتا"...... آخر کار عمران نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ پھر تو تم نے واقعی درست کردار منتخب کیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب جیسے ہی اطلاع ملے کہ کلاڈیا آئی ہے میں کام شروع کر دوں

گا۔ تم نے بس اسے بطور ایونٹ ہی لینا ہے۔ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالنی اور نہ اس کے آدمیوں کو مشکوک ہونے دینا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن اگر اس نے تم پر وار کر دیا پھر"...... جولیا نے چند لمحوں کے بعد پوچھا۔

"کر لے۔ اس طرح وہ زیادہ مطمئن ہو جائے گی اور یہی میں چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کلاڈیا نے کار ہیون گارڈن کی وسیع و عریض پارکنگ میں ایک طرف لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ اس کے جسم پر پتوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ لباس تو کپڑے کا ہی تھا لیکن اس کی ڈیزائننگ ایسی تھی جیسے اس نے پتوں کو اپنے جسم پر رکھ کر جسم کو ڈھانپا ہوا ہے۔ لباس بھی تقریباً نیم عریاں تھا اس کے ساتھ ہی اس کے سر کے بال اس کے عقب میں اور سائیڈوں پر اس کی آدھی پشت تک جا رہے تھے۔ اس نے سر پر ایک خاص قسم کی وگ پہنی ہوئی تھی اور یہ بال اس وگ کا ہی حصہ تھے۔ وگ کو ایک خاص قسم کی گوند سے سر پر اس طرح چپکایا گیا تھا کہ پورا زور لگانے کے باوجود وگ نہ اتر سکتی تھی البتہ جب مخصوص لوشن لگایا جاتا تو وگ آسانی سے اتر آتی۔ لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا سا لگتا تھا۔ اس کی ٹانگیں عریاں تھیں اور پیروں میں اس نے ایسے جوتے پہنے ہوئے تھے جسے دیکھ کر ہی لگتا تھا کہ اس نے پیروں میں بھی پتے باندھ

رکھے ہیں ۔ ابھی وہ کار سے اتر کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ ایک طرف سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب آگیا۔

"آپ تو انتہائی دلچسپ روپ میں ہیں مادام۔ بالکل قدیم زمانے کی وحشی عورت لگ رہی ہیں"...... اس نوجوان نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کلاڈیا کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس تعریف کا شکریہ ہیری میں تمہیں اس تعریف پر کمپنی ضرور دیتی لیکن سوری یہ کمپنی عمران کے لئے مخصوص ہے وہ سامان کہاں ہے جو لارنس اور انتھونی دے گیا ہوگا"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیری نے کوٹ کی جیبوں سے چھوٹے چھوٹے دو پیکٹ نکال کر کلاڈیا کی طرف بڑھا دیئے۔ کلاڈیا نے ایک پیکٹ کھولا اور اس میں سے ایک انگوٹھی نکال لی۔ انگوٹھی پر ایک ابھرا ہوا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔ کلاڈیا نے انگوٹھی انگلی میں ڈال لی اور پھر دوسرا پیکٹ اس نے لباس کے اندر پہنی ہوئی خصوصی قسم کی جیکٹ کی جیب میں ڈالا۔

"عمران کہاں ہے اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں"...... کلاڈیا نے پوچھا۔

"وہ بس ٹہلتے پھر رہے ہیں میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہیں"...... ہیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ جا کر کوئی ہٹ مخصوص کراؤ اور اس کی چابی مجھے لا دو"...... کلاڈیا نے کہا۔

"عمران نے بھی ایک ہٹ مخصوص کرایا ہے مادام"...... ہیری نے کہا۔

"اچھا کون سا ہٹ ہے کیا نمبر ہے"...... کلاڈیا نے چونک کر پوچھا۔

"سیون اے ہٹ ہے ایک طرف باقی ہٹس سے ہٹ کر بنا ہوا ہے اور ساؤنڈ پروف بھی ہے"...... ہیری نے جواب دیا۔

"اچھا اب سنو میں کسی نہ کسی انداز میں عمران کو اس ہٹ میں ساتھ جانے پر مجبور کر دوں گی لیکن تمہارے آدمیوں نے اس کی نگرانی کرنی ہے۔ اگر میری اور عمران کی وہاں موجودگی کے دوران عمران کے ساتھی اس ہٹ میں گھسنا چاہیں تو تمہارے آدمیوں نے انہیں اس انداز میں روکنا ہے کہ انہیں یہ شک نہ ہو کہ انہیں جان بوجھ کر اندر جانے سے روکا جا رہا ہے کوئی بھی ڈرامہ کر لینا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام آپ بے فکر رہیں جب تک آپ نہ چاہیں گی وہاں کوئی مداخلت نہ ہو گی"...... ہیری نے جواب دیا اور کلاڈیا سر ہلاتی ہوئی ہیون گارڈن کے اندرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وسیع و عریض گارڈن میں وہ ادھر ادھر گھومتی رہی اور پھر اس کی نظریں دور موجود عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑ گئیں اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ان کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ راستے میں کئی لوگوں نے اسے کمپنی کے لئے کہا لیکن اس نے انکار کر دیا۔

"ہیلو علی عمران"...... کلاڈیا نے قریب جا کر عمران سے مخاطب ہو

کر کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"ارے واہ اسے کہتے ہیں دل کو دل سے راہ۔ ایک گھنٹے سے یہاں پھر رہا ہوں لیکن اپنا جوڑی نظر نہ آ رہا تھا۔ اب جوڑا مکمل ہوا"۔ عمران نے کلاڈیا کو دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے حیرت ہے کہ تم نے بھی وہی روپ دھارا ہے جو میرا ہے۔ کمال ہے۔ مجھے دراصل یہ روپ بے حد پسند ہے میں تو جب بھی کسی فینسی ڈریس شو میں جاتی ہوں تو یہی روپ دھار لیتی ہوں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ عمران کی ساتھی عورت جولیا کا چہرہ اسے دیکھ کر بگڑ سا گیا تھا لیکن ظاہر ہے اسے اس کی کیا پرواہ تھی۔

"تو پھر ہو جائے دلچسپ ایونٹ"...... عمران نے کہا تو کلاڈیا چونک پڑی۔

"کیسا ایونٹ"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قدیم زمانے کی عکاسی کرتی ہوئی وہ تصویر تو تم نے بھی دیکھی ہو گی جس میں غاروں کے زمانے کا رہنے والا وحشی ایک عورت کو بالوں سے پکڑے گھسیٹتا ہوا غار میں لے جا رہا ہوتا ہے۔ کیا خیال ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلاڈیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں گھسیٹنے کی ضرورت تو تب پڑے جب میں ساتھ جانے سے انکار کروں۔ میں ویسے تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہاں

غار تو ہے ہی نہیں پھر"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ایک ہٹ میں نے اور میرے ساتھیوں نے ریسٹ کرنے کے لئے بک کرایا ہوا ہے۔ اسی ہٹ کو جدید غار سمجھ لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں چلو لیکن ایک بات ہے مجھے یقین ہے کہ تمہارے ساتھی ناراض ہوں گے لیکن میں تمہارے ساتھ اکیلے جانا چاہتی ہوں"...... کلاڈیا نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس کلاڈیا ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ دونوں اپنی مرضی کے مالک ہیں جو چاہیں کریں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح تو ایونٹ نہیں بنے گا اور نہ کوئی تفریح ہو گی جب تک ڈرامہ مکمل نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح مجھے تو بے حد تکلیف ہو گی"...... کلاڈیا نے کہا۔

"میں اب اتنا بھی سفاک نہیں ہوں کہ تمہیں یہاں سے گھسیٹتا ہوا ہٹ تک لے جاؤں یہ ڈرامہ ہٹ سے تھوڑے سے فاصلے پر بھی ہو سکتا ہے لیکن تمہیں اداکاری کرنی ہو گی۔ تمہیں چیخنا ہو گا۔ چلانا ہو گا اور ہٹ تک جانے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کرنا ہو گا تب ہی لطف آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو یہ بھی تفریح ہی سہی۔ لیکن یہ بتا دوں کہ جیسے ہی میں نے اداکاری کی پولیس نے مجھے روک لینا ہے کیونکہ یہاں کوئی

کسی سے زبردستی نہیں کر سکتا"..... کلاڈیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم جیسے باقاعدہ اس ایونٹ کا اعلان کر دیں گے پھر تو پولیس کچھ نہیں کہے گی"..... عمران نے کہا۔

"ہاں پھر ٹھیک ہے چلو پھر کہاں ہے وہ ہٹ"..... کلاڈیا نے کہا اور وہ سب اس طرف کو چل پڑے جدھر ہٹس بنے ہوئے تھے۔

"وہ دیکھو سامنے ایک طرف ہٹ کر بنا ہوا سیون اے ہٹ ہے ہم نے بک کرایا ہے"..... عمران نے ایک طرف ہٹ کر بنے ہوئے ہٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر یہاں سے ڈرامہ شروع کرتے ہیں یہاں بھی خاصے لوگ ہیں"..... کلاڈیا نے کہا۔

"تم آؤ پھر میرے ساتھ کھڑی ہو جاؤ"..... عمران نے کہا اور کلاڈیا آگے بڑھ کر اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ جب کہ عمران کے باقی ساتھی پیچھے ہٹ گئے۔

"خواتین و حضرات متوجہ ہوں۔ ہم آپ کے سامنے فینسی ڈریس شو کا ایک دلچسپ ایونٹ پیش کرنا چاہتے ہیں"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو ادھر ادھر موجود عورتیں اور مرد عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ٹھہرو اس طرح نہیں۔ میں پولیس والے سے بیٹری والا مائیک لے آتی ہوں"..... کلاڈیا نے کہا اور ایک طرف رک کر کھڑے پولیس والے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے پولیس والے کے قریب جا کر کوئی

بات کی تو پولیس والا بے اختیار ہنس دیا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کو بڑھ گیا اور کلاڈیا واپس آ کر عمران کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"ابھی مائیک آ جاتا ہے"..... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خواتین و حضرات یہاں آپ کے سامنے قدیم دور کے ایک منظر کی جھلک پیش کی جائے گی جب مرد کسی عورت کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا غار میں لے جاتا ہے چونکہ یہاں غار نہیں ہے اس لئے آپ ہٹ کو غار سمجھ لیں"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو لوگ ہنس پڑے۔

"بہت اچھا ایونٹ ہے ضرور کریں"..... چند نوجوانوں نے اونچی آواز میں کہا اسی لمحے ایک پولیس آفیسر تیزی سے ان کے قریب آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیٹری سے چلنے والا مائیک تھا۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"..... پولیس آفیسر نے عمران اور کلاڈیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم ایک دلچسپ ایونٹ پیش کرنا چاہتے ہیں"..... عمران نے کہا اور پھر اس کی تفصیل بتا دی۔

"کیا آپ اس پر رضامند ہیں مس"..... پولیس آفیسر نے کہا۔

"ظاہر ہے یہ ایک ڈرامہ ہی تو ہے"..... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ لیجئے مائیک"۔ پولیس

آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے مائیک لے کر آن کیا اور پھر ایونٹ کا اعلان شروع کر دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں لوگوں کے ٹھٹ لگ گئے۔ کیمرہ مین بھی پہنچ گئے اور پھر اچانک ایک ٹی وی چینل کے لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔

"ہم اس دلچسپ ایونٹ کی فلم بنانا چاہتے ہیں کیا آپ اس کی اجازت دیں گے"...... ایک عورت نے آ کر کہا۔

"جو مرضی آئے کرو یہ تو ہے ہی تفریح"...... عمران نے کہا اور کلاڈیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"خواتین و حضرات اب دیکھئے قدیم دور کا منظر"...... عمران نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مائیک اس نے ساتھ کھڑے پولیس آفیسر کو دے دیا اور زمین پر رکھا ہوا اپنا مصنوعی پتھر کا بنا ہوا گرز نما ہتھیار اٹھا لیا۔

"مس کلاڈیا آپ بھاگ کر آگے جائیں گی اور میں آپ کو پکڑوں گا اور پھر آپ کو اس ہٹ کی طرف بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے جاؤں گا۔ اب باقی اداکاری آپ نے کرنی ہے کیا آپ تیار ہیں"...... عمران نے کلاڈیا سے کہا۔

"بالکل تیار ہوں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسے بھی یہ ایونٹ اس وقت انتہائی دلچسپ لگ رہا تھا۔

"او کے ۔ ون ٹو تھری"...... عمران نے کہا تو کلاڈیا چیختی ہوئی لوگوں کی طرف بھاگ پڑی۔

"بچاؤ بچاؤ"...... کلاڈیا بری طرح چیخ رہی تھی۔ عمران اس کے پیچھے

بھاگا اور اس نے کلاڈیا کو دھکا دے کر نیچے گرایا اور پھر اس کے بال پکڑ لئے۔ کلاڈیا چونکہ پہلے سے انتظام کر آئی تھی اس لئے اسے کوئی تکلیف نہ ہو رہی تھی۔

"کہاں جاؤ گی مجھ سے بچ کر تم ایک حقیر سی عورت ہو اور میں قبیلے کا سردار ہوں"...... عمران نے بڑے وحشیانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کلاڈیا کو ہٹ کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔ اب کلاڈیا نے اداکاری شروع کر دی۔ زمین پر گھسیٹے جانے کی وجہ سے اسے تکلیف تو ہو رہی تھی لیکن اتنی نہیں جتنی وہ ظاہر کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ چیخ بھی رہی تھی رو بھی رہی تھی اور مدد کے لئے بھی پکار رہی تھی لیکن لوگ الٹا ہنس رہے تھے اور قہقہے لگا رہے تھے۔ چونکہ فاصلہ بے حد کم تھا اس لئے چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں ہٹ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ عمران نے ہاتھ مار کر دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی کلاڈیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی پتنگ کی طرح یکلخت ہوا میں اڑنے لگا ہو۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی سی چھا گئی اور اس کے تمام احساسات تاریکی کی دبیز تہہ میں جیسے دفن ہو کر رہ گئے۔

عمران کلاڈیا کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اور وحشیانہ انداز میں
ہاتھ میں موجود پتھر کا گرز لہراتا اور قہقہے لگاتا ہوا ہٹ کی طرف بڑھا چلا
جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔ کلاڈیا چیخ رہی
تھی رو رہی تھی اور اپنے آپ کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن
ظاہر ہے یہ سب طے شدہ ڈرامہ تھا اس لئے تھوڑا سا فاصلہ جلد ہی طے
ہو گیا۔ ہٹ کا دروازہ چونکہ پہلے سے کھلا ہوا تھا اس لئے عمران کے ہاتھ
مارنے پر دروازہ کھل گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے اس ہاتھ
کو جس میں اس نے کلاڈیا کے بال پکڑے ہوئے تھے زوردار جھٹکا دیا تو
کلاڈیا کا ہلکا پھلکا جسم ہوا میں اٹھا اور عمران نے ہاتھ کو مخصوص انداز
میں جھٹکا دے کر کلاڈیا کو کمرے کے اندر اچھال دیا اور پھر اس نے
دروازے پر کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ لہرا کر ایونٹ
کے اختتام کا اعلان کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوا

اور اس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور اس کے
ساتھ ہی وہ کلاڈیا کی طرف بڑھا جس کا چہرہ تیزی سے سیاہ پڑتا چلا جا رہا
تھا اور اس کا سانس رک رک کر اور جھٹکے لے لے کر آ رہا تھا۔ عمران
نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھ کر اس
کے سر کو مخصوص جھٹکے سے گھمایا تو کلاڈیا نے بے اختیار لمبے لمبے
سانس لینے شروع کر دیئے اس کا تیزی سے سیاہ پڑتا ہوا چہرہ نارمل ہونے
لگ گیا۔ عمران نے کلاڈیا کو بازو سے پکڑا اور دبیز قالین پر گھسیٹتا ہوا
دیوار کے ساتھ لے جا کر اس نے اسے کونے میں اس طرح بٹھا دیا کہ
بے ہوش ہونے کے باوجود اس کا جسم نیچے نہ گر سکتا تھا۔ عمران نے
سب سے پہلے اس کے لباس میں سے ماسٹر زوم کا پیکٹ باہر نکالا اور پھر
جلدی سے اسے کھول کر اس میں سے ماسٹر زوم نکالا اور پھر اپنے ناخن کو
جھٹکا دے کر ذرا سا باہر نکالا اور ماسٹر زوم کے پیچھے موجود باریک سی
لائن میں فولادی ناخن رکھ کر اس نے اسے آہستہ سے دائیں طرف کو
گھمایا اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے ماسٹر زوم کو واپس پیکٹ
میں ڈالا اور پیکٹ بند کر کے اس نے واپس اسی جگہ پہنچا دیا جہاں وہ پہلے
موجود تھا۔ پھر وہ کلاڈیا کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں
سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی کلاڈیا کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور غور سے
کلاڈیا کے چہرے کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد کلاڈیا کی آنکھیں ایک جھٹکے
سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی لیکن

ابھی اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذہنی طاقت کو مجتمع کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کا رابطہ کلاڈیا کے ذہن سے ہو چکا تھا۔ کلاڈیا کا ذہن خاصا طاقتور تھا لیکن چونکہ اس وقت وہ نیم شعوری کیفیت میں تھی اس لئے عمران اس کے ذہن کو آئی ٹی کے مخصوص عمل کے ذریعے قابو میں کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔

"میگنٹ رنگ جس سٹور میں موجود ہے اس کی پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے منہ سے کوئی لفظ نکالے بغیر صرف ذہنی لہروں کی مدد سے کلاڈیا کو حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی اسے جوابی لہریں ملنا شروع ہو گئیں۔ کلاڈیا بھی ذہنی لہروں کی مدد سے اسے تفصیل بتا رہی تھی جسے عمران کا ذہن پوری طرح سمجھ رہا تھا جب کہ دونوں کی زبانیں خاموش تھیں اور وہ صرف ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے مختلف سوالات کر کے اپنے مطلب کی پوری تفصیل معلوم کر لی اور پھر اس نے کلاڈیا کا اپنے متعلق منصوبہ معلوم کیا۔ کلاڈیا کا جواب وہی تھا کہ وہ اسے بے ہوش کر کے اس کے جسم میں ماسٹر زوم انجیکٹ کر کے رسیور پر عمران کی گفتگو اور نقل وحرکت ٹیپ کرے گی اور پھر روزانہ شام کو اسے چیک کرے گی اور اگر عمران نے میگنٹ رنگ حاصل کرنے کی کوشش کی تو اسے گھیر کر ہلاک کر دیا جائے گا ورنہ وہ خاموش رہے گی۔

"ماسٹر زوم کی رسیونگ دیکھنے اور سنتے ہوئے جیسے ہی میرے منہ

سے آف کا لفظ نکلے گا تمہارا ذہن اس کے بعد کوئی رسیونگ نہ دیکھے گا اور نہ سنے گا اور جب میرے منہ سے آن نکلے گا تو تمہارا ذہن رسیونگ دیکھنا اور سننا شروع کر دے گا۔ آف اور آن کا درمیانی وقفہ تمہارے ذہن میں نہیں رہے گا اور نہ اس کا احساس کرے گا"...... عمران نے آئی ٹی کی مدد سے کلاڈیا کے ذہن کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"میں ایسے ہی کروں گی"...... کلاڈیا کے ذہن نے جواب دیا۔

"اب جب میں آن کہوں گا تو تمہارا شعور بیدار ہو جائے گا لیکن اس کمرے میں داخل ہونے سے شعور بیدار ہونے تک تمہیں شعوری طور پر کچھ یاد نہیں رہے گا اور نہ کوئی وقفہ محسوس ہو گا"...... عمران نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا اور کلاڈیا نے جب اسے تسلیم کر لیا تو عمران نے اپنی نظریں ایک جھٹکے سے ہٹا لیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور ذہن پر بے پناہ دباؤ سا محسوس ہو رہا تھا کیونکہ آئی ٹی کا عمل آنکھوں اور ذہن دونوں پر بے پناہ دباؤ ڈالتا تھا۔ وہ چند لمحے لمبے لمبے سانس لے کر اپنے آپ کو نارمل کرتا رہا پھر اس نے کلاڈیا کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر دروازے کے قریب دبیز قالین پر اس طرح لٹا دیا جیسے وہ اچھل کر اندر آ گری ہو۔

"آن"...... عمران نے جھک کر اس کے منہ کے قریب قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا تو کلاڈیا کی ساکت آنکھیں ایک جھٹکے سے جھپکنے لگیں۔

"کیا ہوا کلاڈیا۔ کیا ہوا تمہیں اوہ اوہ ویری سیڈ تمہیں چوٹ تو نہیں

آئی مین نے تو صرف اس ایونٹ میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے تمہیں اندر اچھالا تھا"...... عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو کلاڈیا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں شاید بے ہوش ہو گئی تھی"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بے ہوش تو نہیں ہوئیں لیکن تم حرکت بھی نہیں کر رہی تھیں کیا ہوا تھا تمہیں"...... عمران نے اسی طرح تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے جب جھٹکا دیا تو میں اچھل کر اندر آگری اور میرا ذہن چند لمحوں کے لئے تاریک ہو گیا تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے"...... کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کو جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ عمران کی ٹانگ سے ٹکرایا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ٹانگ پر کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا پھر جس طرح تاریکی میں روشنی کی کرنیں چمکتی ہیں اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشنی کی کرنیں چمکیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا۔

"ارے ارے یہ کیا ہو رہا ہے تمہاری طرح میرا ذہن بھی ایک لمحے کے لئے تاریک ہو گیا تھا"...... عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ظاہر ہے بے ہوش ہونے کی وجہ سے وہ قالین پر گر گیا تھا۔

"میرا خیال ہے یہاں حبس ہے۔ چلو باہر چلیں لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کلاڈیا اس کے جسم میں ماسٹر زوم انجیکٹ کر چکی ہے اور چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر اکٹھے ہی باہر آگئے۔ چونکہ عمران کی کارروائی میں صرف چند منٹ لگے تھے اور ظاہر ہے کلاڈیا نے عمران کے ساتھ جو کارروائی کی تھی اس میں بھی چند منٹ ہی خرچ ہوئے تھے اس لئے باہر لوگوں کا ہجوم ویسے ہی موجود تھا۔ وہ لوگ شاید عمران اور کلاڈیا کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی عمران اور کلاڈیا باہر آئے ہجوم نے بے اختیار تالیاں بجا بجا کر انہیں داد دینی شروع کر دی۔

"مسٹر آپ کا نام"...... ٹی وی رپورٹر نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران کے منہ کے ساتھ مائیک لگاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کیا مطلب کیا آپ سائنس میں ڈاکٹر ہیں"...... رپورٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی سائنس اس قدر بیمار نہیں ہوئی کہ اسے ڈاکٹر کی ضرورت پڑ جائے"...... عمران نے جواب دیا تو ارد گرد موجود سب افراد اس کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کہاں کے باشندے ہیں"...... رپورٹر نے مسکراتے ہوئے

پوچھا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ دونوں کچھ دیر اندر رہے کیا کرتے رہے"...... رپورٹر نے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چونکہ اداکاری دروازے پر ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی قدیم دور کا وحشی دوبارہ متمدن اور مہذب دنیا کا فرد بن گیا تھا اس لئے مس کلاڈیا سے ہاتھ جوڑ کر معافیاں مانگتا رہا ہوں۔ آخر مہذب دنیا کے مرد یہی کام تو کرتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"کیا آپ چاہیں گے کہ آپ کسی ٹائم مشین کے ذریعے واپس قدیم دور میں پہنچ جائیں"...... رپورٹر نے پوچھا وہ واقعی بے حد تربیت یافتہ رپورٹر تھا۔

"توبہ کرو مجھے کیا ضرورت ہے قدیم دور میں پہنچ کر عورتوں کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے کی جب کہ مہذب دور میں عورت خود ہنسی خوشی ساتھ چل پڑتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو فضا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"آپ کے ذہن میں یہ دلچسپ ایونٹ کیسے آگیا"...... رپورٹر نے پوچھا۔

"میں نے ویسے ہی فینسی ڈریس شو کے لئے یہ روپ دھارا تھا لیکن پھر اچانک مس کلاڈیا سے ملاقات ہو گئی یہ بھی قدیم دور کی عورت کے

روپ میں تھیں چنانچہ ہم دونوں نے مل کر یہ دلچسپ ایونٹ سوچ لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا نام کلاڈیا ہے"...... رپورٹر اب عمران کو چھوڑ کر ساتھ کھڑی مسکراتی کلاڈیا سے مخاطب ہو گیا اس نے مائیک اس کے منہ کے قریب کر دیا تھا۔

"ہاں میرا نام کلاڈیا ہے اور میں کلاڈیا کارپوریشن کی مینجنگ ڈائریکٹر ہوں۔ عمران صاحب سے پہلے رائل ہوٹل کے فنکشن میں ملاقات ہوئی تھی جہاں عمران صاحب نے نشانہ بازی کا انتہائی حیرت انگیز مقابلہ جیتا تھا۔ مجھے بھی فینسی ڈریس شو میں شریک ہونے اور قدیم دور کی عورت کا روپ دھارنے کا شوق ہے۔ چنانچہ اس روپ میں جب میں یہاں آئی تو عمران صاحب سے ملاقات ہو گئی اور پھر ہم نے یہ دلچسپ ایونٹ سوچ لیا"...... کلاڈیا نے خود ہی ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو جب بالوں سے پکڑ کر کھینچا گیا تھا تو آپ کو تکلیف محسوس نہیں ہوئی تھی"...... رپورٹر نے پوچھا۔

"ہوئی تھی لیکن ظاہر ہے دلچسپ تفریح کے لئے معمولی سی تکلیف تو بہرحال برداشت کرنی ہی پڑتی ہے"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی بہترین اداکاری کی ہے کیا آپ اداکارہ بھی ہیں"...... رپورٹر نے پوچھا۔

"نہیں میں نے پہلے کبھی اداکاری نہیں کی"...... کلاڈیا نے جواب دیا اور رپورٹر نے تھینک یو کہا اور مائیک بند کر دیا۔

"اب بتاؤ کہ اتنی دیر اس کلاڈیا کے ساتھ اندر ہٹ میں کیا کرتے رہے ہو"...... ہیون گارڈن سے واپس رہائش گاہ پہنچتے ہی جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بتایا تو ہے کلاڈیا سے معافیاں مانگتا رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا آپ کو تو معلوم ہے کہ"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک منٹ صفدر میں بتاتا ہوں"...... عمران نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران یہاں پہنچنے کے بعد لباس تبدیل کر چکا تھا اور وہ سب اس وقت سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے جب کہ نعمانی اور خاور دونوں چائے تیار کرنے کے لئے کچن گئے ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے یہاں کوئی ملازم نہ رکھا ہوا تھا اور وہ سارا کام خود ہی مل جل کر کرتے تھے تا کہ تفریح کا صحیح لطف اٹھا سکیں۔

"آف"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں اب بولو صفدر تم کیا کہہ رہے تھے"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب یہ آف سے کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرے جسم میں موجود ماسٹر زوم کی ریکارڈنگ اب کلاڈیا کا ذہن قبول نہیں کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ کلاڈیا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ کیا اس نے تمہیں بے ہوش کر دیا تھا"...... جولیا نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب شکار خود ہی شکار ہونے کے لئے تیار ہو تو شکاری کو اسے شکار کرنے میں کیا تکلیف ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ مخصوص لفظ کہنے سے کیسے کلاڈیا کا ذہن آف ہو جائے گا کیا آپ نے اس کے ذہن کو کنٹرول کر لیا تھا"۔ صفدر

نے کہا۔

"ہاں میں نے پہلے آئی ٹی کے مخصوص عمل سے کلاڈیا کے ذہن کو کور کیا اور اسے سجیشن دی۔ اس کے بعد اس نے اپنی کارروائی کی اس طرح اب ہم دونوں ہی اپنی اپنی جگہ مطمئن ہیں اور اس ڈرامے کا مقصد بھی یہی تھا جو ظاہر ہے پورا ہو گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ ماسٹر زوم انجیکٹ کرانے کی کیا ضرورت تھی۔ جب تمہیں اس کا پہلے سے علم ہو گیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اس طرح وہ مطمئن رہے گی اور پھر میں چاہتا ہوں کہ مشن اس طرح مکمل ہو کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"مشن کیسے مکمل ہو گا۔ کیا تم نے اس سے مشن کی تفصیلات معلوم کر لی ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"پوچھا تھا اسے معلوم ہی نہیں کہ میگنٹ رنگ کہاں ہے اور نہ ہی وہ سٹور سے واقف ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔ دراصل یہ تفصیلات ٹیم کو نہ بتانا چاہتا تھا ورنہ وہ سب اس سٹور پر دھاوا بولنے کے لئے تیار ہو جاتے عمران ایسا نہیں چاہتا تھا۔

"پھر کیسے مشن مکمل ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں مشن مکمل کرنے نہیں سمجھے اور اب میں چالو ہونے والا لفظ بول رہا ہوں اس کے بعد میں جو بولوں گا

اور جو سنوں گا سب کچھ کلاڈیا تک پہنچ جائے گا اس لئے اب میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں کہ کوئی ایسی بات کسی نے منہ سے نہیں نکالنی جس سے یہ ظاہر ہو کہ میں نے کچھ کہا ہے یا مجھے ماسٹر زوم کا علم ہے یا ہم یہاں مشن مکمل کرنے آئے ہیں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آن"...... عمران نے پہلے کی طرح اونچی آواز میں کہا۔

"اصل میں ہوا یہ کہ میں نے ایونٹ میں حقیقت کا رنگ پیدا کرنے کے لئے کلاڈیا کو جھٹکا دے کر اندر دبیز قالین پر گرایا تو اسے شاید چوٹ آ گئی وہ چند لمحوں تک ساکت پڑی رہی لیکن وہ بے ہوش نہیں ہوئی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے ہلایا جلایا تو وہ ٹھیک ہو گئی اور پھر اندر شاید حبس تھا کہ اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری ٹانگ پر کسی کیڑے نے ڈنک سا مارا ہے اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن بھی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا لیکن چند لمحوں کے لئے۔ پھر ذہن روشن ہو گیا اور پھر ہم باہر آ گئے۔ بس اتنی سی بات ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہٹ بند تھا اس لئے یقیناً وہاں حبس ہو گیا ہو گا۔ بہرحال عمران صاحب آپ سے زیادہ مس کلاڈیا کی اداکاری جاندار تھی۔ بہت لطف آیا ہے اس دلچسپ ایونٹ کو دیکھ کر"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش کلاڈیا کی جگہ جولیا اس ایونٹ میں حصہ لیتی"...... عمران نے

کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی اپنے بال پکڑوانے کی اور اس طرح گھسٹنے کی نانسنس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تفریح تو اسی طرح ہوتی ہے مس جولیا"...... اس بار صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو اس بار تم کر لینا تفریح اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اب مزید پروگرام کل۔ آج رات آرام کریں گے"۔ عمران نے جواب دیا اسی لمحے نعمانی اور خاور ٹرے میں چائے کی پیالیاں رکھے اندر داخل ہوئے۔

"میرا خیال ہے کہ اگر کھانا بھی تم تیار کر لو تو ہوٹل کا خرچہ بچ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفریح میں خرچہ بچانے کی بات غلط ہے عمران صاحب چند یوم کی تو چھٹیاں ہیں انہیں بھرپور انداز میں گزارنا چاہئے پھر واپس جا کر تو دوبارہ کام کرنا ہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے"...... سب نے صفدر کی تائید شروع کر دی۔

"میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" میں نے سنا ہے کہ بھوکے پیٹ زیادہ سہانے بلکہ رنگین خواب آتے ہیں اور ظاہر ہے آج کے اس دلچسپ ایونٹ کو اب خواب میں دیکھوں گا۔ اسے بلیک اینڈ وائٹ تو نہیں ہونا چاہئے ورنہ کلاڈیا کا سارا حسن ہی ماند پڑ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا خلاف توقع بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم بس خواب ہی دیکھتے رہ جاؤ گے۔ دیکھتے رہو"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مس جولیا میرا خیال ہے کہ عمران صاحب نے آج لنچ سے چونکہ پورا پورا انصاف کیا تھا اس لئے اب یہ رات کو کھانا نہیں کھانا چاہتے"...... صفدر نے جولیا کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مجھے کیا میری طرف سے یہ باقی ساری عمر کھانا نہ کھائے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" او کے پھر تم لوگ جانو اور تمہارا ڈنر میں تو سونے جا رہا ہوں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اطمینان سے چلتا ہوا سٹنگ روم کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ واقعی اس کمرے کی طرف تھا جسے اس نے اپنے بیڈ روم کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا اور پھر وہ بیڈ پر جا کر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے اسے واقعی بے حد نیند آئی ہو۔

" آجاؤ مس کلاڈیا۔ خوش آمدید"...... عمران نے آنکھیں بند کر کے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اس نے خراٹے

لینے شروع کر دیئے لیکن ظاہر ہے اس کے حواس جاگ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے کار کے کوٹھی سے باہر جانے اور پھاٹک بند ہونے کی آواز سنی تو اس نے ویسے ہی آنکھیں بند کیے کیے اونچی آواز میں آف کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی واپسی سے پہلے جا کر اس سٹور کے محل وقوع اور ضروری چیکنگ مکمل کر لینا چاہتا تھا جس میں میگنٹ رنگ موجود تھا اور جس کی تفصیل عمران نے آئی ٹی کے ذریعے کلاڈیا کے ذہن سے حاصل کی تھی۔

کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے مشین آف کی اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ طاری تھی۔

"چیف تو کہہ رہا تھا کہ یہ شخص عورتوں کے معاملے میں پتھر دل ہے لیکن یہ تو انتہائی دل پھینک واقع ہوا ہے"...... کلاڈیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ وہ ماسٹر زوم رسیونگ مشین پر اب تک عمران کی گفتگو اور نقل و حرکت کو چیک کرتی رہی تھی اور جب عمران سو گیا اور اس نے خراٹے لینے شروع کر دیئے تو اس نے مشین آف کر دی تھی کیونکہ جس انداز میں وہ سویا ہوا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اب صبح سے پہلے اس کی آنکھ نہیں کھلے گی اور اب تک اس نے عمران کی جو گفتگو سنی تھی اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ عمران اس پر مر مٹا ہے۔ وہ شاید اپنی ساتھی لڑکی جولیا کی وجہ سے کھل کر بات نہیں کر رہا تھا لیکن اس کی گفتگو بتا

رہی تھی کہ اگر کلاڈیا ایک قدم بھی اس کی طرف بڑھا دے تو وہ پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں آگرے گا۔ کلاڈیا اپنے آفس میں پہنچ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کلاڈیا نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"جیگال بول رہا ہوں کلاڈیا"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس چیف میں ابھی آپ کو آج کی کارروائی کی رپورٹ دینے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ آپ کی کال آگئی"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹی وی کے انٹرٹینمنٹ چینل پر ابھی تمہاری اور عمران کی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ انتہائی دلچسپ فلم تھی۔ تم نے تو اداکاری میں کمال کر دیا ہے لیکن کیا وہ کام بھی ہو گیا ہے یا نہیں جو طے ہوا تھا"......چیف نے پوچھا۔

"یس چیف اسی کے لئے تو یہ ساری اداکاری کی گئی تھی"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس طرح ہوا ہے تفصیل تو بتاؤ"...... چیف نے کہا اور کلاڈیا نے ہیری کی طرف سے اطلاع ملنے پر ہیون گارڈن جانے اور پھر وہ قدیم زمانے کے منظر والی تفصیل بتائی۔

"فلم تو میں دیکھ چکا ہوں۔ اس ہٹ میں کیا ہوا"...... چیف نے

پوچھا۔

"چیف عمران نے مجھے جھٹکا دے کر اندر پھینکا تو ایک لمحے کے لئے تو میرا ذہن سن سا ہو گیا لیکن پھر میں فوراً ہی ٹھیک ہو گئی۔ پھر میں نے اسے بے ہوش کر دیا اور ماسٹر زوم اس کے جسم میں انجیکٹ کر کے اسے ہوش دلایا اور پھر ہم دونوں باہر آ گئے اس طرح عمران کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ کلاڈیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ یہ کام صحیح ہو گیا ہے۔ پھر اس کی چیکنگ بھی کی ہے یا نہیں"..... چیف نے پوچھا۔

"یس چیف ابھی چند منٹ پہلے رسیونگ مشین آف کر کے آئی ہوں کیونکہ عمران سو گیا تھا اور جس انداز میں وہ سو رہا تھا۔ صبح سے پہلے اس کے اٹھنے کا کوئی چانس نہیں ہے ویسے بھی رات بھر کی کارروائی ٹیپ ہوتی رہے گی صبح اسے ایک نظر دیکھ لوں گی"۔ کلاڈیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گفتگو وغیرہ سے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے تم نے"۔ چیف نے پوچھا۔

"چیف مشن کے بارے میں تو نہ عمران نے کوئی لفظ بولا ہے اور نہ اس کے ساتھیوں نے اب تک جو بھی گفتگو ہوئی ہے اس میں صرف تفریح کرنے اور چھٹیاں گزارنے کی ہی باتیں ہوتی رہی ہیں۔ حالانکہ وہ ہیون گارڈن جانے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر بیٹھے کافی دیر تک ایک

دوسرے سے کھل کر باتیں کرتے رہے ہیں"..... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران ذہنی طور پر چوکنا بہر حال ہو گیا ہے"..... چیف نے کہا۔

"نہیں باس اگر ایسا ہوتا تب بھی مجھے معلوم ہو جاتا بلکہ میں نے اس کی جو کیفیت نوٹ کی ہے اس سے تو میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ وہ انتہائی دل پھینک ٹائپ آدمی ہے۔ اس نے میرے متعلق جو باتیں کی ہیں اور جس انداز میں کی ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میں اگر چاہوں تو وہ ایک پکے ہوئے پھل کی طرح میری جھولی میں آ گرے گا۔ اگر آپ کہیں تو جو ڈرامہ جاوید کے ساتھ کیا تھا وہی اس کے ساتھ دوہرا دیا جائے"..... کلاڈیا نے کہا۔

"یہ اس کی عادت ہے کلاڈیا وہ عورتوں کو اسی طرح احمق بناتا ہے۔ وہ ایسی باتیں کرنے کا عادی ہے۔ تم اس کے چکر میں نہ آجانا"۔ چیف نے کہا۔

"چیف آپ کی بات درست ہو گی لیکن بہر حال وہ انسان ہے اور میں تو ایسے مردوں کی نظریں پہچانتی ہوں مجھے سو فیصد یقین ہے کہ میں جاوید کی طرح اس عمران کو بھی آسانی سے احمق بنا سکتی ہوں"۔ کلاڈیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو اس سے تعلقات بڑھاؤ۔ اگر وہ کچھ روز تک مشن کے سلسلے میں کوئی بات نہیں کرتا یا کوئی پیش رفت نہیں کرتا تو اس کا

مطلب یہی ہوگا کہ وہ واقعی مشن پر نہیں آیا اس کے بعد اس کی موت کے بارے میں فیصلہ کر لیا جائے گا۔ بہر حال میں اسے نہ ہی کامیاب واپس جانے دینا چاہتا ہوں نہ زندہ"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں آپ کی خواہش ضرور پوری ہو گی یہ میرا دعویٰ ہے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کلاڈیا نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن پھر دوبارہ بیٹھی اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر دراز بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کلاڈیا کالنگ اوور"...... اس نے ٹرانسمیٹر پر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ہیری اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ہیری کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو اس وقت اوور"...... کلاڈیا نے پوچھا۔

"مادام ہوٹل ایرلڈ سے بول رہا ہوں۔ عمران کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ میں ان کے پیچھے یہاں آیا تھا اوور"...... ہیری نے جواب دیا۔

"عمران کے متعلق کیا رپورٹ ہے اوور"...... مادام نے ویسے ہی

پوچھ لیا۔

"وہ کوٹھی میں ہی رہ گیا ہے مادام اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ وہ کھانا کھائے بغیر سو گیا ہے اوور"...... ہیری نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے ماسٹر زوم پر میں نے یہی چیکنگ کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب کوٹھی پر تمہارا کوئی آدمی موجود نہیں ہے اوور"...... کلاڈیا نے کہا۔

"وہاں کسی کے رہنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی مادام ہم تین تو آدمی ہیں اور چونکہ نگرانی اس انداز میں کرنی ہے کہ انہیں پتہ نہ چلے اس لئے تینوں کام کر رہے ہیں۔ اب جب یہ واپس جائیں گے تو پھر کوٹھی کی نگرانی شروع کر دیں گے اوور"...... ہیری نے کہا۔

"عمران کے ساتھیوں کا کیا موڈ ہے اوور"...... کلاڈیا نے پوچھا۔

"موڈ کیسا مادام میں سمجھا نہیں اوور"...... ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ اور کتنی دیر ہوٹل میں رہنا چاہتے ہیں اوور"...... کلاڈیا نے پوچھا۔

"وہ ڈنر کر کے اور شاید نائٹ فنکشن اٹنڈ کر کے لیٹ واپس جائیں گے کیونکہ وہ سب مکمل طور پر تفریح کے موڈ میں ہیں اوور"...... ہیری نے کہا۔

"اوکے میں وہیں ہوٹل آ رہی ہوں۔ میں ان سے مل کر انہیں

بیوقوف بنانا چاہتی ہوں تم نے وہاں مجھ سے شناسائی کی باتیں کرنی ہیں اوور"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یس مادام اوور"...... ہیری نے جواب دیا تو کلاڈیا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر اسے میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ختم شد

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونیوالی پس پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹریٹی ___ اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایکریمیا نے پوری دنیا کے مسلم بلاک کو عالمی سطح پر اُبھرنے اور اتحاد کرنے سے روک رکھا تھا۔

ٹریٹی ___ جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم معاہدوں کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔

ٹریٹی ___ جس کی صدارت پر ایکریمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم بلاک نے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ٹریٹی ___ جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے عالمی سطح پر انتہائی خوفناک اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہوگئیں۔

ٹریٹی ___ جس کی صدارت ایکریمیا نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک کو دلا دی اور اس طرح اس پر اپنا بلاواسطہ قبضہ برقرار رکھا ___ لیکن اس چھوٹے افریقی ملک نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت کر دی ___ کیوں اور کیسے ___؟

ٹریٹی ___ جس کی صدارت پر ایکریمی قبضے کو روکنے اور مسلم بلاک کے عالمی اتحاد کی خاطر عمران اور پاکیشیا سروس میدان میں کود پڑی اور پھر ایکریمیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ناقابل یقین اور خوفناک طویل جدوجہد کا آغاز ہوگیا۔ انجام کیا ہوا ___؟

سرگشا کا ___ ایک چھوٹے سے افریقی ملک کے چیف سیکرٹری ___ جو عالمی سطح پر ایکریمیا اور مسلم بلاک دونوں کے لئے مرکزی اہمیت اختیار کر گئے ___ کیوں ___؟

سرگشا کا ___ جن کی حفاظت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ذمے لے لی جبکہ ان کو زندہ یا مردہ اپنی تحویل میں لینے کے لئے ایکریمیا نے اپنی تمام طاقت میدان عمل میں جھونک دی۔

ٹریٹی ___ جس پر قبضہ کیلئے سر سلطان پر حملہ کیا گیا اور سر سلطان کی موت یقینی بنا دی گئی ___ کیا سر سلطان ہلاک ہو گئے ___؟

نارذوک ___ ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ جو ایکریمی حکام کی نظروں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتا تھا۔ کیا نارذوک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب رہا۔ یا؟

- پس پردہ ہونے والی انتہائی خوفناک اور بھیانک عالمی سازشوں کی تفصیل۔
- عالمی سطح پر ہونے والی ایک ایسی جدوجہد ___ جس پر پوری دنیا کے مستقبل کا انحصار تھا ___

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان،

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

رائل سروس

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

رائل سروس ——— ناپال کی جدید سیکرٹ سروس ——— جو کارکردگی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی آگے نکل گئی۔

رائل سروس ——— جس نے ناپال کو سپر پاور بنانے کے لئے ایک انتہائی اہم مشن پر کام شروع کر دیا ——— ایک ایسا مشن جس کی تکمیل ہوتے ہی ناپال دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جاتا ——— یہ مشن کیا تھا ——— ؟

پرنسز رشنی ——— رائل سروس کی چیف ——— جس کی سرکردگی میں رائل سروس کی کارکردگی اپنے عروج پر پہنچ گئی ——— ایک منفرد اور دلچسپ کردار۔

پرنسز رشنی ——— جس نے خوفناک ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کرایا اور پاکیشیا میں سینکڑوں لوگ چشم زدن میں اس تجربے کی نذر ہو گئے۔ کیا پرنسز رشنی پاکیشیا کی دشمن تھی ؟

ڈاکٹر ہتھراڈ ——— دنیا کے سب سے خوفناک ہتھیار ہتھراڈ کا موجد۔ ایک ایسا ہتھیار جو پوری دنیا کی بقا کیلئے خطرہ بن گیا۔

ہارڈ راک ——— منشیات کا کاروبار کرنے والی ایک تنظیم ——— جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران رائل سروس اور ڈاکٹر ہتھراڈ سے ٹکرا گیا۔

کیوں ——— کیا رائل سروس منشیات کے کاروبار میں ملوث تھی ؟

رائل سروس ——— جس نے اپنی کارکردگی سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی بے بس کر دیا ——— کیا واقعی رائل سروس، پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی زیادہ فعال تھی ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔

- عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ پرنسز رشنی اور رائل سروس کے درمیان ہونے والا انتہائی خوفناک ٹکراؤ ——— بھرپور اور تیز ایکشن پر مشتمل انتہائی جان لیوا جدوجہد۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، پرنسز رشنی اور رائل سروس کے مقابلے میں شکست کھا گئے ——— یا ——— ؟
- انتہائی دلچسپ واقعات ——— لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حالات بے پناہ تجسس ——— اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک منفرد کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار کہانی

پاورلینڈ کی تباہی

تحریر مظہر کلیم ایم اے

یا کی طاقتور ترین تنظیم پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر جس کی تلاش میں پوری دنیا کے
نٹ سر کھپاتے رہ گئے مگر عمران نے صرف چند لمحوں میں اسے تلاش
رلیا.... کیسے ؟

ورلینڈ کی نئی ڈائریکٹر مس جیکی جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
تہس نہس کر دینے کا عزم کیا مگر...... جب اس کا ٹکراؤ ہوا تو...... ؟

ران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جن جیپوں پر سوار ہو کر پاورلینڈ جا رہے
ان پر انتہائی خوفناک جنگی ہیلی کاپٹر نے اچانک خوفناک میزائل مار کر انہیں
جھپکنے میں بکھیر دیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی بکھر گئے......
یا...... ؟

نڈ کے وسیع وعریض اور جدید ترین ایٹمک مشینری سے لیس ہیڈ کوارٹر میں
ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا......... انتہائی
ت انگیز انجام...... ؟

جب انتہائی طاقتور تیزاب کے تالاب پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الٹا
یا گیا۔ اور پھر جب انہیں اس تالاب میں ڈبویا جانے لگا تو...... ؟

جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے جسموں میں
اچانک خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور جلتے ہوئے انسانی گوشت کی سڑاند پھیلنے
کے ساتھ پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے خوفناک قہقہے...... کیا عمران او-
س کے ساتھی جل کر راکھ ہو گئے یا...... ؟

یک ایسا لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی الف ننگے کر دیئے گئے اور عمران
کپڑوں کی تلاش میں الف ننگا ادھر ادھر دوڑتا پھرا۔ اس خوفناک صورت حال کا
نجام کیا ہوا...... ؟

ہ خوفناک لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی دنیا کی خوفناک ترین چوکنگ شعاعوں
کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ کیا واقعی...... ؟

ورلینڈ کا چیئرمین ہنری جو پاورلینڈ میں موجود اپنے ہی سائنسدانوں اور ساتھیوں
کو اپنے ہاتھوں ہلاک کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں ؟

لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی ہزاروں ٹن ملبے کے نیچے دفن ہو گئے پھر کیا ہوا ؟

ران اور پاورلینڈ کے چیئرمین ہنری کے درمیان ذہانت کا مسلسل اور جان لیوا
مقابلہ۔ ایسا مقابلہ جس کا ہر قدم موت کی طرف اٹھتا گیا۔ اس کا انجام کیا ہوا ؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب
ہو گئے یا پاورلینڈ نے انہیں ہی اپنے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا۔

مسلسل خوفناک اور تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا
سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز طور پر بدلتے ہوئے واقعات۔
ایک ایسی کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

آج ہی طلب فرمائیے

ناشران:- یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران، پرمود سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

اوپن کلوز

مصنف:- مظہر کلیم ایم اے

- علی عمران کے ملک پاکیشیا اور میجر پرمود کے ملک بلگارنیہ کی انتہائی قیمتی سائنسی اور معدنیاتی دولت انتہائی منظم طور پر چوری ہونے لگی تو دونوں حکومتیں پریشان ہوگئیں۔
- میجر پرمود نے علی عمران سے زیادہ برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا مشن مکمل کرلیا ـــــ کیا واقعی ـــــ ؟
- علی عمران ـــــ جس نے اس اہم ترین مشن کو سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ دی کیوں؟
- میجر پرمود ـــــ جسے اس کے چیف کرنل ڈی نے علی عمران کا شاگرد بننے کا مشورہ دیا ـــــ کیوں ـــــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔
- وہ لمحہ ـ جب میجر پرمود عمران کے فلیٹ پر اس کا شاگرد بننے کے لئے آیا۔ ایک دلچسپ سچوئشن۔
- راسکو اور بلیک گولڈ ـــــ دو بین الاقوامی مجرم تنظیمیں ـــــ جو معدنیات کی چوری میں ملوث تھیں۔ لیکن جب عمران اور میجر پرمود ان کے خلاف میدان میں اترے تو انہیں فوری طور پر کلوز کر دیا گیا ـــــ کیوں ـــــ ؟
- ایسی حیرت انگیز تنظیمیں ـــــ جو ایک اشارے پر اوپن ہو جایا کرتی تھیں اور دوسرے اشارے پر کلوز ہو جاتی تھیں اور عمران اور میجر پرمود دونوں اس اوپن کلوز کے چکر میں پھنس کر بری طرح پریشان ہو کر رہ گئے۔

مائیکل ـــــ ایک ایسا حیرت انگیز کردار ـــــ جو روپ بدلنے کا ماہر تھا۔ جس کی بیک وقت پانچ شخصیتیں تھیں اور وہ ہر شخصیت میں اپنی جگہ مکمل ہوتا تھا۔ انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک حیرت انگیز کردار۔

- علی عمران اور میجر پرمود ـــــ دونوں علیحدہ علیحدہ ایک ہی مشن پر کام کرتے رہے۔ دو عظیم ایجنٹوں کے درمیان کامیابی کے لئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ مقابلہ۔
- علی عمران اور میجر پرمود کے مقابلے پر علیحدہ علیحدہ خوفناک قاتل تنظیمیں اتریں اور پھر ہر طرف خون ہی خون پھیلتا چلا گیا ـــــ انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور۔
- عمران اور میجر پرمود ـــــ دونوں میں سے مشن میں کامیابی کسے حاصل ہوئی اور کیسے ـــــ ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام ۔؟
- انتہائی برق رفتار ایکشن۔ دلچسپ اور منفرد واقعات پر مشتمل، خونریز اور یادگار مقابلوں سے بھرپور۔ اعصاب شکن سسپنس اور انوکھے پلاٹ پر مبنی جاسوسی ادب میں ایک نئے تجربہ کا حامل ایک یادگار ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
تفریحی مشن
مظہر کلیم ایم اے

محترم جاوید مقبول صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ کی شکایت بجا ہے انشاء اللہ جلد ہی اسرائیلی مشن پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک بھرپور ناول آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ مجھے یقین ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کبیر والا سے شیخ محمد شفیق صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بیحد پسند ہیں۔ آپ کے ناول "زیرو لاسٹری" میں ڈاکٹر فرینکسٹائن نے جوانا کے سامنے عمران کو بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اصل سربراہ ہے تو کیا اس طرح جوانا کو اس بات کا علم نہیں ہو چکا۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد شفیق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تو واقعی اپنی ساحرانہ قوتوں سے عمران کا راز لیک آؤٹ کر دیا تھا لیکن جوانا ظاہر ہے جس قدر اعتماد عمران پر کرتا ہے ایسا اعتماد ڈاکٹر فرینکسٹائن پر تو نہیں کر سکتا اس لئے جب تک عمران اسے یہ نہیں بتاتا کہ وہ اصل سربراہ ہے جوانا جیسا شخص دوسروں کی بات پر کیسے یقین کر سکتا ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے بیڈ سے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے مقامی میک اپ کیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ کوٹھی کے عقبی راستے سے باہر آگیا اور اس نے کوٹھی کے چاروں طرف گھوم کر سب سے پہلے نگرانی کو چیک کیا۔ جب اس کی مکمل طور پر تسلی ہو گئی کہ کوٹھی کی نگرانی نہیں ہو رہی تو وہ عقبی راستے سے ہی واپس کوٹھی میں داخل ہوا اور گیراج میں موجود کار نکال کر وہ کوٹھی سے باہر آگیا۔ کار کو ایک سائیڈ پر روک کر اس نے واپس جا کر پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک کو بند کر کے وہ کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کلاڈیا نے اسے بتایا تھا کہ پوائزن کا خصوصی سٹور شہر کے نواحی علاقے میں واقع ایک زرعی فارم کے نیچے تہہ خانے میں بنا ہوا ہے۔ اس زرعی فارم پر پوائزن کے انتہائی تربیت یافتہ مسلح کمانڈوز رہتے ہیں اور وہاں اس قدر سخت انتظامات ہیں کہ زرعی فارم کے اندر کوئی

نہیں جا سکتا۔ اس سٹور کا راستہ زرعی فارم کے اندر ایک کمرے سے جاتا ہے اور اس کمرے میں بھی اس راستے پر چیکنگ کمپیوٹر نصب ہیں اس سٹور کے اندر صرف جیگال جا سکتا ہے اور کسی کو داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور نہ ہی سائنسی مشینری کسی کو اندر جانے دیتی ہے۔ سٹور کے اندرونی حفاظتی انتظامات کا علم بھی صرف جیگال کو ہی ہے۔ کلاڈیا کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔ کلاڈیا نے اس سٹور کے متعلق جو تفصیلات بتائی تھیں اس کے مطابق واقعی اس سٹور میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ عمران نے جیگال کے بارے میں بھی اس سے تفصیلات حاصل کی تھیں۔ خاص طور پر اس کی رہائش گاہ کے بارے میں تو کلاڈیا نے اسے بتا دیا تھا کہ جیگال کی اصل رہائش گاہ کا کسی کو علم نہیں ہے کیونکہ اس نے بیک وقت کئی جگہیں لی ہوئی ہیں اور وہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ وہ غیر شادی شدہ آدمی ہے۔ البتہ کلاڈیا نے یہ بتایا تھا کہ جیگال کی ایک دوست عورت ہے جس کا نام کیتھی ہے اور وہ ایرک پرسٹل نامی ایڈورٹائزنگ ادارے کی مالکہ ہے اور وائٹ مون نامی رہائشی پلازہ کے لگژری فلیٹ نمبر اٹھارہ دوسری منزل پر رہتی ہے۔ جیگال کبھی کبھار اس سے ملنے چلا جاتا ہے۔ عمران نے کلاڈیا سے جیگال کا تفصیلی حلیہ بھی معلوم کر لیا تھا لیکن اس وقت وہ جیگال کی طرف نہ جا رہا تھا بلکہ وہ اس زرعی فارم اور وہاں کے انتظامات کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو نواح میں جاتی تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے

کے طویل اور مسلسل سفر کے بعد عمران نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔ سائیڈ روڈ پر پرسٹل فارم کا بورڈ موجود تھا اور کلاڈیا نے بھی اس زرعی فارم کا یہی نام بتایا تھا۔ کلاڈیا کے مطابق اس زرعی فارم کی بظاہر مالکہ بھی کیتھی ہی تھی لیکن صرف کاغذات کی حد تک۔ وہ وہاں خود بھی نہ جا سکتی تھی۔ البتہ اس فارم کا انچارج جیگال کا خاص آدمی ٹگ تھا اور کلاڈیا نے ٹگ کا جو حلیہ اور قد و قامت بتایا تھا وہ عمران سے کافی ملتا تھا۔ عمران دراصل اس ٹگ کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ سائیڈ روڈ پر کار موڑ کر اس نے ایک طرف درختوں کے جھنڈ میں لے جا کر روک دی اور پھر کار سے اتر کر وہ سڑک پر چلنے کی بجائے درختوں کی آڑ لے کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ ابھی زرعی فارم خاصا دور تھا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے پشت سے ٹکرائی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے قدم زمین سے اکھڑ گئے ہوں اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔ پھر جب تاریکی دور ہوئی اور عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے کی دیوار کے ساتھ زمین پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے گئے تھے۔ کمرہ خالی تھا وہاں کسی قسم کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ کمرے کی چھت سے روشنی نکل رہی تھی۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہوا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں اس وقت زرعی فارم کے ہی کسی کمرے میں ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ناخنوں سے بلیڈ باہر نکالے اور انگلیاں موڑ کر اس نے کلائیوں میں بندھی ہوئی رسی کو کاٹنا شروع کر دیا جب اسے یقین ہو گیا کہ رسیاں اس قدر کٹ چکی ہیں کہ وہ جب چاہے ایک جھٹکے سے اسے توڑ کر اپنے ہاتھ آزاد کر سکتا ہے تو اس نے ہاتھوں کو جھٹکا دے کر بلیڈوں کو واپس ناخنوں میں چھپا لیا۔ اب وہ ضرورت پڑنے پر آسانی سے ایکشن میں آ سکتا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کرتا اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں اور وہ اپنے انداز سے تربیت یافتہ کمانڈو ہی لگتے تھے۔

"تمہیں اپنے آپ ہوش کیسے آ گیا مسٹر۔ جب کہ تمہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا"...... ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہاں ہوں اور تم کون لوگ ہو۔ مجھے تو نہیں معلوم کیا ہوا میں تو درختوں میں سے گزر رہا تھا کہ اچانک سائیں کی آواز سے کوئی چیز میری پشت سے ٹکرائی اور پھر مجھے ہوش ہی نہ رہا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں اس کمرے میں ہوں اور میرے دونوں ہاتھ میری پشت پر بندھے ہوئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم رات کے وقت یہاں کیوں آئے ہو"...... اسی آدمی نے پوچھا۔

"مجھے میری گرل فرینڈ سے ملنا تھا۔ نئی فرینڈ بنی ہے اس نے مجھے کہا تھا کہ میں کرانک روڈ پر پارکل فارم والی سڑک پر رہتی ہوں۔ اس نے بتایا تھا کہ اس کا خاوند بے حد شکی مزاج آدمی ہے اس لئے میں کار کو دور چھوڑ کر پیدل آگے آؤں اور اگر مجھے دوسری منزل کی کھڑکی میں روشنی نظر آئے تو میں واپس چلا جاؤں اور اگر اندھیرا ہو تو میں آگے آ جاؤں وہ مجھے باہر مل جائے گی اور پھر ہم رات وہاں اطمینان سے گزاریں گے کیونکہ اس کا خاوند جب سو جاتا ہے تو پھر وہ انتہائی گہری نیند سوتا ہے اور صبح سے پہلے کسی صورت بھی نہیں جاگتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پارکل فارم لیکن تم تو پرسٹل فارم کی سڑک پر مڑ آئے تھے۔ پارکل فارم تو یہاں سے چار کلو میٹر پیچھے ہے اور وہاں واقعی پارکل کی رہائش ہے"...... اس بار اس آدمی نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ میں آگے نکل آیا ویری سوری لیکن ادھر کیا ہے کیا یہ ممنوعہ علاقہ ہے"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب تمہاری گرل فرینڈ سے ملاقات قیامت کے روز ہی ہو سکے گی پہلے نہیں"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"راسٹی یہ شخص واقعی غلطی سے آ گیا ہے۔ اس کے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اور اس کی کار میں سے بھی کوئی غلط چیز نہیں نکلی اس لئے

کیوں نہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پارکل کی بیوی کوئی مسئلہ کھڑا کر دے"...... دوسرے آدمی نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر بگ کا تو حکم ہے کہ یہ جو کوئی بھی ہے اسے گولی مار دی جائے"...... راسٹی نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ نہیں پلیز۔ فار گاڈ سیک ایسا مت کرو میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے میں اس کے لئے معافی مانگ لیتا ہوں"...... عمران نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو جا کر ماسٹر سے بات کرو اگر وہ اپنا حکم واپس لے لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر مجبوری ہے"...... راسٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں تم یہیں ٹھہرو"...... دوسرے آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... راسٹی نے عمران سے پوچھا۔

"ڈیوڈ۔ ڈیوڈ ہاکنیز رائل ہوٹل میں چیف سپروائزر ہوں تم بے شک وہاں سے معلوم کر لو"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ چونکہ رائل ہوٹل میں رہ چکا تھا اس لئے وہ چیف سپروائزر کا نام بھی جانتا تھا اور اس وقت وہ اسی کے میک اپ میں تھا۔ اس نے رہائش گاہ سے چلتے ہوئے خاص طور پر یہ میک اپ کیا تھا تاکہ اگر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے تو وہ آسانی سے اپنی شناخت کرا سکے گا۔

"کیا تمہیں اس ہوٹل میں کوئی لڑکی پسند نہ آئی تھی کہ تم پارکل کی بیوی سے دوستی کر بیٹھے"...... راسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ہے ہی ایسی تم اسے دیکھو تو بس دیکھتے ہی رہ جاؤ"...... عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے لہجے میں کہا تو راسٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسی ہے"...... راسٹی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ یہاں آئے گی"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ ماسٹر تمہاری کہانی چیک کرنے کے لئے اسے یہاں منگوا لے"...... راسٹی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پارکل فارم کا ایک بورڈ اس نے کافی پیچھے پڑھا تھا جس کے نیچے پارکل اور کیتھی پارکل کے نام لکھے ہوئے تھے۔ چونکہ پارکل اور پرسٹل ملتے جلتے نام تھے اس لئے اس نے یہ ساری کہانی تیار کی تھی لیکن ظاہر ہے کیتھی اگر یہاں آ گئی تو اس کی ساری کہانی ختم ہو جائے گی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے اس وقت یہاں کوئی ایکشن کرنا پڑے۔ لیکن ظاہر ہے فوری طور پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کر سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سر سے گنجا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی تھی۔ راسٹی کا ساتھی اس کے پیچھے تھا۔

"کیا بتایا ہے اس نے"...... اس گنجے نے جسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا تھا کہ یہی ماسٹر بگ ہے کیونکہ اس کا حلیہ وہ کلاڈیا سے معلوم

کر چکا تھا راسٹی سے مخاطب ہو کر کہا تو راسٹی نے وہی ساری باتیں دوہرا دیں جو عمران اسے بتا چکا تھا۔

"یہ ہے کون"...... ماسٹر بگ نے عمران سے براہ راست پوچھنے کی بجائے پھر راسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر اس کا نام ڈیوڈ ہاکنز ہے اور یہ رائل ہوٹل کا چیف سپروائزر ہے"...... راسٹی نے کہا۔

"اوہ اسی لئے مجھے اس کا چہرہ شناسا سا محسوس ہو رہا تھا لیکن چیکنگ ضروری ہے"...... ماسٹر بگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے آن کر کے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ کمرہ چھوٹا سا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز یہاں تیز سنائی دے رہی تھی اور عمران بغیر لاؤڈر کے بھی آسانی سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سن رہا تھا۔

"ماسٹر بگ بول رہا ہوں منیجر سے میری بات کراؤ"...... ماسٹر بگ نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹام بول رہا ہوں نائٹ منیجر"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بگ بول رہا ہوں ٹام"...... ماسٹر بگ نے بڑے بے تکلفانہ

لہجے میں کہا۔

"اوہ تم خیریت کیسے فون کیا ہے"...... ٹام نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا کوئی چیف سپروائزر ڈیوڈ ہاکنز بھی ہے"...... ماسٹر بگ نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... ٹام نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا وہ موجود ہے ہوٹل میں اس سے میری بات کراؤ"...... ماسٹر بگ نے کہا۔

"وہ تو شام تک ڈیوٹی پر ہوتا ہے لیکن بات کیا ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک کام تھا بہرحال ٹھیک ہے پھر سہی۔ گڈ بائی"...... ماسٹر بگ نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"سنو ڈیوڈ ہاکنز اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی غلطی سے ادھر آ نکلے ہو۔ یہ فوجی ممنوعہ علاقہ ہے اور یہاں آنے والے کو گولی مار دی جاتی ہے لیکن تمہاری شکل بتا رہی ہے کہ تم سیدھے سادھے سے معصوم آدمی ہو اس لئے میں تمہیں اپنے اصول کے خلاف زندہ چھوڑ رہا ہوں لیکن آئندہ اگر تم نے ادھر کا رخ کیا تو پھر موت تمہارا مقدر بن جائے گی"...... ماسٹر بگ نے کہا۔

"مم۔ مم میری کیا میرے باپ کی توبہ۔ اب تو میں اس روڈ پر بھی نہیں آؤں گا۔ میں ایسی دوستی سے باز آیا جس میں موت شامل ہو۔

تمہارا شکریہ"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دو اور اسے کار میں بٹھا کر مین روڈ پر چھوڑ آؤ"...... ماسٹر بگ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی راسٹی کا ساتھی بھی باہر چلا گیا جب کہ راسٹی کمرے میں ہی رہ گیا۔

"تم قسمت کے دھنی ہو ڈیوڈ ورنہ ماسٹر بگ نے آج تک اس طرح کبھی کسی پر رحم نہیں کھایا"...... راسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ماسٹر کی مہربانی ہے جناب ورنہ اگر وہ مجھے گولی مار دیتے تو میں تو مجبور تھا"...... عمران نے جواب دیا اور راسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں تمہاری آنکھوں پر باندھنے کے لئے پٹی لے آؤں۔ تم یہیں ٹھہرو"...... راسٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ نہ ہی ماسٹر بگ کو معلوم تھا اور نہ اس راسٹی کو۔ اگر ماسٹر بگ عمران کو چھوڑنے کا حکم نہ دیتا تو شاید اس کی بجائے انہیں خود دنیا چھوڑنی پڑتی لیکن اب عمران سوچ رہا تھا کہ اس کٹی ہوئی رسی کا کیا کرے کیونکہ رسی کھولتے وقت راسٹی کو لامحالہ کٹی ہوئی رسی نظر آجائے گی اور پھر اس نے دل ہی دل میں ایک اور فیصلہ کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد راسٹی اور اس کا ساتھی دونوں اندر داخل ہوئے۔

"مجھے ماسٹر بگ نے اور کام بتا دیا ہے اس لئے اب تمہیں چھوڑنے

پنٹر جائے گا"...... راسٹی نے اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راسٹی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیاہ رنگ کے کپڑے سے عمران کی آنکھیں باندھ دیں لیکن عمران بے شمار بار ایسا کھیل کھیل چکا تھا۔ اس نے پٹی بندھنے سے پہلے اپنی دونوں آنکھوں کو خوب زور سے بند کر دیا اور جب پٹی بندھی گئی تو اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ دو تین بار اس طرح جھٹکے سے آنکھیں بند کرنے اور کھولنے سے پٹی معمولی سی اوپر کو کھسک گئی اور نیچے اتنی جگہ بن گئی کہ عمران بڑی آسانی سے دیکھ سکتا تھا جب کہ راسٹی اور پنٹر دونوں کے مطابق اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"جاؤ پنٹر لے جاؤ اسے"...... راسٹی نے کہا اور پنٹر نے آگے بڑھ کر عمران کا بازو پکڑا اور اسے بڑے بے رحمانہ انداز میں گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے محسوس کیا تھا کہ راسٹی واقعی رحم دل اور خوش باش قسم کا آدمی تھا جب کہ پنٹر خاصا سخت مزاج واقع ہوا تھا۔ بہرحال وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھا۔ کمرے کے باہر گیلری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ پنٹر عمران کو سیڑھیاں چڑھا کر باہر ایک برآمدے میں لے گیا۔ برآمدے کے باہر کھلا صحن تھا جس کے گرد اونچی چار دیواری تھی۔ برآمدے کے باہر عمران کی کار موجود تھی۔ پنٹر نے عمران کو لے جا کر کار کی عقبی سیٹ پر بٹھا دیا اور خود وہ ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہوئی اور تیزی سے موڑ کاٹ کر پھاٹک کی

طرف بڑھ گئی پھاٹک کھلا ہوا تھا اس لئے پنٹر کو کار روکنے کی ضرورت نہ پڑی۔ عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار اسی سائیڈ روڈ پر پہنچ گئی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے جس کے دونوں ہاتھ ابھی تک عقبی طرف رسی سے بندھے ہوئے تھے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں ایک زوردار جھٹکا دیا تو کٹی ہوئی رسی ٹوٹ گئی اور عمران کے دونوں ہاتھ رسی کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔ اسی دوران کار سائیڈ روڈ سے نکل کر مین روڈ پر آئی اور پنٹر نے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ سے اتر کر عقبی سیٹ کی طرف آیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور عمران کی آنکھوں پر بندھی ہوئی پٹی کھولنے لگا۔

"اب باہر آجاؤ تاکہ میں تمہارے ہاتھوں کی رسیاں کھول دوں"...... پنٹر نے درشت لہجے میں کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا کار سے باہر آگیا اور پھر اس سے پہلے کہ پنٹر کچھ سمجھتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پنٹر کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی زوردار اور خوفناک ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے بے اختیار اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور پنٹر کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا حرکت کرتا ہوا جسم یکلخت بے حس و حرکت ہو گیا تو عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر اس نے اسے کار کی عقبی سیٹ پر ڈالا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی

اور اس کا رخ واپس شہر کی طرف سے موڑ کر آگے نواح کی طرف کیا اور کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد اسے واقعی ایک اور سائیڈ روڈ کے کنارے پارکل فارم کا بڑا سا بورڈ نظر آگیا تو اس نے کار اسی سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اسے فارم میں اس کے ساتھ بنا ہوا دو منزلہ ہٹ نما مکان نظر آگیا۔ ہٹ نما مکان میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عمران کار سیدھا اس پھاٹک کی طرف لے گیا اور اس نے کار بند پھاٹک کے سامنے لے جا کر کھڑی کی اور پھر نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف بڑھ گیا جس پر موجود کال بیل کا بٹن صاف نظر آرہا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آگیا۔ اس کے جسم پر موجود لباس صاف بتا رہا تھا کہ وہ مالک نہیں بلکہ نوکر ہے۔

"مسٹر پارکل سے ملنا ہے میرا نام ڈیوڈ ہاکنز ہے اور میں رائل ہوٹل کا چیف سپروائزر ہوں"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"لیکن مسز اور مسٹر پارکل دونوں سونے کے لئے اپنے بیڈ روم میں چلے گئے ہیں۔ آپ صبح کے وقت آئیں ویسے بھی اس وقت مسٹر پارکل کی طرف سے کسی ملاقات کی اجازت نہیں ہوتی"...... آنے والے نے قدرے سخت اور درشت لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو مسٹر پارکل نے ملاقات کا یہی وقت دیا ہوا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"سوری آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ جا سکتے ہیں"...... ملازم نے

کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران نے یکلخت اسے گردن سے پکڑا اور دھکیلتا ہوا اسے اندر لے گیا۔

" یہ ۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ "...... ملازم نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" خبردار اگر ذرا سی بھی حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن ٹوٹ جائے گی۔ کتنے ملازم ہیں یہاں "..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم مم اکیلا ہوں باقی فارم میں ہیں "...... ملازم نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے ایک طرف زمین پر اچھال دیا۔ ملازم نیچے گرا اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا اس کا چہرہ سیاہ پڑتا جا رہا تھا لیکن عمران نے اس کی طرف دیکھنے کی بجائے مڑ کر پھاٹک کھولا اور پھر باہر آگیا کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے لے کر اندر آگیا۔ اس وقت ملازم ساکت ہو چکا تھا اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور چہرہ تار کول کی طرح سیاہ پڑ کر بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ گردن میں بل کی وجہ سے اس کا سانس آخر کار رک گیا تھا۔ عمران نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا اور اس نے پھاٹک بند کر دیا۔ پھر وہ واپس کار کی طرف آیا تو اسی لمحے اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔

" کون ہے ڈیمی ۔ یہ کار کی آواز کیسی ہے "...... ایک سخت سی چیختی ہوئی آواز اندر سے سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ پارکل کی ہی آواز

ہو گی۔

" مسٹر پارکل کوئی صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں "...... عمران نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ملازم جس کا نام ڈیمی لیا گیا تھا کے لہجے میں جواب دیا۔

" مجھ سے ملنے اس وقت لیکن تم نے اسے اندر کیوں آنے دیا "۔ اس آدمی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ اب آواز گیلری کے قریب سنائی دی اور عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر سلیپنگ گاؤن تھا گیلری کراس کر کے برآمدے میں آیا تو عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ پارکل کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پھر وہ عمران کے بازوؤں میں جھولنے لگا۔

" کیا ہوا پارکل یہ تمہاری چیخ کیسی ہے "...... اچانک اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نو عمر اور نوجوان لڑکی ہے۔ شاید اس ادھیڑ عمر پارکل نے نئی شادی کی تھی یا پھر یہ اس کی دوسری بیوی ہو گی عمران نے پارکل کو ایک طرف کر کے فرش پر لٹا دیا۔ اسی لمحے گیلری سے ایک نوجوان لڑکی دوڑتی ہوئی برآمدے میں آئی تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ لڑکی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے جا گری۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور لڑکی کا بری طرح پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو گیا۔ تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس

پورے ہٹ نما مکان کا جائزہ مکمل کر چکا تھا۔ ان کے علاوہ وہاں واقعی اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے ایک سٹور میں موجود رسی کے دو گچھے اٹھائے اور پھر اس نے سب سے پہلے پنٹر کو کار سے نکالا اور اسے عمارت کے درمیانی کمرے میں لے جا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور رسی سے اسے باندھ دیا۔ پھر اس نے مسز اور مسٹر پارکل دونوں کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی۔ اس کے بعد اس نے ایک کرسی گھسیٹی اور پنٹر کے سامنے کرسی رکھ کر وہ بیٹھ گیا۔ اس نے پنٹر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی اندرونی خصوصی جیب سے اس نے ایک باریک لیکن تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسے معلوم تھا کہ پنٹر سخت مزاج اور تربیت یافتہ آدمی ہے اور پھر ساتھ ہی اس زرعی فارم میں لامحالہ کافی لوگ موجود ہوں گے اس لئے اس نے یہاں قطعاً فائرنگ نہ کی تھی اور سارا کام ہاتھوں سے سرانجام دیا تھا اور اب بھی وہ نہ چاہتا تھا کہ انسانی چیخیں اس قدر بلند ہوں کہ کوئی مداخلت کرنے آ جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے واپسی کی بھی فکر تھی۔ اسی لمحے پنٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور پنٹر کا ایک نتھنا کٹ گیا۔ پنٹر کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا ہی تھا کہ عمران کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کے منہ پر جم گیا۔ جب عمران نے محسوس کیا کہ اب چیخ نہیں ماری جائے گی تو اس نے

ہاتھ ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر خنجر حرکت میں آیا اور دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا اور عمران نے اس بار پھر پنٹر کے حلق سے چیخ نہ نکلنے دی اور پھر ہاتھ ہٹا کر وہ اٹھا اور سٹنگ روم کے ریک میں موجود شراب کی بوتل اٹھا کر وہ مڑا تو پنٹر کا سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا اور اس کے دونوں نتھنوں سے خون نکل کر اس کی گردن تک پہنچ رہا تھا۔ شاید چیخیں نہ مار سکنے کی وجہ سے وہ گھٹن کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ عمران نے اس کا جبڑا بھینچا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر ایک ہاتھ سے اس کا جبڑا بھینچا اور بوتل کا دہانہ پنٹر کے منہ سے لگا کر اس نے بوتل اونچی کر دی۔ تھوڑی سی شراب جیسے ہی پنٹر کے حلق سے نیچے اتری۔ اس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اسے ہوش آ گیا۔ عمران نے بوتل منہ سے لگائے رکھی اور پنٹر نے پیاسے اونٹ کی طرح غٹا غٹ شراب پینی شروع کر دی۔ جب شراب کی کافی مقدار اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر باقی شراب اس نے اس کے نتھنوں پر ڈال دی۔ اس طرح نتھنوں سے نکلنے والا خون بند ہو گیا اور پنٹر کا تکلیف کی شدت سے مسخ چہرہ بھی خاصا حد تک نارمل ہو گیا تھا۔ عمران نے بوتل ایک طرف فرش پر رکھی اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم۔ تم نے کس طرح ہاتھ کھول لئے اور یہ کون سی جگہ ہے"...... پنٹر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے پاس تمہارے سوالوں کے جواب دینے کا وقت نہیں ہے اس لئے جو میں پوچھتا ہوں وہ بتاتے جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر آہستہ سے مارا تو پنٹر کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا چہرہ ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے مسخ ہوتا گیا۔

" یہ بالکل ہلکی چوٹ ہے لیکن اس سے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ زور دار چوٹ کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ تمہارے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹ جائے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے سے زیادہ زور سے دوسری ضرب لگائی تو کمرہ چیخ سے گونج اٹھا اور پنٹر کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہو گئی۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے بھیگ سا گیا۔ بندھا ہوا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا کہ جیسے اسے رعشہ کی بیماری ہو۔

"بولو زرعی فارم کے اندر کتنے افراد ہیں"...... عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے غرا کر کہا۔

" بب بب بتاتا ہوں فار گارڈ سیک ضرب مت لگانا یہ انتہائی عبرتناک عذاب ہے تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا مجھے مت مارو"۔ پنٹر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ دو ضربوں سے ہی وہ اس قابل نہ رہا تھا کہ مزاحمت کر سکتا۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" دس۔ دس آدمی ہیں۔ مجھ سمیت دس"...... پنٹر نے جواب دیا اور پھر عمران نے ایک ایک کر کے اس سے اس سنٹر کے حفاظتی انتظامات کی مکمل تفصیل معلوم کر لی اور پھر پنٹر نے جب بتایا کہ مین روڈ سے

لے کر زرعی فارم تک سڑک کے دونوں اطراف میں جگہ جگہ چیکنگ اور ہٹ مشینیں خفیہ طور پر نصب کی گئی ہیں اس لئے فارم میں بیٹھ کر یہاں آنے والے کی مکمل چیکنگ ہوتی ہے اور پھر اگر کوئی غلط آدمی ہو تو اسے ان مشینوں کے ذریعے گولی بھی ماری جا سکتی ہے اور بے ہوش بھی کیا جا سکتا ہے تو عمران سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا یہ تو شکر ہے کہ اسے گولی نہیں ماری گئی تھی صرف بے ہوش کیا گیا تھا جب عمران نے پوری تسلی کر لی کہ اب مزید پوچھنے کے لئے کچھ نہیں رہا تو اس نے گود میں رکھا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے خنجر دستے تک پنٹر کے سینے میں اترتا چلا گیا۔ پنٹر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے بعد وہ صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا پھر ساکت ہو گیا۔ خنجر ٹھیک اس کے دل میں اترا تھا۔ عمران نے خنجر باہر کھینچا اور اسے پنٹر کے لباس سے صاف کر کے اس نے خنجر کو واپس اپنی جیب میں رکھا اور پھر اس کی رسیاں کھول کر اس نے اس کی لاش کو اٹھایا اور سٹنگ روم سے نکل کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا چونکہ وہ پہلے سارے مکان کا جائزہ لے چکا تھا اس لئے اسے پتہ تھا کہ بیڈ روم کہاں ہے اس نے پنٹر کی لاش بیڈ روم کے فرش پر ڈالی اور پھر باہر نکل آیا۔ پھر وہ دوبارہ اسی سٹنگ روم میں آیا جہاں مسٹر اور مسز پارکل ابھی تک بندھے ہوئے بے ہوش تھے۔ اس نے ایک بار پھر کرسی سنبھالی اور اس پر بیٹھ کر اس نے پارکل کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پارکل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے ہاتھ

بڑھا کر ساتھ بیٹھی ہوئی پارکل کی بیوی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور عمران نے ہاتھ ہٹالئے اسی لمحے پارکل کی آنکھیں کھل گئیں۔

" کک کک کون ہو تم اور یہ کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے"...... پارکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی بیوی بھی کراہ اٹھی تو اس کی گردن اس کی طرف مڑ گئی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا چند لمحوں بعد وہ دونوں حیرت کے عالم سے نکل آئے۔

" سنو یہاں سے قریب ہی پرسٹل فارم ہے۔ وہاں کے ایک آدمی پنٹر کی لاش تمہارے بیڈ روم میں پڑی ہوئی ہے۔ میں اگر چاہتا تو تم دونوں کو بھی ہلاک کر دیتا لیکن میں بے گناہ افراد کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا اس لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا ہے۔ تم نے یہاں سے وہاں کے انچارج کو اطلاع دینی ہے کہ پنٹر اچانک تمہارے مکان میں آیا اور اس نے تمہاری بیوی کی عزت لوٹنی چاہی جس پر تم نے اسے خنجر مار کر ہلاک کر دیا۔ پنٹر نے تمہارے ملازم کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی لاش پھاٹک کے پاس موجود ہے۔ اگر تم نے اس کے علاوہ اور کوئی کہانی بنائی یا پنٹر کی لاش غائب کرنے کی کوشش کی یا میری یہاں آمد کے متعلق بتایا تو صبح تم دونوں اپنے مکان سمیت میزائلوں سے اڑا دیئے جاؤ گے اس لئے جو کچھ میں نے بتایا ہے اس کے مطابق بات

کرنا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم ہو کون"...... پارکل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران کا بازو گھوما اور پارکل کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس لڑکی نے بھی چیخ ماری لیکن اس کی چیخ نکلی ہی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور لڑکی بھی پارکل کی طرح کنپٹی پر زور دار ایک ہی ضرب کھا کر بے ہوش ہو گئی۔ عمران نے ان کی رسیاں کھولیں اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے واپس شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس نے یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا تھا تاکہ کلاڈیا تک یہ اطلاع نہ پہنچ سکے ورنہ وہ لامحالہ مشکوک ہو سکتی ہے۔ اب اس کے لئے صرف ایک ہی کام رہ گیا تھا کہ وہ اس چیف سپروائزر ڈیوڈ کی رہائش گاہ تلاش کرے اور پھر اس کا خاتمہ کر کے اس کی لاش غائب کر دے کیونکہ لامحالہ اس کے بارے میں ماسٹر نگ نے چیکنگ کرنی ہے اور اسے معلوم تھا کہ وہ یہ کام آسانی سے کر لے گا۔ کسی بھی پبلک فون بوتھ سے فون کر کے وہ ہوٹل رائل سے ڈیوڈ کی رہائش گاہ اور اس کا فون نمبر معلوم کر لے گا اور اتنا اسے معلوم تھا کہ ڈیوڈ غیر شادی شدہ ہے اور اکیلا رہتا ہے کیونکہ اس موضوع پر اس سے اس کی بات چیت ایک بار ہو چکی تھی۔ ویسے وہ اب پوری طرح مطمئن تھا کہ میگنٹ رنگ حاصل کرنے کے لئے اس نے گراؤنڈ تیار کر لی ہے۔

"عمران صاحب ہماری عدم موجودگی میں کوئی خصوصی کارروائی کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو آپس میں باتیں کرتے ہوئے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے وہ اس وقت ہوٹل ایمرلڈ کے ہال میں موجود تھے ۔چونکہ ڈنر میں ابھی کافی وقت تھا اس لئے انہوں نے کافی منگوالی تھی اور وہ سب آپس میں باتیں کرنے اور کافی پینے میں مصروف تھے کیپٹن شکیل اپنی عادت کے مطابق خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اب وہ پہلی بار اچانک بولا تھا اس لئے سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے

"عمران صاحب نے آج سے پہلے کبھی اس طرح نہیں کیا کہ ساتھیوں کے ساتھ رہنے کی بجائے اکیلے رہے ہوں اور پھر وہ اتنی جلدی سونے والے بھی نہیں ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ سب کچھ کسی ایسی کارروائی کے لئے کیا ہے جو ہم سے چھپانا چاہتے تھے"۔ کیپٹن

شکیل نے کہا

"لیکن کیسی کارروائی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس پر بہت سوچا ہے لیکن کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی اس کے باوجود یہ بات طے ہے کہ اگر میرا خیال درست ہے تو پھر یہ کارروائی اس مشن کے بارے میں ہی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا

"مشن کے بارے میں وہ کیا کارروائی کر سکتا ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے کلاڈیا سے وقت طے کر لیا ہو اور اب ہمیں ڈاج دے کر وہ اس سے ملنے گیا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مس جولیا آپ یہ خیال ذہن سے نکال دیں عمران صاحب اس فطرت کے آدمی نہیں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا

"تم مردوں کا کیا اعتبار بہر حال میں وہاں فون کرتی ہوں پھر پتہ چلے گا کہ وہ وہاں ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا

"مس جولیا آپ وہاں فون نہ کریں ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کیا گیا ہو ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر اٹھو ابھی واپس چلتے ہیں یا پھر تم ڈنر کرو میں کوٹھی کا چکر لگا کر آتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے جولیا تم نے تو عمران صاحب کے ساتھ طویل عرصہ گزارا ہے جب کہ میں اتنے مختصر وقت میں ان کی طبیعت کو سمجھنے لگی ہوں وہ واقعی ایسے آدمی نہیں ہیں"...... صالحہ نے جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا

" یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن نجانے کیا بات ہے اس کے متعلق کوئی ایسی ویسی بات میری برداشت سے باہر ہو جاتی ہے "...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" تو پھر تم کھل کر اعتراف کر لو تاکہ یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے "۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیسا اعتراف "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" یہی کہ تم عمران کو دل سے پسند کرتی ہو "...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا

" مس صالحہ بہتر یہی ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی بات نہ کریں ہمارے محکمے میں اس قسم کی بات زبان سے نکالنا بھی ممنوع ہے "۔ جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا اس کا لہجہ سرد تھا اور اس کی بات پر سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" مسٹر تنویر آپ بھی "...... صالحہ نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا۔

" چھوڑو کوئی اور بات کرو "...... جولیا نے اس کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

" کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں "...... اچانک انہیں کلاڈیا کی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے واقعی کلاڈیا ان کے قریب موجود تھی۔

" اوہ اوہ تم کلاڈیا۔ آؤ بیٹھو "...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اس کا چہرہ کلاڈیا کو دیکھتے ہی یکلخت کھل اٹھا تھا جولیا کے اٹھنے پر باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن ان کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ جولیا کے اس طرح اٹھنے اور اس انداز میں کلاڈیا کا استقبال کرنے سے وہ سمجھ گئے تھے کہ کلاڈیا کو یہاں دیکھ کر جولیا کے ذہن پر عمران کے خلاف جو خدشہ موجود تھا وہ دور ہو گیا ہے کلاڈیا سے سب نے فرضی ناموں سے تعارف کرایا۔

" عمران آپ کے ساتھ نہیں ہے میں یہاں ڈنر کرنے آئی تھی آپ کو یہاں دیکھ کر ادھر آ گئی "...... کلاڈیا نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اس کی طبیعت میں کچھ گرانی تھی اس لئے وہ سو گیا ہے "...... جولیا نے جواب دیا اور کلاڈیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران کیا کرتا ہے کیا کوئی بزنس کرتا ہے "...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا

" عمران صاحب پرنس ہیں مس کلاڈیا ان کے والد پاکیشیا میں سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں اور جاگیردار بھی عمران ان کا اکلوتا بیٹا ہے اس لئے شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے البتہ ہم لوگ مختلف بزنس کرتے ہیں البتہ ہم یہاں تفریح کرنے اکٹھے آئے ہیں کیونکہ وہاں پر ہماری ایسی ہی دوستی ہے "...... جولیا کے جواب دینے سے پہلے صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ اسی لئے وہ پرکشش سالگتا تھا بہرحال اب مجھے اجازت دیں آپ سے ملاقات ہو گئی "...... کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں بیٹھو تم ڈنر ہمارے ساتھ کرو گی "...... جولیا نے اسے بازو سے پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا۔

" اس دعوت کا شکریہ یہ میرے لئے اعزاز ہو گا"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

" مس کلاڈیا آپ بھی مجھے عمران کی طرح ہی پرنسز لگتی ہیں "۔ صالحہ نے کلاڈیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں آپ ایسا بھی کہہ سکتی ہیں دراصل زندگی کو بھرپور انداز میں انجوائے کرنے کی عادی ہوں میرا بزنس ہے جو میرے آدمی کرتے رہتے ہیں میں آزاد رہتی ہوں ۔ اپنی مرضی سے زندگی گزارتی ہوں "۔ کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا

" مس کلاڈیا آج ہیون گارڈن میں آپ نے جس شاندار اداکاری کا مظاہرہ کیا ہے آپ کو تو ہالی وڈ میں چلی جانا چاہئے "...... اس بار خاور نے کہا تو کلاڈیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" مجھے بھی آج پہلی بار احساس ہوا ہے کہ میں واقعی اداکارہ بن سکتی ہوں اس کا احساس مجھے اس وقت ہوا جب میں نے انٹرٹینمنٹ چینل پر ہیون گارڈن والے ایونٹ کی فلم دیکھی "...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا وہ فلم دکھائی گئی ہے ٹی وی پر"...... سب نے چونک کر کہا۔

" ہاں شام کو دکھائی گئی ہے ۔آپ نے نہیں دیکھی "...... کلاڈیا نے کہا۔

" نہیں ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ کس وقت اسے نشر ہونا ہے ورنہ ہم ضرور دیکھتے "...... سب نے کہا۔

" آپ کی رہائش کہاں ہے میں کوشش کروں گی کہ فلم کی ٹیپ آپ کو وہاں پہنچا دوں تاکہ آپ وی سی آر پر اسے دیکھ لیں "...... کلاڈیا نے کہا تو جولیا نے اسے اپنی رہائش گاہ کا درست پتہ بتا دیا۔ ظاہر ہے اس کے چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اور وہ بھی جانتے تھے کہ کلاڈیا دراصل کیا ہے اس لئے ظاہر ہے اسے بھی معلوم ہی ہو گا۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں شروع ہو گئیں اسی دوران ڈنر کا وقت ہو گیا اور ان سب نے مل کر ڈنر کیا ڈنر کے بعد کلاڈیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

" مجھے تو اجازت دیجئے آپ لوگوں کا شاید یہاں کے نائٹ فنکشن اٹنڈ کرنے کا ارادہ ہے "...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مس کلاڈیا ہم تو آئے ہی یہاں تفریح کے لئے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا اور کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" مجھ سے اب یہ منافقت مزید برداشت نہیں ہو سکتی "۔ اچانک تنویر نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" کیسی منافقت"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی کہ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں اور کلاڈیا بزنس کر رہی ہے

میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ یہیں ہوٹل میں ہی اسے گردن سے پکڑوں اور اس سے پرزے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لوں "..... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ہمارا اس سے کیا تعلق ہے تنویر ہم تو واقعی تفریح کرنے آئے ہیں ہمارے ذمے تو کسی قسم کا کوئی مشن نہیں ہے "..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا

" کیا مطلب وہ پرزہ کیا اکیلا عمران حاصل کرے گا "..... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران جانے اور اس کا کام ہمارا یہاں کوئی مشن نہیں ہے اس لئے تم اپنا ذہن خراب نہ کرو اور جی بھر کر تفریح کرو "..... جولیا نے کہا۔

" تو پھر اٹھو یہاں سے یہاں بند ہالوں میں بیٹھ کر کیا خاک تفریح ہو گی چلو ساحل سمندر پر چلتے ہیں کسی مارکیٹ میں چلتے ہیں "..... تنویر نے جواب دیا۔

" ہاں مس جولیا یہاں بیٹھ کر فضول اور احمقانہ قسم کے نائٹ فنکشنز دیکھنا کوئی تفریح نہیں ہے ہمیں واقعی کھل کر تفریح کرنی چاہئے "۔ خاور نے کہا۔

" تم کس قسم کی تفریح کرنا چاہتے ہو اب ساحل سمندر پر گھومنے سے کیا تفریح ہو گی ۔ وہاں سوائے عریانی اور فحاشی کے اور تو کچھ دیکھنے کو نہیں ملتا "..... جولیا نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا میں ایک تجویز پیش کروں "..... اچانک چوہان نے کہا۔

" اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے "..... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہاں سے تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک مشہور پہاڑی سلسلہ ہے جسے کامپٹن ویب کہا جاتا ہے یہ پہاڑی سلسلہ تقریباً بیس پچیس کلو میٹر میں پھیلا ہوا ہے اس کے اندر انتہائی خوفناک کھائیاں بھی ہیں دلفریب چوٹیاں بھی ہیں اور گھنے اور خوفناک جنگل بھی ۔ چاندنی راتوں میں وہاں کی زمین میں روشنی سی پھوٹتی دکھائی دیتی ہے اس لئے چاندنی راتوں میں وہاں ایک خصوصی کھیل کھیلا جاتا ہے جسے سلور گیم کہا جاتا ہے اس گیم میں مرد یا عورت دونوں شریک ہو سکتے ہیں اس کے مطابق اس پہاڑی سلسلے کے اندر کہیں کسی خفیہ جگہ پر چاندی کا بنا ہوا ایک خصوصی کپ چھپا دیا جاتا ہے اور تمام لوگ اپنے اپنے طور پر اسے تلاش کرتے ہیں جو شخص یا ٹیم اس کپ کو تلاش کر لے اسے سلور کنگ یا سلور کوئین کا خطاب ملتا ہے اور اسے بہت بھاری انعام دیا جاتا ہے "..... چوہان نے کہا

" لیکن اس میں تفریح کیا ہے "..... جولیا نے کہا۔

" مس جولیا یہ پہاڑی سلسلہ انتہائی خطرناک ہے اس کھیل کے دوران ہر آدمی کی جان جانے کا شدید خطرہ ہوتا ہے گو انتظامیہ کی طرف سے ہر خطرناک جگہ کے قریب فون بوتھ بنائے گئے ہیں تاکہ

خطرے کی صورت میں امداد طلب کی جائے یا کوئی شخص زخمی ہو جائے تو اسے وہاں سے نکال کر ہسپتال پہنچایا جائے لیکن اس کے باوجود روزانہ کئی افراد ہلاک ہو جاتے ہیں اور بے شمار زخمی ہو جاتے ہیں سلور کپ بہت ہی کم کسی کے حصے میں آتا ہے"......چوہان نے جواب دیا۔

"مطلب ہے اس گیم میں خطرات بہت زیادہ ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور یہی اس گیم کا حسن ہے یہاں کسی قسم کا اسلحہ ساتھ لے جانا منع ہے اور نہ ہی کوئی گاڑی استعمال کی جا سکتی ہے سب کچھ ہاتھوں سے کرنا پڑتا ہے صرف ایک بڑا چاقو اور ایک خاص قسم کی بنی ہوئی سٹک ساتھ رکھی جا سکتی ہے اور بس حتیٰ کہ کھانے کا سامان یا پانی تک ساتھ نہیں لے جایا جاتا سب کچھ حصے لینے والوں کو وہیں سے ہی حاصل کرنا پڑتا ہے"......چوہان نے کہا۔

"ویری گڈ بڑی شاندار اور پر لطف تفریح ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ یہ کپ حاصل کر کے ہی واپس آیا جائے یا جس وقت جس کا جی چاہے واپس جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ آپ کی مرضی ہے چاہے سلور کپ کے لئے اس میں حصہ لیں چاہے ویسے ہی تفریح کرتے پھریں۔ اور جب جی چاہے واپس چلے جائیں"......چوہان نے جواب دیا۔

"پھر تو ٹھیک ہے اس طرح یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہمیں فوراً وہیں چلنا چاہئے آج کل چاندنی راتیں ہیں بڑا لطف آئے گا"

تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ ساری تفصیل کہاں سے معلوم کی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں کافی عرصہ پہلے ایک بار عمران صاحب کے ساتھ اس میں حصہ لے چکا ہوں ہم جن افراد کی نگرانی کر رہے تھے ان لوگوں نے یہیں میٹنگ طے کر رکھی تھی"......چوہان نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے لیکن آج نہیں کل"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کل کیوں"...... تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر پوچھا۔

"کل عمران کو بھی ساتھ لے جائیں گے اس کے بغیر اتنی خوبصورت تفریح میں لطف نہیں آئے گا"...... جولیا نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے جب کہ باقی سب کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی لیکن چونکہ جولیا کا لہجہ حتمی تھا اس لئے کسی نے مزید کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا اور اس طرح کل کا پروگرام طے ہو گیا۔

جیگال اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیگال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... جیگال نے سرد لہجے میں کہا۔

" سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں "...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" یس سر جیگال بول رہا ہوں "...... جیگال نے جواب دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے "۔ ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا

" ان کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے جناب ویسے وہ ابھی تک تفریح میں مصروف ہیں انہوں نے کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لیا "...... جیگال نے جواب دیا۔

" آج مجھ پر یہ ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے جیگال جس نے مجھے بوکھلا کر رکھ دیا ہے "۔ جیمز نے کہا تو جیگال بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب جناب کیسا انکشاف "...... جیگال نے حیران ہو کر کہا

" گرین لینڈ کی سب سے طاقتور اور مؤثر ایجنسی ریڈ لائن کے لارڈ ایمبرے کو جانتے ہو "...... جیمز نے کہا۔

" یس سر اچھی طرح جانتا ہوں کیا ہوا انہیں "...... جیگال نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان کا قد و قامت عمران سے ملتا ہے یا نہیں "۔ جیمز نے کہا تو جیگال بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ان کا عمران سے کیا تعلق "...... جیگال نے حیران ہو کر کہا۔

" جو میں نے پوچھا ہے پہلے اس کا جواب دو "...... جیمز نے سخت لہجے میں کہا

" یس سر بالکل قد و قامت ملتا ہے لیکن "...... جیگال نے جواب دیا

" تو پھر یوں سمجھو کہ عمران نے مجھے احمق بنا کر سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور اب میگنٹ رنگ شدید خطرے میں ہے "...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے کہا تو جیگال کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی حیرت کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا۔

" عمران آپ کو احمق بنا گیا ہے کب کیسے۔ پلیز آپ تفصیل بتائیں "۔ جیگال نے کہا۔

"دو روز پہلے کی بات ہے کہ لارڈ ایمبرے میری رہائش گاہ پر مجھ سے ملنے کے لئے آئے ان کی سیکرٹری اور باڈی گارڈ ساتھ تھا۔ چیک پوسٹوں پر ان کی مکمل چیکنگ ہوئی وہ ہر لحاظ سے اوکے تھے ان کے پاس موجود کاغذات کی بھی سکریننگ اور چیکنگ ہوئی وہ بھی درست تھے چنانچہ وہ میرے پاس پہنچ گئے میں ان کی اس طرح آمد پر حیران ہوا انہوں نے جو کچھ بتایا اس سے معلوم ہوا کہ انہیں پاکیشیائی ایجنٹ جاوید کی موت کے بارے میں سب کچھ علم ہے اور انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حکام میں اس بات پر انتہائی بے چینی ہے کہ کلاڈیا نے دوسرے پاکیشیائی کیپٹن برکت کو کیوں چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے کہا کہ عمران کی یہاں موجودگی خطرے کا الارم ہے بہرحال باتوں باتوں میں انہوں نے مجھ سے معلوم کر لیا کہ اب میگنٹ رنگ کہاں موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ لارڈ آسٹن کی شکار گاہ میں آج لنچ کے دوران کلاڈیا نے عمران کی ہلاکت کے لئے جال پھیلا رکھا ہے چونکہ لارڈ ایمبرے بے حد موثر آدمی ہیں اور انتہائی ذمہ دار بھی اس لئے میں نے ان سے کچھ نہیں چھپایا اور وہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ البتہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ اعلیٰ حکام کو رپورٹ دیتے ہوئے میرے لئے کھل کر فیور کریں گے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں اس ملاقات کا ذکر کسی سے نہ کروں چنانچہ میں خاموش ہو گیا آج ایک خصوصی میٹنگ کے دوران میری ملاقات لارڈ ایمبرے سے ہوئی تو میں نے ان سے رپورٹ کے بارے پوچھا تو وہ حیرت سے مجھے دیکھنے لگے جب میں نے

ان سے رپورٹ کے بارے میں مزید تفصیل سے پوچھا تو انہوں نے اس بات سے بھی انکار کر دیا کہ انہوں نے سرے سے کوئی ملاقات میرے ساتھ کی تھی اور جب انہوں نے بتایا کہ وہ تو گزشتہ دو ہفتوں سے ملک سے باہر تھے اور کل ان کی واپسی ہوئی ہے تو میرے ذہن میں بے اختیار خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں میں نے انہیں کسی نہ کسی طرح آئیں بائیں شائیں کر کے مطمئن کر دیا لیکن میری ذہنی حالت واقعی خراب ہو گئی کیونکہ اگر میں انہیں تفصیل بتا دیتا تو لامحالہ میں غفلت کا مرتکب قرار پا کر زیر عتاب آجاتا اسی لمحے مجھے یقین ہو گیا کہ لارڈ ایمبرے کے روپ میں مجھ سے ملنے والا یقیناً عمران یا اس کا کوئی ساتھی ہو گا اور اسی لئے وہ لارڈ آسٹن کی شکار گاہ پر اپنے خلاف بچھائے ہوئے جال سے بھی بچ نکلا اور اب مجھے اس میگنٹ رنگ کی فکر لگ گئی اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے اب تم نے جب بتایا ہے کہ لارڈ ایمبرے اور عمران کا قدوقامت ایک ہے تو میں اب کنفرم ہو گیا ہوں کہ لارڈ ایمبرے کے روپ میں مجھ سے ملنے والا یقیناً عمران ہی تھا"۔ ڈیفنس سیکرٹری جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تو اس طرح عمران لارڈ آسٹن کی شکار گاہ میں ہلاکت سے بچ نکلا ویری بیڈ یہ شخص واقعی حیران کن انداز میں کام کرتا ہے اس کا تو مطلب ہے کہ یہ واقعی میگنٹ رنگ کے پیچھے لگا ہوا ہے اور بظاہر تفریح کا بہانہ کر رہا ہے لیکن درپردہ اپنا کام اس نے جاری رکھا ہوا ہے"۔ جیگال نے جواب دیا۔

"ہاں لیکن اب میں اسے مزید ڈھیل نہیں دے سکتا۔ اب تم فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرا دو کیونکہ یہ شخص لازماً پوائزن کے سٹور تک بھی پہنچ جائے گا"...... جیمز نے کہا

"میگنٹ رنگ کی طرف سے آپ فکر نہ کریں اس تک تو عمران پہنچ ہی نہیں سکتا"...... جیگال نے کہا۔

"نہیں وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اب جب کہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ میگنٹ رنگ پوائزن کے خصوصی سٹور میں ہے تو وہ وہاں لازماً پہنچے گا"...... جیمز نے کہا۔

"جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ سٹور کے بارے میں سوائے میرے اور کلاڈیا کے تیسرا کوئی آدمی نہیں جانتا اور سٹور پر تعینات افراد کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور سٹور میں میرے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا"...... جیگال نے کہا۔

"جس طرح وہ لارڈ ایمبرے کے روپ میں مجھ سے ملا۔ اس طرح وہ تمہارے روپ میں وہاں بھی تو جا سکتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"میرے اور اس کے قد و قامت میں بہت فرق ہے"...... جیگال نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کا ساتھی بھی تو جا سکتا ہے وہ ساتھی جس کا قد و قامت تم جیسا ہو"...... جیمز نے کہا۔

"جی ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکے گا کیونکہ وہاں خفیہ کمپیوٹر نصب ہیں جن میں میرے خون کا گروپ اور

میرے اندرونی جسم کی مخصوص نشانیاں فیڈ ہیں وہ زیادہ سے زیادہ میک اپ کر لے گا آواز اور لہجے کی نقل کر لے گا لیکن اندرونی ساختیں تو نہیں بدل سکتا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ میگنٹ رنگ وہاں موجود ہی نہیں ہے"...... جیگال نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو وہاں موجود نہیں ہے پھر کہاں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری جیمز کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اسے میں نے کامپٹن ویب میں موجود خصوصی سٹور میں چھپایا ہوا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ وہاں کا کسی کو خواب میں بھی خیال نہیں آ سکتا اور اگر کوئی وہاں پہنچ بھی جائے تو اسے وہاں انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یہ سٹور اس قسم کا ہے کہ اس تک کسی دوسرے کی رسائی بھی ہر لحاظ سے ناممکن ہے اور کلاڈیا کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اسے بھی یہی معلوم ہے کہ رنگ پوائزن کے خصوصی سٹور میں ہے"...... جیگال نے جواب دیا۔

"اوہ تھینک گاڈ پھر ٹھیک ہے تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ویری گڈ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں لیکن اس کے باوجود ان خطرناک لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کیا ضرورت ہے کسی قسم کا رسک لینے کی تم ان سب کا خاتمہ ہی کرا دو"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر آپ سے ہونے والی ملاقات کے بعد واقعی ان لوگوں کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ لوگ میگنٹ رنگ حاصل کرنے کے لئے ایسی ہی کوئی اور حرکت بھی کر سکتے ہیں جس سے گریٹ لینڈ کو

ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے اب ہمیں کھل کر ان کا
مقابلہ کرنا پڑے گا"۔جیگال نے کہا۔
" اوکے میں جلد از جلد ان کی ہلاکت کی خبر سننا چاہتا ہوں گڈ
بائی"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
جیگال نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"آج سر کو بھی پتہ چل گیا ہے کہ کس طرح آدمی احمق بن جاتا ہے
اس لئے اب عمران پر غصہ آرہا ہے سر کو اور وہ فوری طور پر اسے ہلاک
کرانا چاہتا ہے"......جیگال نے مسکراتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور ایک
بار پھر فائل پر نظریں جما دیں لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ
فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور جیگال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔
"یس"......جیگال نے کہا۔
"سر سپیشل سٹور سے ماسٹر نگب کی کال ہے"......دوسری طرف
سے ان کی پی اے کی آواز سنائی دی تو جیگال بے اختیار چونک پڑا۔
"بات کراؤ"......جیگال نے کہا اس کے چہرے پر یکلخت شدید
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"ہیلو چیف میں ماسٹر نگب بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ماسٹر
نگب کی آواز سنائی دی۔
"کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"......جیگال نے پوچھا۔
"یہاں ایک حیرت انگیز واقعہ ہوا ہے چیف میں اس بارے میں

آپ کو رپورٹ دینا چاہتا تھا"......ماسٹر نگب نے کہا۔
"کیسا واقعہ تفصیل سے بتاؤ"......جیگال نے بھنچے بھنچے لہجے میں
کہا اس کے ذہن میں ڈیفنس سیکرٹری کی باتیں گھوم گئی تھیں۔
"رات یہاں ایک آدمی آیا اسے روڈ پر ہی بے ہوش کر کے انکوائری
روم میں لایا گیا پوچھ گچھ پر پتہ چلا کہ وہ رائل ہوٹل کا چیف سپروائزر
ڈیوڈ ہاکنز ہے۔وہ دراصل پارکل فارم کے مالک پارکل کی نوجوان
بیوی سے ملنے آیا تھا اور غلطی سے ادھر آگیا کیونکہ پرسٹل اور پارکل ملتے
جلتے الفاظ ہیں۔میں نے خود اس سے بات چیت کی وہ واقعی سیدھا
سادھا آدمی تھا میں نے رائل ہوٹل فون کر کے وہاں سے بھی تصدیق
کر لی تب میں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے اپنے آدمی پنٹر
کے ذریعے کار میں بٹھا کر مین روڈ پر چھوڑنے کا حکم دیا اس کے ہاتھ اس
کی پشت پر رسی سے بندھے ہوئے تھے میں یہ سمجھا کہ پنٹر واپس آگیا ہو گا
کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی لیکن صبح معلوم ہوا کہ پنٹر واپس ہی نہیں
آیا تو میں چونک پڑا۔میں نے اس کی تلاش کا حکم دیا ہی تھا کہ پارکل
فارم سے پارکل کا فون آگیا اس نے بتایا کہ پنٹر نے رات کو اس کے
گھر اس کی بیوی کے بیڈ روم میں گھس کر اس کی بیوی کی زبردستی
عزت لوٹنے کی کوشش کی تھی اس نے ان کے ملازم کو بھی مار ڈالا تھا۔
اس لئے اس نے اس کے دل میں خنجر مار کر ہلاک کر دیا ہے اس لئے
میں اس کی لاش منگوا لوں اور آئندہ اگر میرا کوئی آدمی ادھر آیا تو اسے
دیکھتے ہی گولی مار دی جائے گی میں بے حد حیران ہوا اور پھر راسٹ کو

ساتھ لے کر میں پارکل کے مکان پر پہنچا تو وہاں واقعی بیڈ روم میں پنٹر کی لاش پڑی ہوئی تھی اور پھاٹک کے قریب پارکل کے ذاتی ملازم ڈیی کی لاش بھی موجود تھی اسے گردن میں بل دے کر ہلاک کیا گیا تھا اور یہ کام کسی تربیت یافتہ آدمی کا ہی ہو سکتا تھا بہر حال میں پنٹر کی لاش لے کر واپس آگیا میں نے چیف سپروائزر ڈیوڈ ہاکنز کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ وہ آج ڈیوٹی پر ہی نہیں آیا اور نہ ہی اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے اس سارے سلسلے میں چند باتیں ایسی ہیں جو مجھے کھٹک رہی تھیں پہلی بات تو یہ کہ پنٹر اس ذہنیت کا آدمی ہی نہیں تھا کہ ایسی حرکت کرتا دوسری بات یہ کہ پارکل کے پاس وہ خنجر ہی موجود نہ تھا جس سے اس نے پنٹر کو ہلاک کیا اور تیسری بات یہ کہ جس انداز کا زخم پنٹر کے سینے میں موجود تھا۔ وہ پارکل جیسے ادھیڑ عمر آدمی کے بس کا روگ ہی نہیں ہے۔ ایسا زخم لامحالہ کوئی انتہائی طاقتور اور تربیت یافتہ آدمی ہی ڈال سکتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ پنٹر کے دونوں نتھنے بھی کٹے ہوئے تھے جن کے بارے میں پارکل کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات وہ نہیں ہیں جو بتائے جا رہے ہیں لیکن چونکہ مجھے معلوم ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب پارکل کے بہنوئی ہیں اس لئے میں نے براہ راست اس پر ہاتھ نہیں ڈالا اور آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... ماسٹر نگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ڈیوڈ ہاکنز کا قد وقامت کیا تھا"...... جیگال نے پوچھا تو ماسٹر نگ نے اسے تفصیل بتا دی۔

"کس وقت وہ وہاں پہنچا تھا اور کس وقت وہاں سے اس کی واپسی ہوئی تھی"...... جیگال نے دوسرا سوال کیا تو ماسٹر نگ نے وقت بتا دیا۔

"یہ ڈیوڈ ہاکنز نہیں تھا۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران تھا اور وہ سپیشل سٹور کے انتظامات کا جائزہ لینے آیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق سپیشل سٹور میں ایک اہم سائنسی پرزہ موجود ہے جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ دوبارہ آئے گا کسی بھی روپ میں اس لئے تم میری ہدایات نوٹ کر لو اور اگر تم نے ان ہدایات پر عمل کرنے میں معمولی سی کوتاہی بھی کی تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت قبر میں دفن ہونا پڑے گا"...... جیگال نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ماسٹر نگ کی آواز سنائی دی۔

"اب جو آدمی بھی ممنوعہ علاقے میں داخل ہو۔ چاہے وہ میرے روپ میں ہی کیوں نہ ہو۔ تم نے اسے ہر قیمت پر بغیر ایک لمحہ ضائع کیے گولی سے اڑا دینا ہے"...... جیگال نے کہا۔

"لیکن چیف اگر آپ سچ مچ آگئے تو"...... ماسٹر نگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے اور تمہارے درمیان کوڈ طے ہوگا اور میں تمہیں پہلے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بھی اطلاع کر دوں گا۔ کوڈ بھی سن لو۔ میں کہوں گا۔ بلیک کارٹون اور تم جواب دو گے کنگز ہوٹل۔ تب کوڈ

مکمل ہو گا۔ ویسے جب تک یہ آدمی ہلاک نہیں ہو جاتا میں سپیشل سٹور میں نہیں آسکتا جب یہ ہلاک ہو جائے گا تب میں تمہیں اطلاع کر دوں گا لیکن اب تمہارے اور میرے درمیان فون کال، ٹرانسمیٹر کال اور ذاتی ملاقات کے دوران یہ کوڈ لازمی دوہرایا جائے گا۔ اگر یہ کوڈ مکمل نہ ہو تو تم مجھے بھی گولی مار سکتے ہو"...... جیگال نے کہا۔

"یس چیف آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی"...... ماسٹر بگ نے کہا تو جیگال نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر شکنیں موجود تھیں کیونکہ کلاڈیا نے لامحالہ صبح کو اٹھ کر ماسٹر زوم کی ریکارڈنگ چیک کی ہو گی اور اسے معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ عمران نے رات کو کیا کیا ہے لیکن اس نے ابھی تک رپورٹ نہیں دی تھی اس لئے چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کلاڈیا جہاں بھی ہو اسے تلاش کر کے میری بات کراؤ"...... جیگال نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جیگال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیگال نے کہا۔

"مس کلاڈیا لائن پر موجود ہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... جیگال نے کہا۔

"یس چیف میں کلاڈیا بول رہی ہوں"...... کلاڈیا کی آواز سنائی دی۔

"تم نے ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا سرگرمیاں ہیں ان کی"...... جیگال نے کہا۔

"میں ابھی آپ سے بات کرنے ہی والی تھی کہ آپ کے پی اے کی کال آگئی۔ عمران اور اس کے ساتھی تفریحی پروگراموں میں مصروف ہیں۔ آج رات ان سب نے کامپٹن ویب میں سلور کپ کی تلاش میں حصہ لینے کا پروگرام بنایا ہے"...... کلاڈیا نے کہا تو جیگال اس طرح کرسی پر اچھلا جیسے کرسی میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کامپٹن ویب"...... جیگال نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یس چیف چونکہ وہ یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں اس لئے وہ تفریح ہی کر رہے ہیں اور آج کل چاندنی راتیں ہیں اس لئے کامپٹن ویب میں سلور کپ کی تلاش واقعی شاندار اور ایڈونچر تفریح ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"تم نے صبح ماسٹر زوم کی ریکارڈنگ تو چیک کی ہو گی۔ رات کی عمران کی کیا رپورٹ ہے"...... جیگال نے کہا۔

"میں نے صبح اٹھتے ہی چیکنگ کی ہے وہ ساری رات سویا رہا ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیا تو جیگال کی پیشانی پر موجود شکنوں میں

مزید اضافہ ہو گیا۔

"کیا تم نے اس کی ساری رات کی ریکارڈنگ دیکھی ہے"۔ جیگال نے کہا۔

"یس چیف پوری ٹیپ چیک کی ہے"...... کلاڈیا نے مطمئن اور بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران تو رات کو پوائزن کے سپیشل سٹور پہنچا تھا اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ سویا رہا تھا"...... جیگال نے کہا۔

"پوائزن کے سپیشل سٹور اور عمران نہیں چیف آپ کو غلط اطلاع ملی ہے۔ میں نے خود ماسٹر روم کی رات کی مکمل ریکارڈنگ چیک کی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں یہ ریکارڈنگ لے کر آپ کے پاس آجاؤں آپ خود دیکھ لیں"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... جیگال نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ ہوٹل ایمرلڈ میں رہ رہے ہیں وہاں انہوں نے ڈنر کیا میں نے بھی ان کے ساتھ ڈنر کیا اور پھر وہ واپس کوٹھی پہنچے اور ساری رات کوٹھی میں رہے بلکہ ابھی تک وہ کوٹھی میں موجود ہیں اور سلور کپ حاصل کرنے کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"تم وہ ریکارڈنگ لے کر فوراً میرے پاس پہنچو اب وقت آگیا ہے کہ معاملات کو فوری طور پر سمیٹا جائے"...... جیگال نے کہا اور کلاڈیا کا جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ ان حالات میں تو انہیں ڈھیل دینا واقعی حماقت ہی ہوگی"...... جیگال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھی اور میز کی سب سے نچلی دراز سے اس نے شراب کی بوتل اور ایک گلاس نکال کر باہر رکھا اور گلاس میں شراب ڈال کر اس نے اس کی چسکیاں لینا شروع کر دیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... جیگال نے کہا تو دروازہ کھلا اور کلاڈیا اندر داخل ہوئی اس نے ہاتھوں میں ایک بڑا سا پیکٹ اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے"...... جیگال نے حیران ہو کر پیکٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیپ کے ساتھ ساتھ مشین بھی لے آئی ہوں تاکہ آپ ٹیپ کو دیکھ سکیں"...... کلاڈیا نے جواب دیا اور پیکٹ میز پر رکھ کر اسے کھولنے لگی۔ پیکٹ سے ایک مستطیل شکل کی مشین نکال کر اس نے میز پر رکھی اور خالی پیکٹ کو اٹھا کر اس نے میز کے نیچے رکھ دیا۔ پھر مشین کے ساتھ منسلک تار اس نے ساکٹ میں لگائی اور مشین کو آن کر دیا۔ مشین کے درمیان سکرین تھی جو روشن ہو گئی اور کلاڈیا کرسی کھینچ کر جیگال کے ساتھ ہو کر بیٹھ گئی تاکہ دونوں مشین پر ابھرنے والی ریکارڈنگ دیکھ سکیں۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھرا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا جس پر عمران بڑے عجیب سے انداز میں سویا ہوا تھا اور اس کے خراٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی

تھیں لیکن ریکارڈنگ دھندلی تھی۔

"یہاں سے رات کی ریکارڈنگ ختم ہوئی تھی اب یہ اس کے بعد کی ریکارڈنگ ہے"...... کلاڈیا نے کہا اور جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران مسلسل سویا ہوا ہی نظر آ رہا تھا اور جیگال کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اچانک جیگال نے عمران کو بیڈ سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ گو عمران واضح طور پر نظر نہ آ رہا تھا لیکن ایک سایہ سا حرکت کرتا نظر آیا تھا۔ جیگال نے کلاڈیا کی طرف دیکھا لیکن کلاڈیا اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"یہ سایہ عمران کا ہی ہے لیکن سکرین کیوں دھندلی ہے"۔ جیگال نے کہا تو کلاڈیا خاموش بیٹھی رہی۔ اس نے نہ حرکت کی اور نہ کوئی جواب دیا۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں کلاڈیا"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھی رہی البتہ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا تمہیں کیا ہوا"...... جیگال نے کلاڈیا کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن کلاڈیا کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ آیا تو جیگال نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی تو کلاڈیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا باس آپ نے مشین کیوں آف کر دی"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یہ تمہیں کیا ہو گیا تھا"...... جیگال نے کہا۔

"مجھے۔ مجھے کیا ہونا ہے میں تو ریکارڈنگ دیکھ رہی تھی"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے بات کی کہ سکرین کیوں دھندلی ہو گئی تھی اور عمران سائے کی صورت میں اٹھا ہے لیکن تم نے کوئی جواب نہ دیا میں نے تمہیں بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا لیکن تم نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا یوں لگتا تھا جیسے تم ٹرانس میں ہو۔ اب میں نے مشین بند کی ہے تو تم ٹرانس سے باہر آئی ہو"...... جیگال نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹرانس میں نہیں چیف۔ میں تو ریکارڈنگ دیکھ رہی تھی اور عمران اسی طرح بدستور بیڈ پر سویا ہوا خراٹے لے رہا تھا اور وہ اسی طرح صبح تک سویا رہا اور سکرین بھی صاف اور واضح تھی"...... کلاڈیا نے کہا۔

"تم نے عمران کو بیڈ سے اٹھتے ہوئے نہیں دیکھا"...... جیگال نے کہا۔

"نہیں چیف ایسا ہوا ہی نہیں"...... کلاڈیا نے جواب دیا تو جیگال نے ہاتھ بڑھا کر مشین آن کر دی۔ چند لمحوں بعد جھماکا سا ہوا پھر سکرین ویسے ہی دھندلی نظر آ رہی تھی لیکن اب سکرین پر ایک کار چلتی دکھائی دے رہی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی سایہ سا بیٹھا ہوا تھا۔

"اب دیکھو کیا نظر آ رہا ہے"...... جیگال نے کلاڈیا سے مخاطب ہو کر کہا لیکن کلاڈیا ایک بار پھر بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔ اس کی نظریں

سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے اس نے جیگال کی بات ہی نہ سنی ہو۔

"میں کیا پوچھ رہا ہوں کلاڈیا"...... جیگال نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن کلاڈیا پر جیگال کے چیخنے کا کوئی اثر نہ ہوا تو جیگال نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے کلاڈیا ہوش میں آ گئی۔

"کیا ہوا چیف۔ آپ نے مشین پھر بند کر دی۔ عمران تو ویسے ہی سویا ہوا تھا"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیگال نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ کلاڈیا حیرت سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہی تھی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جیگال کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر جان ولیم جہاں کہیں بھی ہو میری ان سے فوری بات کراؤ"...... جیگال نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پروفیسر جان ولیم وہ تو ہپناٹزم کا ماہر ہے اس سے آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ ابھی مجھ سے کوئی بات نہ کرو"...... جیگال نے سرد اور سخت لہجے میں کہا تو کلاڈیا نے ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے وہ جیگال کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی

تھی جیسے اسے اس کی ذہنی صحت پر شک گزر رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیگال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیگال نے کہا۔

"پروفیسر جان ولیم لائن پر ہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں جیگال بول رہا ہوں"...... جیگال نے کہا۔

"یس میں پروفیسر جان ولیم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی بولنے والے کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

"پروفیسر آپ فوراً میرے سپیشل آفس میں آ جائیں فوراً ابھی اور اسی وقت"...... جیگال نے کہا اور بغیر دوسری طرف سے بات سنے اس نے کریڈل دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر جان ولیم کو میں نے فوری کال کیا ہے جیسے ہی وہ پہنچیں انہیں فوراً میرے آفس میں پہنچا دینا"...... جیگال نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اس بار اس نے شراب کو گلاس میں ڈالنے کا تکلف ہی نہیں کیا بلکہ ویسے ہی بوتل منہ سے لگائی اور غٹا غٹ شراب پیتا چلا گیا۔

"آپ کو کیا ہو گیا ہے چیف"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں خاموش رہو"...... جیگال نے بوتل واپس میز پر رکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" آخر ہوا کیا ہے چیف آج سے پہلے تو آپ نے کبھی ایسا رویہ نہیں میرے ساتھ رکھا"...... کلاڈیا نے اس بار جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں خاموش رہو ورنہ گولی مار دوں گا"...... جیگال نے بری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا تو کلاڈیا ایک بار پھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس کم ان"...... جیگال نے اونچی آواز میں کہا اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا اس کی آنکھوں پر گاگل تھی جسم پر سوٹ تھا اس کا چہرہ واقعی پروفیسروں کی طرح باوقار تھا۔

" آیئے پروفیسر"...... جیگال نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا تو کلاڈیا بھی کھڑی ہو گئی۔

" بیٹھو بیٹھو خیریت ہے اس طرح اچانک اور فوری کال نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

" ایک اہم مسئلہ ہے اسی لئے آپ کو اس طرح کال کرنا پڑا ہے پروفیسر ادھر آجایئے۔ کلاڈیا کرسی اٹھا کر اپنی کرسی کے ساتھ پروفیسر کے لئے رکھ دو"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا نے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھی ہوئی خالی کرسی اٹھائی اور اپنی کرسی کے ساتھ رکھ دی۔

" تم اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ اور پروفیسر آپ اس کے ساتھ کرسی پر

بیٹھ جائیں"...... جیگال نے کہا تو وہ دونوں کرسی پر بیٹھ گئے لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" میں آپ کو ایک ریکارڈنگ کی ٹیپ دکھانا چاہتا ہوں"...... جیگال نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھی ہوئی مشین کو آن کر دیا چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکا ہوا اور سکرین روشن ہو گئی لیکن سکرین دھندلی تھی اور اس پر کار ابھی تک چلتی دکھائی دے رہی تھی۔

" آپ دیکھ رہے ہیں پروفیسر"...... جیگال نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں لیکن یہ کیا ہے"...... پروفیسر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" آپ کو سکرین دھندلی نظر آرہی ہے"...... جیگال نے پوچھا۔

" ہاں خاصی دھندلی ہے لیکن"...... پروفیسر کے لہجے میں حیرت تھی۔

" کار کے اندر موجود آدمی سائے کی صورت میں نظر آرہا ہے"...... جیگال نے کہا۔

" ہاں ہاں مگر یہ سب کیا ہے یہ تم نے کیا پراسراریت پھیلا رکھا ہے کھل کر بات کرو"...... اس بار پروفیسر نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کلاڈیا تمہیں کیا نظر آرہا ہے"...... جیگال نے کلاڈیا سے کہا لیکن کلاڈیا نے کوئی جواب نہ دیا اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

" کلاڈیا میں کیا پوچھ رہا ہوں"...... جیگال نے اسے بازو سے پکڑ کر

جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن کلاڈیا اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔

"آپ نے دیکھا پروفیسر کلاڈیا کی حالت۔ مجھے لگتا ہے یہ ٹرانس میں ہے"...... جیگال نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی۔ یہ تو واقعی ٹرانس میں لگتی ہے مگر"۔ پروفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جیگال نے ہاتھ بڑھا کا مشین آف کر دی تو کلاڈیا چونک پڑی۔

"کیا ہوا باس آپ نے مشین بند کر دی۔ آپ بار بار اسے کیوں بند کر دیتے ہیں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"تمہیں سکرین دھندلی نظر آئی ہے"...... جیگال نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"نہیں باس سکرین تو صاف تھی اور عمران بیڈ پر سویا ہوا خراٹے لے رہا ہے"...... کلاڈیا نے جواب۔

"آپ نے سن لیا پروفیسر"...... جیگال نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ کلاڈیا ٹرانس میں ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"آپ چیک کریں اور اسے ٹھیک کریں اسی لئے میں نے آپ کو فوری کال کیا تھا یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... جیگال نے کہا۔

"میں ٹرانس میں ہوں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں علیحدہ کمرہ ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"ہاں آیئے میں آپ کو خود لے چلتا ہوں تم بھی آؤ کلاڈیا"۔ جیگال نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو پروفیسر اور کلاڈیا بھی اٹھ کھڑے ہوئے کلاڈیا کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ تینوں اس کمرے سے باہر آئے اور جیگال انہیں ایک کمرے میں لے آیا جو خالی پڑا ہوا تھا اس میں صرف کرسیاں اور ایک میز تھی۔

"کیا میں یہاں ٹھہر سکتا ہوں پروفیسر"...... جیگال نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ آپ اپنے آفس جائیں میں نے اس پر کام کرنا ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے بے پناہ محنت کرنی پڑے گی"...... پروفیسر نے کہا تو جیگال سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور دوبارہ اپنے آفس میں آ کر بیٹھ گیا لیکن اس نے مشین آن نہ کی بلکہ خاموش بیٹھا رہا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد دروازہ کھلا اور پروفیسر اور اس کے پیچھے کلاڈیا اندر داخل ہوئے۔ پروفیسر پر بے پناہ تھکن نمایاں تھی اور اس کی آنکھوں پر بدستور گاگل لگی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا پروفیسر"...... جیگال نے پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے اب کلاڈیا ٹھیک ہے لیکن یہ میری زندگی کا انتہائی انوکھا تجربہ ہے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اگر میری بجائے کوئی اور ہوتا تو کبھی بھی کلاڈیا کو ٹھیک نہ کر سکتا مجھے بے پناہ محنت کرنی پڑی ہے جس کسی نے بھی اس کے ذہن کو سجشن دی ہے وہ اس دنیا کا ماہر ترین

پہناٹسٹ ہے اور اس کے علاوہ میں نے ایک اور چیز بھی محسوس کی ہے کہ کلاڈیا کے ذہن کے اندر یاداشت والے حصے پر نادیدہ خول سا چڑھا ہوا تھا جسے توڑنا تقریباً ناممکن تھا لیکن میں نے آخرکار اسے توڑ ہی لیا اور یہ میرے لئے بالکل نئی بات ہے ہپناٹزم میں ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اس طرح خول چڑھا دیا جائے اس میں تو ذہن کو سجشن دی جاتی ہیں اور بس"...... پروفیسر نے تھکے تھکے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں کہ ایسا کس نے کیا ہے بہرحال پہلے میں چیک کرلوں پھر بات ہوگی"...... جیگال نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین آن کر دی۔

"دیکھو کلاڈیا"...... جیگال نے کہا اور کلاڈیا نے زبان سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا سکرین روشن ہوئی تو کلاڈیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ سکرین دھندلی کیوں ہوگئی ہے اور یہ کار اور اس کے اندر سایہ یہ کس کا ہے"...... کلاڈیا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا تو جیگال نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی۔

"بہت شکریہ پروفیسر اب مجھے یقین آگیا ہے کہ کلاڈیا ٹھیک ہوگئی ہے"...... جیگال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ابھی میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے پروفیسر آپ نے پاکیشیا کے علی عمران کا نام سنا ہوا ہے"...... جیگال نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پاکیشیا کا علی عمران وہ کون ہے میں تو پہلی بار سن رہا ہوں"۔ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کلاڈیا کو اس حالت میں پہنچانے والا یہ علی عمران ہے اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جیگال نے کہا۔

"اوہ پھر تو اس سے میری ملاقات ضروری ہے وہ تو ماہر فن آدمی ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"وقت آنے پر آپ کو اس سے ملوا دیا جائے گا فی الحال آپ آرام کر سکتے ہیں آپ کا ایک بار پھر شکریہ"...... جیگال نے کہا۔

"مجھے ملوانا ضرور۔ مجھے اس سے ملاقات کا اشتیاق رہے گا"۔ پروفیسر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ظاہر ہے وہ جیگال کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ جیگال نے اسے جانے کا کہہ دیا ہے۔

"ضرور پروفیسر"...... جیگال نے جواب دیا اور پروفیسر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو جیگال نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ سب کیا ہے چیف مجھے تو کچھ بتائیں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"عمران واقعی حیرت انگیز آدمی ہے میرے تصور سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز اگر مجھے ماسٹر گب کی طرف سے کال نہ ملتی تو یقیناً مجھے بھی اس سارے سلسلے کا پتہ نہ چلتا اور ہم غلط فہمی میں رہ جاتے"۔ جیگال نے کہا۔

"ماسٹر گب کی کال۔ کیا کہا ہے اس نے"...... کلاڈیا نے کہا تو

جیگال نے پہلے ڈیفنس سیکرٹری سے ہونے والی بات چیت اور پھر ماسٹر نگ سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اور دونوں جگہوں پر پہنچنے والا آدمی عمران تھا لارڈ ایمبرے کے روپ میں بھی اور ڈیوڈ ہاکنز کے روپ میں بھی"...... جیگال نے کہا۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ میں سمجھ رہی تھی کہ عمران اتفاقاً شکار گاہ میں بچ گیا ہے جب کہ دراصل اسے میرے پلان کا پہلے سے علم ہو گیا تھا۔ اوہ یہ بات ہے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہوا ہے"...... جیگال نے کہا۔

"لیکن وہ سپیشل سٹور پر کیسے پہنچ گیا اسے کس نے بتایا ہے کہ وہاں میگنٹ رنگ موجود ہے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یہ بات اسے ڈیفنس سیکرٹری نے بتائی لیکن اصل بات یہ ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری کو بھی یہ معلوم نہیں کہ سپیشل سٹور کہاں ہے اس کے باوجود عمران وہاں پہنچ گیا"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ ہاں بالکل اسے کس طرح اس کا پتہ چلا"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یہ بات اس نے تم سے معلوم کی ہے"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا ایک بار پھر اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات چھا گئے تھے۔

"میں نے بتایا ہے اسے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے چیف"...... کلاڈیا نے کہا۔

"تم نے غور کیا ہے کہ وہ رات کو وہاں پہنچا ہے جب کہ تمہارے مطابق وہ رات کو کوٹھی میں سویا رہا ہے"...... جیگال نے کہا۔

"اوہ ہاں اس بات کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"سنو میں بتاتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا میں اب حتمی نتیجے پر پہنچ گیا ہوں۔ ہوا یہ کہ عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے اس کے جسم میں ماسٹر زوم انجیکٹ کرنے کا پروگرام بنایا ہے چنانچہ اس نے تمہیں ڈاج دینے کا پلان بنا لیا پھر وہ تمہیں قدیم دور کا وحشی مرد بن کر گھسیٹتا ہوا ہٹ میں لے گیا اور تم نے بتایا کہ چند لمحوں کے لئے تمہارا ذہن ماؤف ہو گیا تھا۔ ہوا یہ کہ اس نے تمہارے ذہن کو ہپناٹزم کے ذریعے قابو میں کیا تم سے سپیشل سٹور کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے کوئی کوڈ بنا لیا تاکہ جب وہ کوڈ استعمال کرے تو تم ٹرانس میں آجاؤ اور تمہیں سکرین پر وہی پہلے والا منظر نظر آتا رہے اس کے ساتھ ہی اس نے ماسٹر زوم کی طاقت کو بھی ہلکا کر دیا تاکہ جب وہ حرکت میں آئے تو سکرین دھندلی ہو جائے اور اسے پہچانا نہ جا سکے شاید یہ اس کی ضرورت ہو گی تمہارے ذہن کو دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کے بعد اس نے تمہیں ہوش دلایا اور تم یہی سمجھی کہ تم چند لمحوں کے لئے ساکت ہوئی ہو پھر اس نے تمہیں جان بوجھ کر کام کرنے دیا۔ اس طرح تم مطمئن ہو گئیں کہ تم نے اپنا کام کر لیا ہے۔ عمران نے چونکہ سٹور کا جائزہ لینا تھا اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو

بھیج دیا اور خود وہ سو گیا تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ کہ اب وہ ساری رات سوتا رہے گا اور ایسا ہوا بھی۔ پھر وہ کوڈ دوہرا کر اٹھا اور سپیشل سٹور گیا اور پھر واپس آکر سو گیا تم نے صبح جب ریکارڈنگ دیکھی تو ٹرانس میں ہونے کی وجہ سے تمہیں یہی دکھائی دیا کہ عمران ساری رات سوتا رہا ہے جب کہ میں ٹرانس میں نہ تھا اس لئے مجھے سکرین بھی دھندلی دکھائی دی اور سایہ بھی نظر آتا رہا تمہاری حالت دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم ٹرانس میں ہو۔ کیونکہ میں نے بھی ہپناٹزم پر کافی عرصہ کام کیا ہے لیکن بہرحال میں ماہر نہیں ہوں اس لئے میں نے پروفیسر کو بلایا اور پروفیسر نے تمہیں اس ٹرانس سے نکال لیا اب ماسٹر زوم کی اصل ریکارڈنگ تمہیں دکھائی دے گی اور وہ دھندلی ہے"...... جیگال نے کہا۔

"لیکن باس سکرین کیسے دھندلی ہو گئی اگر میرا ذہن کور تھا تو سکرین مجھے دھندلی دکھائی دینی چاہئے تھی جب کہ مجھے وہ صاف دکھائی دے رہی تھی"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کے ذہن میں بھی یہ بات ہو گی کہ ضروری نہیں کہ ریکارڈنگ صرف تم دیکھو دوسرا کوئی آدمی بھی دیکھ سکتا ہے اس لئے اس نے ماسٹر زوم میں کوئی ایسی حرکت کر دی ہے جس سے ریکارڈنگ دھندلی ہو گئی ہو گی"...... جیگال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ یہ تو میرے لئے حیرت انگیز تجربہ ہے یہ شخص تو

جادوگر ہے"...... کلاڈیا نے کہا تو جیگال بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ تمہارا سابقہ کس سے پڑا ہے۔ اب مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کامپٹن ویب جا رہا ہے"...... جیگال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیری نے رپورٹ دی ہے اور اس کی رپورٹ حتمی ہوتی ہے لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ کہیں یہ بھی ان کی چال نہ ہو۔ وہ وہاں سے غائب ہو کر سپیشل سٹور پر نہ پہنچ جائیں اور وہاں سے میگنٹ رنگ لے کر واپس کامپٹن ویب پہنچ جائیں اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ میگنٹ رنگ کہاں گیا اور کس نے حاصل کیا ہے"۔ کلاڈیا نے کہا تو جیگال بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن میگنٹ رنگ تو سپیشل سٹور میں موجود ہی نہیں ہے"۔ جیگال نے کہا تو اس بار کلاڈیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"وہاں نہیں ہے کیا مطلب۔ آپ نے تو خود بتایا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری نے میگنٹ رنگ واپس بھجوا دیا ہے اور ظاہر ہے آپ نے اسے وہیں رکھوایا ہو گا"...... کلاڈیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں چونکہ اس عمران کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوں اس لئے میں نے اسے وہاں رکھوانے کی بجائے ایکسٹرا سٹور میں رکھوا دیا تھا"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا چند لمحے خاموش بیٹھی رہی پھر یکلخت ایک جھٹکے سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا۔ کیا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ایکسٹرا سٹور تو کامپٹن ویب میں

ہے"...... کلاڈیا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو جب تم نے کہا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو مجھے بھی یہی جھٹکا لگا تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں بھی جا سکتے ہیں"۔ جیگال نے جواب دیا تو کلاڈیا ہونٹ چباتی ہوئی واپس بیٹھ گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میگنٹ رنگ وہاں ہے لیکن کس طرح میرا تو خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں۔ اور ایکسٹرا سٹور میں سپیشل سٹور کی طرح آدمی موجود بھی نہیں ہوتے پھر"...... کلاڈیا نے کہا۔

"دو ہی صورتیں ہے ایک تو یہ کہ وہ واقعی وہاں تفریح کے لئے جا رہے ہیں اور انہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں کوئی سٹور بھی ہے اور اس میں میگنٹ رنگ بھی موجود ہے اور دوسری صورت یہ کہ انہیں کسی بھی پراسرار ذریعے سے بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وہ وہاں موجود ہے لیکن ان میں سے جو بھی صورت ہو اب بہرحال انہیں مزید ڈھیل دینے کی پالیسی ختم کر دی گئی ہے ڈیفنس سیکرٹری سے میری حتمی بات ہو چکی ہے انہوں نے حکم دے دیا ہے کہ اب ہم کھل کر ان کے مقابل آجائیں اور انہیں جلد از جلد اور ہر قیمت پر ختم کر دیں عمران کو بھی اور اس کے ساتھیوں کو بھی۔ کامپٹن ویب اس کام کے لئے بہترین لوکیشن ہے"...... جیگال نے کہا تو کلاڈیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"ویری گڈ چیف۔ اب لطف آئے گا میں بھی اس چوہے بلی کے کھیل سے تنگ آچکی ہوں اور عمران جس انداز میں آگے بڑھ رہا ہے وہ ہمارے لئے خطرے کا الارم بھی ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ان سب کا خاتمہ ضروری ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ گریٹ لینڈ سے پاکیشیا کے تعلقات کا کیا بنے گا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی سرکاری طور پر یہاں نہیں آئے"...... کلاڈیا نے کہا تو جیگال بے اختیار مسکرا دیا۔

"کامپٹن ویب میں تو لوگ مرتے ہی رہتے ہیں یہ بھی اسی انداز میں مریں گے اس لئے حکومت پاکیشیا کیا کر سکے گی"...... جیگال نے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا انہیں گولی نہیں مارنی"...... کلاڈیا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں کلاڈیا ہم نے بھی ان کی طرح کھیل کھیلنا ہے گولی مارنے سے تو معاملات مشکوک ہو جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ اگر ہمیں ناکامی ہوئی تو پھر وہ بھی کھل کر سامنے آجائیں گے میں چاہتا ہوں کہ انہیں کامپٹن ویب میں بالکل اس انداز میں ہلاک کروائیں جس انداز میں لوگ مرتے ہیں"...... جیگال نے کہا۔

"لیکن وہ امدادی پولیس کو کال کر لیں گے اور اس طرح بچ نکلیں گے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"یہی تو اس کھیل کا اصل لطف ہے کہ وہ اس قابل ہی نہ رہیں کہ

پولیس بلا سکیں"...... جیگال نے کہا۔

"تو آپ کے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"...... کلاڈیا نے کہا تو جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے بتائیے مجھے معلوم ہے کہ آپ بہترین پلاننگ کرتے ہیں"...... کلاڈیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو جیگال نے اسے اپنے پلان کی تفصیل بتانی شروع کر دی اور جیسے جیسے پلان سامنے آتا جا رہا تھا کلاڈیا کا چہرہ فرط اشتیاق سے سرخ پڑتا جا رہا تھا۔

"اوہ ویری گڈ چیف ویری گڈ آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہمارا یہ پلان سو فیصد کامیاب رہے گا سو فیصد اور سمجھا یہی جائے گا کہ وہ ویب میں پھنس کر ہلاک ہوئے ہیں ویری گڈ"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس پر عمل درآمد کرنا تمہارا کام ہے"...... جیگال نے جواب دیا۔

"اب آپ بے فکر رہیں اس پر انتہائی کامیابی سے عمل درآمد ہو گا یہ لوگ کل صبح کا سورج نہ دیکھ سکیں گے"...... کلاڈیا نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا اور جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیکسی تیزی سے اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وائٹ مون نامی رہائشی پلازہ واقع تھا۔ عقبی سیٹ پر عمران مقامی میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کلاڈیا سے معلوم کیا ہوا تھا کہ جیگال کی دوست کیتھی وائٹ مون نامی پلازہ کے لگژری فلیٹ میں رہتی ہے اور ایرک پرسٹل ایڈورٹائزنگ ادارے کی مالکہ ہے جس زرعی فارم میں پوائزن کا سپیشل سٹور تھا۔ اس فارم کا نام بھی پرسٹل فارم تھا اور کاغذات میں کیتھی ہی اس فارم کی مالکہ ظاہر کی گئی تھی۔ عمران نے گو جیگال کا حلیہ تو معلوم کر لیا تھا لیکن وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا کیونکہ سپیشل سٹور میں سوائے جیگال کے اور کوئی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اور عمران وہاں جیگال کے روپ میں صفدر کو بھیجنا چاہتا تھا کیونکہ صفدر اور جیگال کا قدوقامت ملتا تھا اور عمران کو یقین تھا کہ صفدر یہ کام اعتماد سے کر لے گا۔ چونکہ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جس

کوٹھی میں ان کی رہائش ہے اس کی کلاڈیا کے آدمی باقاعدہ نگرانی کر رہے ہیں اس لئے وہ میک اپ کر کے عقبی راستے سے خاموشی سے نکلا تھا اور اب ٹیکسی میں بیٹھا وائٹ مون پلازہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں کیتھی کی رہائش تھی۔ اس نے کیتھی کے ادارے میں فون کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کیتھی گریٹ لینڈ میں ہی ہے اس وقت چونکہ گریٹ لینڈ میں دفتری اوقات ختم ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی اس لئے عمران کو یقین تھا کہ کیتھی فلیٹ میں ہی ہو گی۔ البتہ رات کو شاید وہ کسی کلب وغیرہ چلی جاتی ہو گی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک آٹھ منزلہ شاندار پلازہ کے سامنے جا کر رک گئی۔ پلازہ پر وائٹ مون کے الفاظ نیون سائن پر چمک رہے تھے۔ عمران خاموشی سے ٹیکسی سے نیچے اترا اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا پلازہ میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ فلیٹ نمبر اٹھارہ راہداری کے تقریباً آخر میں تھا۔ باہر کیتھی پرسٹل کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام مائیکل ہے اور مجھے جناب جیگال نے بھیجا ہے"۔ عمران نے گریٹ لینڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... کیتھی کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد فلیٹ کا دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک عورت کھڑی ہوئی تھی۔ جس کے جسم پر تقریباً نہ ہونے کے برابر لباس تھا۔ گو وہ لڑکی تو نہ تھی لیکن پھر بھی اس نے اپنی فٹنس کا ایسے خیال رکھا ہوا تھا کہ وہ لڑکی ہی دکھائی دیتی تھی۔

"جیگال کا پیغام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا پیغام آج تک تو اس نے اس طرح پیغام نہیں بھیجا وہ فون بھی تو کر سکتا تھا"...... کیتھی نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

"پیغام تحریری ہے اور لفافے میں بند ہے اور انہوں نے کہا کہ آپ سے جواب بھی لے کر آؤں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے فون کرنے کی بجائے تحریری پیغام کیوں دیا ہے"...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے میں نے پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا"...... کیتھی واقعی بے حد وہمی عورت تھی۔

"میرا تعلق پوائزن سے ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کیتھی کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"او کے آ جاؤ اندر"...... کیتھی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران شکریہ ادا کر کے اندر داخل ہوا تو کیتھی نے دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے دروازہ کھلتے ہی دیکھ لیا تھا کہ فلیٹ چونکہ لگژری انداز میں بنایا گیا ہے اس لئے ساؤنڈ پروف ہے۔

"آؤ بیٹھو اور مجھے دو وہ لفافہ"...... کیتھی نے کہا۔

"سوری مس۔ چیف نے کہا تھا کہ آپ پہلے ان سے بات کریں گ

پھر آپ کو لفافہ دیا جائے گا۔ آپ ان سے فون پر بات کر لیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کس نمبر پر"...... کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے نمبر تو انہوں نے نہیں بتایا آپ کو معلوم ہی ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" آخر یہ کیا پراسراریت ہے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ تم لفافہ مجھے دو۔ میں جانوں اور جیگال جانے"...... کیتھی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سوری مس میں تو حکم کا غلام ہوں جیسے مجھے حکم دیا گیا ہے میں نے ویسے ہی کرنا ہے اگر آپ فون نہیں کر سکتیں تو پھر مجھے اجازت دیجئے"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" آخر مصیبت کیا ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتی ہوں کہ جیگال کہاں ہے"...... کیتھی نے کہا اور سامنے تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران بظاہر تو خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی نظریں ڈائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" ہیلو کیتھی بول رہی ہوں جیگال ہے یہاں"...... کیتھی نے کہا۔

" او کے بات کراؤ میری اس سے"...... کیتھی نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور عمران نے ایک ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کیتھی کنپٹی پر مخصوص ضرب کھا کر چیختی ہوئی کرسی سمیت اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ رسیور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ عمران نے تار کی مدد سے رسیور کھینچا اور اسے کریڈل پر رکھ کر وہ اٹھا اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی کیتھی پر لات چلا دی۔ دوسری ضرب بھی کنپٹی پر ہی پڑی اور کیتھی ایک بار پھر چیخ مار کر گری اور ساکت ہو گئی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس کیتھی بول رہی ہوں"...... عمران کے منہ سے کیتھی کی آواز نکلی۔

" جیگال بول رہا ہوں ڈیئر۔ کیا تم نے کال کیا تھا مجھے لیکن پھر رسیور کیوں رکھ دیا تھا"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" معلوم نہیں ڈیئر بس اچانک لائن کٹ گئی تھی"...... عمران نے کیتھی کے لہجے میں جواب دیا۔

" فون کیوں کیا ہے خیریت"...... جیگال کے لہجے میں حیرت تھی۔

" تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک پراسرار سی کال آئی ہے۔ کال کرنے والے نے اپنا نام عمران بتایا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ جیگال کے ساتھ تمہارے تعلقات ہیں اور وہ جیگال کے بارے میں مجھ سے چند معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے جس کے بدلے اس نے بڑے بھاری معاوضے کا وعدہ کیا لیکن میں نے اسے صاف جواب دے دیا کہ میں کسی جیگال کو نہیں جانتی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ میں بے حد پریشان ہو گئی اسی لئے تمہیں کال کیا تھا"...... عمران نے بات

بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ اس شیطان کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تمہارا مجھ سے تعلق ہے ویری بیڈ"...... جیگال نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" شیطان ۔ کون شیطان کس کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" اسی عمران کی بات کر رہا ہوں ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہے اور انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر کسی ایسی جگہ چھپ جاؤ جہاں کم از کم آج کی رات اس کے ہاتھ نہ آسکو کل مسئلہ حل ہو جائے گا"...... جیگال نے کہا۔

" کل حل ہو جائے گا وہ کیسے کیا وہ کل واپس چلا جائے گا"۔ عمران نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں کہا۔ ظاہر ہے آواز اور لہجہ کیتھی کا ہی تھا۔

" ہاں کل وہ اور اس کے ساتھی ملک عدم کو روانہ ہو جائیں گے اور وہاں سے کسی کی واپسی نہیں ہو سکتی"...... جیگال نے جواب دیا۔

" کیا مطلب میں سمجھی نہیں آخر تم اس قدر حتمی بات کیسے کہہ رہے ہو ۔ خود ہی اسے خطرناک آدمی کہہ رہے ہو اور خود ہی اس قدر حتمی بات کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں حتمی بات ہی ہے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں آج رات وہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کامپٹن ویب میں تفریح کرنے جا رہا ہے اور وہاں اس کی موت کا جال ہم نے بچھا دیا ہے ۔ وہ اور اس کے ساتھی یقینی طور پر کل کا سورج نہ دیکھ سکیں گے اس لئے صرف آج رات تک کا مسئلہ ہے"...... جیگال نے کہا۔

" اوہ لیکن وہاں تو بے شمار لوگ ہوتے ہیں تم کس طرح انہیں ہلاک کرو گے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے وہاں ایسا منصوبہ بنایا ہے کہ ان کی موت بھی یقینی ہو گی اور کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا کہ انہیں دانستہ ہلاک کیا گیا ہے ۔ کلاڈیا اس منصوبے پر عمل کرے گی ۔ تم تو جانتی ہو کلاڈیا کو"۔ جیگال نے کہا۔

" ہاں پھر ٹھیک ہے میں آج کی رات اپنی فرینڈ کے ہاں گزار لیتی ہوں"...... عمران نے کہا۔

" کس فرینڈ کی بات کر رہی ہو"...... جیگال نے کہا۔

" میرے آفس میں ہی کام کرتی ہے ۔ الزبتھ نام ہے اس کا"۔ عمران نے جواب دیا۔

" او کے ٹھیک ہے ۔ اب میں مطمئن ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ گو وہ یہاں آیا تو صرف جیگال کی آواز سننے کے لئے تھا لیکن یہاں اس پر ایک نیا انکشاف ہوا تھا کہ کامپٹن ویب میں ان کے خلاف کوئی جال پھیلایا جا چکا ہے ۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی پوچھا گیا۔

"چیف پولیس کمشنر آفس سے انسپکٹر مائیکل بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور بتائیں کہ اس نمبر کے فون کا پتہ کیا ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر نوٹ کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے وہی نمبر بتا دیا جو کیتھی نے ڈائل کیا تھا۔

"ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"پتہ نوٹ کر لیجئے۔ فائیو بان برج سٹریٹ بلومزبری روڈ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی کیتھی کی نبض پکڑ کر چیک کی اور پھر اسے چھوڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کیتھی کو کم از کم چار پانچ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آسکتا اور اس کے لئے اتنا وقفہ کافی تھا۔ وہ اب فوری طور پر جیگال سے اس منصوبے کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ دروازے سے باہر آکر اس نے دروازہ بند کیا اور باہر موجود نیم پلیٹ کے نیچے اس نے ان کی بجائے آؤٹ کا لفظ نمایاں کیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے

اختیار چونک پڑا۔ کلاڈیا نے اس منصوبے پر عمل کرنا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کلاڈیا کو اس کی تفصیلات کا علم ہو گا اور چونکہ کلاڈیا کا ذہن آئی ٹی کے تحت اس کے انڈر ہے اس لئے وہ بڑے اطمینان سے اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے بیٹھے کلاڈیا کے ذہن سے اس منصوبے کی تفصیلات اس طرح حاصل کر سکتا ہے کہ کلاڈیا کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ اس نے جیگال کے پاس جانے کا ارادہ بدل دیا اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس کالونی کی طرف چل پڑا جہاں ان کی رہائش تھی۔ چونکہ میک اپ کرنے سے پہلے وہ آف کا کوڈ دوہرا لیتا تھا اس لئے اسے اطمینان تھا کہ کلاڈیا ماسٹرزوم کی ریکارڈنگ چیک نہ کر سکے گی۔ کالونی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر گھومتا پھرتا وہ نگرانی کا خیال رکھتا ہوا عقبی طرف سے رہائش گاہ میں داخل ہو کر اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی کوٹھی میں موجود نہ تھے وہ شاید مارکیٹ گئے تھے عمران اپنے کمرے میں گیا اور اس نے سب سے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا اور اس کے بعد وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے زور سے آن کہہ کر آنکھیں بند کیں اور کلاڈیا کا چہرہ ذہن میں رکھ کر اس نے اس کے ذہن سے خیالات کی لہروں سے رابطہ کرنا شروع کر دیا اسے معلوم تھا کہ چونکہ کلاڈیا کا ذہن اس کے ذہن کے تحت ہے اس لئے اس کے خیالات کی لہریں کلاڈیا کے ذہن سے جلد ہی رابطہ کر لیں گی۔ چاہے کلاڈیا گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں کہیں بھی موجود ہو۔

محنت کرنا پڑ رہی تھی لیکن جب مکمل کوشش کے باوجود اس کا ذہنی رابطہ کلاڈیا سے نہ ہو سکا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اس کا مطلب ہے کہ کلاڈیا کا ذہن آزاد ہو چکا ہے لیکن کس طرح " ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد وہ اچانک اچھل پڑا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی ابھر آئی۔ اسے یاد آگیا تھا کہ اس نے آن کہہ کر کلاڈیا کے ذہن سے رابطہ کیا تھا اور ظاہر ہے آن کہنے کے بعد تو اس کا ذہن آزاد ہو چکا تھا اس لئے رابطہ نہ ہو سکا تھا۔ آف کہنے سے رابطہ ہوتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور اونچی آواز میں آف کہہ کر ایک بار پھر اپنے ذہن کو کلاڈیا کے ذہن سے رابطہ کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن جب ایک بار پھر اپنی پوری کوشش کے باوجود رابطہ قائم نہ ہو سکا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور ایک بار پھر لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ کلاڈیا کا ذہن واقعی آزاد ہو چکا ہے۔ پھر تو یہ ماسٹر زوم بھی اب بیکار ہے" ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں اس نے وہ انجکشن مارکیٹ سے لا کر پہلے ہی رکھا ہوا تھا۔ جو ماسٹر زوم کو بیکار کر دیتا تھا۔ اس نے انجکشن اٹھایا۔ اسے پیکٹ سے نکالا اور کیپ ہٹا کر اس نے اپنی کلائی کی ابھری ہوئی رگ میں سوئی اتار دی۔ سرنج کا

ہینڈل تھوڑا سا کھینچ کر اس نے چیک کیا کہ واقعی سوئی رگ کے اندر ہے اور پھر آہستہ آہستہ سرنج میں موجود محلول کو جسم میں انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے محلول اس کے جسم میں جا رہا تھا اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے بھیگتا چلا جا رہا تھا لیکن عمران خاموش بیٹھا محلول انجیکٹ کرتا رہا۔ جب تمام محلول انجیکٹ ہو گیا تو اس نے سوئی باہر کھینچی اور سرنج کو ایک طرف پڑی ہوئی ٹوکری میں اچھال دیا اور رگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں مسلنا شروع کر دیا تاکہ رگ سے خون باہر نہ نکلے اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب رات کو کلاڈیا بہرحال کامپٹن ویپ میں آئے گی اب اس سے وہیں ملاقات ہو گی" ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیڈ پر لیٹ گیا کیونکہ انجکشن کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں وہ کچھ دیر آرام کر لینا چاہتا تھا۔ بہرحال اسے یہ معلوم تھا کہ ماسٹر زوم اب بیکار ہو چکا ہے اس لئے اب اس کی حرکات رسیور پر چیک نہ ہو رہی ہوں گی۔

کامپٹن ویب نامی پہاڑی سلسلے کے آغاز میں باقاعدہ گیٹ بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی امدادی پولیس کی پوسٹ تھی۔ قریب ہی ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ایک خوبصورت پارک بھی بنایا گیا تھا۔ یہ یہاں کا قانون تھا کہ کامپٹن ویب میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص کو اپنا نام اور پتہ وغیرہ لکھوانا پڑتا تھا اور خصوصی ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر بھی حاصل کرنا پڑتا تھا جس کی قیمت جمع کرانی پڑتی تھی۔ ویب میں جانے والے افراد اگر گروپ کی صورت میں ہوں تو وہ اگر چاہیں تو ایک ٹرانسمیٹر بھی لے سکتے تھے۔ اور چاہیں تو ہر آدمی اپنا اپنا علیحدہ ٹرانسمیٹر بھی لے سکتا تھا۔ ویب کی سیر کے لئے باقاعدہ ایک بک نما پمفلٹ بھی ہر آدمی کو خریدنا پڑتا تھا جس میں کامپٹن ویب کا نہ صرف پورا نقشہ راستے اور تفریحی مقامات کے ساتھ ساتھ پورے علاقے کے خطرناک مقامات کو بھی نمایاں کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ

ہدایات بھی تھیں کہ انہیں کہاں کہاں خطرہ پیش آسکتا ہے اور وہ اس خطرے سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ضرورت پڑے تو وہ ٹرانسمیٹر پر امدادی پولیس کو بھی کال کر سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاریں جب وہاں پہنچیں تو پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی کیونکہ ان دنوں چاندنی راتیں تھیں۔ اور چاندنی راتوں میں یہ گریٹ لینڈ کی سب سے مقبول تفریح گاہ تھی اور پھر سلور کپ جیسا قیمتی انعام جیتنے کا مقابلہ بھی چاندنی راتوں میں ہی منعقد کیا جاتا تھا اس لئے بھی یہاں بے پناہ رش رہتا تھا۔ کتابچے میں سلور کپ مقابلے کی تمام شرائط اور تفصیلات بھی دی گئی تھیں اس لئے کسی کو کسی سے کچھ معلوم کرنے کی ضرورت نہ رہتی تھی عمران اور اس کے ساتھی کاروں کو پارکنگ میں روک کر نیچے اترے اور پھر انہوں نے پوسٹ پر اپنے نام و پتے لکھوائے۔ کتابچے خریدے اور ایک ٹرانسمیٹر بھی لے لیا اور اس کے بعد وہ سب گیٹ سے اندر داخل ہو گئے۔ اندرونی طرف گیٹ کے قریب ہی ایک ریستوران تھا جو اوپن ایئر تھا اور وہ سب وہاں جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے تاکہ اطمینان سے کتابچے کا مطالعہ کر کے تفریح کا کوئی جامع پروگرام بنا سکیں۔

"ہیلو فرینڈز"...... اچانک انہیں قریب ہی میز سے کلاڈیا کی آواز سنائی دی اور عمران سمیت سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میز پر کلاڈیا دو مقامی آدمیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی جوس پینے میں مصروف تھی۔

"ہیلو کلاڈیا تم یہاں بھی موجود ہو۔ خیریت کیا ہمارا باقاعدہ تعاقب شروع کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلاڈیا مسکراتی ہوئی اٹھی اور ان کی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی۔

"یہ واقعی اتفاق ہے کہ ہر جگہ آپ سے ملاقات ہو جاتی ہے مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے آپ دانستہ وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں کا میں پروگرام بناتی ہوں کبھی پہلے پہنچ جاتے ہیں اور کبھی بعد میں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ تو یہاں کئی بار آئی ہوں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں سینکڑوں بار یہ تو گریٹ لینڈ کی انتہائی مقبول تفریح گاہ ہے اور خاص طور پر چاندنی راتوں میں تو یہاں کا لطف ہی عجیب ہوتا ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"کیا آپ کبھی سلور کپ حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں باوجود کوشش کے آج تک میں اسے تلاش نہیں کر سکی ویسے میں تو یہاں صرف تفریح کے لئے ہی آتی ہوں خاص طور پر پرخطر مقامات کی سیر کے لئے وہاں مجھے بے حد لطف آتا ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ یہاں کا سب سے پرخطر مقام کون سا ہے"...... عمران نے کہا باقی سب ساتھی بھی بیٹھے مسکرانے اور جوس

پینے میں مصروف تھے کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ عمران کلاڈیا سے جو کچھ بھی کہہ رہا ہے بہرحال اس کے پیچھے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوگا۔

"ایک پوائنٹ ایسا ہے جسے کامپٹن ویب کا سب سے خطرناک اور پراسرار پوائنٹ سمجھا جاتا ہے اور عام طور پر وہاں کوئی نہیں جاتا۔ ویسے جو خطرناک مہمیں سر کرنے کے شوقین ہوتے ہیں وہ وہاں ضرور جاتے ہیں"...... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا پوائنٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے انٹر فوکس کہا جاتا ہے۔ یہاں انتہائی خطرناک دلدلیں بھی ہیں اور ایسے سوراخ ہیں جن کی گہرائیاں لامحدود ہیں اور بظاہر کچھ نہیں پتہ چلتا لیکن اچانک سوراخ کا منہ کھل جاتا ہے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"کیا یہ کوئی وادی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں خاصی وسیع وعریض وادی ہے۔ ایک بار اس میں اتر جایا جائے تو پھر اسے عبور کیے بغیر باہر نہیں آیا جا سکتا۔ کیونکہ پہاڑیاں یہاں انتہائی دشوار گزار اور عمودی ہیں۔ البتہ اس میں ایک خفیہ راستہ موجود ہے جہاں سے آدمی گزر سکتا ہے لیکن اسے کتابچے میں ظاہر نہیں کیا گیا وہ انسان کو خود تلاش کرنا پڑتا ہے۔ ویسے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"ظاہر ہے ہم نے مرنا تو نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہم تو وہاں ضرور جائیں گے تفریح کا لطف تو تب ہی آئے گا"۔

تنویر فوراً ہی بول پڑا۔

" میں نے تو خلوص سے مشورہ دیا ہے آگے آپ کی مرضی "۔ کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ وہاں ہمارے ساتھ نہیں چل سکتیں مس کلاڈیا "۔ عمران نے کہا۔

" میں چوٹی تک تو آپ کے ساتھ جا سکتی ہوں لیکن نیچے نہیں اتر سکتی۔ میں تفریح میں اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتی "...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

" چلئے اتنا ہی کافی ہے "...... عمران نے فوراً ہی کہا۔

" اگر آپ نے براہ راست وہاں جانا ہے تو پھر یہاں سے ہیلی کاپٹر سروس بھی جاتی ہے آپ اسے بک کرا لیں "...... کلاڈیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے کہاں سے بک ہوتا ہے "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ادھر ان کا آفس ہے۔ آیئے میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں "۔ کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو بڑھ گئے۔ وہاں واقعی آفس موجود تھا۔

" ایک منٹ کلاڈیا۔ ایک منٹ "...... عمران نے کہا اور کلاڈیا کو بازو سے پکڑ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔

" کیا ہوا کہاں لے جا رہے ہو "...... کلاڈیا نے حیران ہو کر کہا۔

" صرف ایک منٹ میری بات سن لو۔ بڑی مشکل سے تنہائی

نصیب ہوئی ہے ورنہ یہ میرے ساتھی تو مجھے اکیلا چھوڑتے ہی نہیں "۔ عمران نے بڑے عاشقانہ سے لہجے میں کہا تو کلاڈیا بے اختیار مسکرا دی۔

" اگر تم چاہو تو یہاں تنہائی کے لئے بڑے مواقع ہیں "...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

" پہلے بات تو سن لو پھر اس بارے میں بھی طے کر لیں گے "۔ عمران نے کہا اور اسے ایک طرف علیحدگی میں لے گیا۔

" بیٹھو اور میری بات سنو تم جیسی خوبصورت لڑکی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے میں بھی بڑا رومانس ہے "...... عمران نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کلاڈیا ہنستی ہوئی اس کے سامنے گھاس پر بیٹھ گئی۔

" کلاڈیا "...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کلاڈیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت ساکت ہو گئی اس کا چہرہ سپاٹ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی تھیں۔

" تمہارا ذہن کس نے آزاد کیا ہے "...... عمران نے اس بار بولتے ہوئے کہا۔

" پروفیسر جان ولیم نے "...... کلاڈیا کے منہ سے آواز نکلی۔

" کیسے معلوم ہوا کہ تمہارا ذہن میرے ذہن کے تابع ہے "۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو کلاڈیا نے ریکارڈنگ دیکھنے سے لے کر پروفیسر کی آمد اور پھر اس کے عمل تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ چونکہ عمران

پہلے بھی اس کے ذہن پر قابو پا چکا تھا اس لئے اب دوبارہ اسے ٹرانس میں لے آنا اس کے لئے مشکل ثابت نہ ہوا لیکن اس بار اس نے آئی ٹی کی بجائے ہپناٹزم کا سہارا لیا تھا۔ کیونکہ آئی ٹی وہ صرف اس صورت میں استعمال کرتا تھا جب طویل عرصہ کے لئے وہ کوئی کام لینا چاہتا ہو۔ جب کہ اب اس کا مقصد صرف معلومات حاصل کرنا تھیں۔

"یہاں میرے اور میرے ساتھیوں کے خاتمے کا کیا پلان ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"پلان کے مطابق میں تمہیں انٹر فوکس میں لے جاؤں گی اور پھر تمہیں نیچے اتار دوں گی۔ تمہارے ٹرانسمیٹر بیکار کرنے کے لئے میرے ساتھیوں کے پاس مشین موجود ہے اور انٹر فوکس میں میرے ساتھیوں نے پہلے ہی ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ وہاں سے نکلنے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں اور وہاں دلدلوں میں ٹی آر زواشم کی بھاری مقدار ڈال دی گئی ہے۔ جو رات گزرنے کے ساتھ ساتھ نظر نہ آنے والا زہریلا دھواں چھوڑنا شروع کر دے گی۔ اس طرح تم لوگ وہاں بے ہوش ہو کر گر جاؤ گے اور پھر خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے جب کہ تمہاری موت قدرتی ہو گی کیونکہ صبح تک ٹی آر زواشم کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"لیکن اچانک یہ منصوبہ بنانے کی وجہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈیفنس سیکرٹری نے تمہاری فوری موت کا حکم دیا ہے اور

تمہارے یہاں آنے سے چیف جیگال کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ کہیں تمہیں یہ علم نہ ہو گیا ہو کہ میگنٹ رنگ ایکسٹرا سٹور میں ہے اور تم اسے حاصل نہ کر لو"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"میگنٹ رنگ پوائزن کے سپیشل سٹور میں ہے وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی یہی سمجھتی رہی تھی کہ میگنٹ رنگ سپیشل سٹور میں ہے لیکن چیف نے بتایا ہے کہ اس نے تم سے میگنٹ رنگ بچانے کے لئے اسے سپیشل سٹور کی بجائے ایکسٹرا سٹور میں رکھا ہوا ہے اور اس کا علم سوائے چیف جیگال کے اور کسی کو نہیں تھا۔ اب مجھے معلوم ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹرا سٹور کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایکسٹرا سٹور کامپٹن ویب میں ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"اس کی تفصیل بتاؤ اور اس کی جو خصوصیات ہیں وہ بھی بتاؤ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کلاگ پوائنٹ پر ایک پہاڑی ہے جسے کلاگ پہاڑی کہا جاتا ہے۔ اس پہاڑی کو اندر سے کھوکھلا کر کے اندر سٹور بنایا گیا ہے یہ پہاڑی بظاہر تو عام پتھروں کی نظر آتی ہے لیکن دراصل یہ پہاڑی مکمل طور پر نی ایس مساگ سے بنی ہوئی ہے۔ جسے پتھروں کا روپ دیا گیا ہے اس لئے اسے نہ توڑا جا سکتا ہے نہ تباہ کیا جا سکتا ہے نہ سرنگ لگائی جا سکتی ہے نہ کھولا جا سکتا ہے نہ اس کے اندر کوئی ریز جا سکتی ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے

محفوظ ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے کھولنے کا کیا طریقہ ہے۔ وہ بھی بتاؤ"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے اندر کمپیوٹرائزڈ مشینری ہے جس کا کنٹرول چیف جیگال کے پاس ہے۔ وہ جب چاہے یہاں آکر مشینری کی مدد سے اور خصوصی کوڈز کی مدد سے اسے کھول اور بند کر سکتا ہے۔ یہ مشینری بھی اس کی تحویل میں رہتی ہے اور کوڈ بھی صرف اسی کو ہی معلوم ہیں"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"اس میں ایسے آلات ہیں کہ اگر اسے کھولا جائے تو جیگال کو اس کا علم ہو جائے"...... عمران نے پوچھا۔

"جب یہ کھل ہی نہیں سکتا تو پھر ایسے آلات لگانے کا کیا فائدہ"۔ کلاڈیا نے جواب دیا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ اور سخت اور تحکمانہ ہو گیا۔

"نہیں اس میں کوئی حفاظتی آلات نہیں ہیں اور نہ اطلاع دینے والے"...... کلاڈیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اب جب میں تمہارا نام کلاڈیا تین بار مسلسل کہوں گا تو تم ٹرانس سے باہر آجاؤ گی اور جو کچھ تم نے بتایا ہے یا میں نے پوچھا ہے اس بارے میں سب کچھ تمہارے ذہن سے صاف ہو جائے گا۔ بولو ہاں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"کلاڈیا۔ کلاڈیا۔ کلاڈیا"...... عمران نے تین بار مسلسل اس کا نام لیا اور ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ہٹا لیں۔

"اب بولو بھی ہی تم تو سر جھکا کر اس طرح بیٹھ گئے ہو جیسے یہاں آئے ہی اسی لئے تھے"...... کلاڈیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بولوں کلاڈیا تمہارے حسن کا رعب ہی اتنا ہے کہ میری آنکھیں اوپر کو اٹھتی ہیں اور نہ مجھ سے بولا جاتا ہے"...... عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ تم مجھ پر عاشق ہو گئے ہو۔ تو بھی کھل کر بات کرو۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہے"...... کلاڈیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہمارے مشرق میں عورتیں اپنے منہ سے ایسے الفاظ نہیں نکالا کرتیں۔ بہرحال اب تم خود ہی سمجھ گئی ہو تو پھر میرا کچھ کہنا بیکار ہے۔ آؤ چلیں ہمارے ساتھی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کلاڈیا سے اس لئے نظریں نہ ملا رہا تھا کہ ظاہر ہے ہپناٹزم کی وجہ سے اس کی آنکھیں لامحالہ سرخ بھی ہو گئی تھیں اور قدرے پھیل بھی گئی تھیں اور کلاڈیا بہرحال ایک ذہین ایجنٹ ہے اس لئے وہ اسے ہوشیار نہ کرنا چاہتا تھا۔

"ارے یہاں مجھے لے بھی آئے اور بات بھی کوئی نہیں کی کیا مطلب ہوا"...... کلاڈیا نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو بات میں کرنا چاہتا تھا وہ تم خود سمجھ گئی ہو۔ اس لئے مسئلہ

ختم۔ عمران نے کہا اور کلاڈیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"لیکن پھر اس بات کو آگے بھی تو بڑھنا چاہیے"...... کلاڈیا نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو اپنا فون نمبر مجھے بتا دو میں موقع ملتے ہی تم سے بات کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"دفتری اوقات میں تو دفتر فون کر لینا اور دفتر کے بعد میرا کوئی نمبر نہیں ہوتا۔ میں اپنی مرضی کی مالک ہوتی ہوں بہرحال میں ہیلی کاپٹر بک کرا کر آتی ہوں"...... کلاڈیا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بہت دیر لگا دی تم نے"...... جولیا نے عمران کے واپس آتے ہی کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے مشکل کام تھا اس لئے دیر تو لگنی ہی تھی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مشکل کام کیسا مشکل کام"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اپنی زندگی بچانے کا اور یہ ایسے بچ سکتی ہے کہ تم فی الحال اس موضوع پر خاموش رہو"...... عمران نے کلاڈیا کو دور سے آتے دیکھ کر آہستہ آواز میں لیکن سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلاڈیا پہلے اپنی میز پر گئی جہاں وہ پہلے دو آدمیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور پھر ان کی میز پر آ گئی۔

"میں نے اپنے ساتھیوں کو بھجوا دیا ہے، اب میں آپ کے ساتھ ہی

ہوں گی"...... کلاڈیا نے کہا۔

"بے حد شکریہ مس کلاڈیا آپ واقعی اچھی میزبان ثابت ہو رہی ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے جولیا کا یہ انداز اسے پسند آیا ہو۔

"آپ سب بے حد دلچسپ اور خاصے تفریح پسند لوگ ہیں اس لئے مجھے بھی آپ کے ساتھ رہنے میں لطف آتا ہے۔ آیئے اب چلیں ہیلی کاپٹر تیار ہو چکے ہیں گے"...... کلاڈیا نے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ صفدر نے جا کر بل ادا کیا اور وہ سب ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں دو بڑے بڑے ہیلی کاپٹر تیار تھے اور پھر ایک ہیلی کاپٹر پر عمران، کلاڈیا، جولیا۔ صالحہ اور صفدر سوار ہو گئے جب کہ دوسرے ہیلی کاپٹر میں دوسرے ساتھی اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گئے۔ یہ پرواز زیادہ لمبی ثابت نہ ہوئی اور تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر اونچی نیچی پہاڑیوں کے قریب مسطح چٹانوں پر اتر گئے اور پھر کلاڈیا سمیت عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے اور ہیلی کاپٹر اڑ کر واپس چلے گئے۔ ہر طرف پھیلی ہوئی چاندنی میں واقعی یہ پہاڑیاں انتہائی سحر انگیز دکھائی دے رہی تھیں لیکن یہاں قریب کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ پورا علاقہ ویران ہو۔

"یہاں کوئی آدمی بھی نظر نہیں آ رہا۔ کیا اس طرف لوگ تفریح کرنے نہیں آتے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ خطرناک علاقہ ہے اس لئے عام لوگ ادھر کا رخ ہی نہیں
کرتے" ..... کلاڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" وہ کہاں ہے انٹر فوکس پوائنٹ کیا یہی ہے" ..... تنویر نے کہا۔
" نہیں آگے ہے آؤ میرے ساتھ" ..... کلاڈیا نے کہا اور تیزی سے
چٹانیں پھلانگتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی کی
چوٹی پر پہنچ گئے۔یہاں چاروں طرف اونچی اور ڈھلوانی پہاڑیاں تھیں
درمیان میں دلدل تھی جس میں دو بڑی اور تین چھوٹی چھوٹی دلدلیں
بھی نظر آ رہی تھیں اور ادھر ادھر بکھرے ہوئے بڑے بڑے سوراخ
لیکن سوائے دلدلوں اور سوراخوں کے باقی ہر طرف کی زمین سرخ
پیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں سے بھری ہوئی تھی اور واقعی
کا نظارہ انتہائی دلفریب تھا۔
" یہ تو انتہائی خوبصورت وادی ہے تم اسے خطرناک کہہ رہی ہو
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" یہ انتہائی خطرناک پوائنٹ سمجھا جاتا ہے میں تو اب بھی یہی
ہوں کہ تم لوگ نیچے نہ جاؤ۔ایسا نہ ہو کسی چکر میں پھنس جاؤ
کلاڈیا نے کہا۔
" چکر کیسا۔ہمارے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے۔اگر ضرورت پڑی
امدادی پولیس کو کال کیا جا سکتا ہے" ..... عمران نے جواب دیا۔
" او کے آپ لوگوں کی مرضی میں بہرحال نیچے نہیں جاؤں گی
کلاڈیا نے جواب دیا۔

" لیکن تم یہاں سے اکیلی واپس جاؤ گی ہیلی کاپٹر تو چلے گئے ہیں" ..... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
" میں تو یہاں سینکڑوں بار آ چکی ہوں میرے لئے یہاں سے واپس جانا کوئی مسئلہ نہیں ہے" ..... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوکے پھر ہمیں اجازت" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
[illegible] کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف سے نیچے اترنا شروع کر دیا اس
[illegible] پیچھے اس کے ساتھی بھی نیچے اترنے لگے۔جب کہ کلاڈیا وہیں اوپر ہی
[illegible] رہی۔پہاڑیاں واقعی بے حد ڈھلوانی تھیں اس لئے انہیں بہت
[illegible] انداز میں نیچے اترنا پڑ رہا تھا لیکن چونکہ بہرحال وہ تربیت یافتہ
[illegible] تھے اس لئے آہستہ آہستہ وہ تھوڑی دیر بعد صحیح سلامت وادی میں
[illegible] گئے۔عمران نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو کلاڈیا موجود تھی۔عمران نے
[illegible] ہلایا تو کلاڈیا نے بھی جواب میں ہاتھ ہلایا اور پھر مڑ کر وہ ان کی
[illegible] وں سے غائب ہو گئی۔
" یہ واقعی دلچسپ تفریح ہے" ..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا
[illegible] کلاڈیا کے ساتھ نہ آنے کی وجہ سے اسے بے حد سکون سا محسوس ہو
رہا تھا۔
" اس تفریح کا انجام انتہائی خوفناک ہو گا" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" کیا مطلب" ..... سب نے چونک کر پوچھا۔
" جولیا نے اس وقت مجھ سے پوچھا تھا کہ میں نے دیر کیوں لگا دی تو

اب میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تمہیں میں نے بتایا تھا کہ کلاڈیا کے ذہن
میں نے آئی ٹی کی مدد سے قابو پایا ہوا تھا اور اسی لئے میں نے ماسٹر زو
کو بھی اپنے جسم میں برداشت کر لیا تھا لیکن پھر مجھے معلوم ہو گیا ک
کلاڈیا کا ذہن آزاد ہو گیا ہے جس پر میں چونکا اور سب سے پہلا کام م
نے یہ کیا کہ وہیں رہائش گاہ میں ہی خصوصی انجکشن لگا کر ماسٹر زوم
بیکار کر دیا اور اب میں اسے اس لئے اپنے ساتھ لے گیا تھا تاکہ اس
اس بارے میں تفصیلات معلوم کروں اور جو کچھ میں نے معلوم
ہے اس کے مطابق یہ انٹر فوکس پوائنٹ ہمارے لئے بطور جال منتخ
کیا گیا ہے۔ اس کے واپسی کے راستے کلاڈیا کے آدمیوں نے پہلے ہی ب
کر دیئے ہیں۔ دلدلوں میں ایک خاص قسم کا زہریلا محلول ڈال دیا
ہے جس سے زہریلا دھواں نکلے گا اور اس پورے علاقے میں پھ
جائے گا اور ہم بے ہوش ہو کر گر جائیں گے اور پھر ہلاک ہو جائ
گے۔ باہر ایسی مشینری پہنچا دی گئی ہے جس سے ہمارے پاس مو
ٹرانسمیٹر بیکار ہو جائے گا۔ اس طرح ہم یہاں پھنس کر رہ جائیں گے ا
کوئی ہماری مدد نہ کر سکے گا اور ہماری موت بھی قدرتی ہی سمجھی جا
گی۔ یہی وجہ ہے کہ کلاڈیا ہمارے ساتھ نہیں آئی"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات
آئے۔

"اگر آپ کو معلوم ہو گیا تھا عمران صاحب تو پھر یہاں آپ کی
آئے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم یہاں
تفریح کرنے ہی آئے ہیں اور یہاں بہرحال تفریح بہترین ہو گی"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کیوں کیا گیا ہے
عمران صاحب۔ پہلے تو کلاڈیا کے رویے سے یہ بات محسوس نہ ہوئی
تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس لئے کہ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ ہم تفریح کے دوران
کسی بھی وقت میگنٹ رنگ حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے
جواب دیا۔

"ہمیں اب واپس اوپر جانا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔
اس طرح تو پوری سیکرٹ سروس خطرے میں داخل ہو گئی ہے"۔
جولیا نے کہا۔

"اب واپسی کا راستہ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیوں جہاں سے ہم نیچے آئے ہیں وہیں سے ہم اوپر پہنچ جائیں
گے یہ کون سا مسئلہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوپر جا کر دیکھ لو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے
کہا تو جولیا واپس مڑی اور اوپر چڑھنے لگی لیکن جیسے ہی اس نے قدم اوپر
رکھا وہ یکلخت چیختی ہوئی واپس آگری۔

"یہ تو انتہائی پھسلن ہے ایسے لگتا ہے جیسے ہر چیز چکنی ہو چکی ہو
جب کہ آتے ہوئے ایسے نہیں ہوا"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے

ہوئے کہا۔

" یہ ان پہاڑیوں کی خصوصیت ہے یہاں اوپر سے نیچے کی طرف پیر جم جاتا ہے کیونکہ جسم کا وزن ایڑی کی بجائے پنجے پر ہوتا ہے لیکن نیچے سے اوپر جاتے ہوئے پیر نہیں جمتا کیونکہ جسم کا تمام وزن اس صورت میں ایڑی پر ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب انہیں بات سمجھ میں آئی ہو۔

" آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب کیا آپ واقعی اسی طرح ہونے دیں گے جس طرح کلاڈیا اور اس کے ساتھیوں کی خواہش ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے ابھی تھوڑی دیر بعد دلدلوں سے زہریلا دھواں نکلنا شروع ہو جائے اور اس کے بعد کارروائی شروع"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ نے لامحالہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ سوچ رکھا ہوگا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں مجھے پتہ چلا ہے اور ہم ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں آگئے ہیں توڑ سوچ بھی لیا جائے تو اس کا سامان تو یہاں موجود نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اب پھر کرنا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی۔ تم نے یہ بات کر کے ساری تفریح کا بیڑہ غرق کر دیا ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہم نے اس وادی کو پار کرنا ہے اور بس اور یہی اس پوائنٹ کی

تفریح ہے۔ آؤ۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ بالکل میرے نقش قدم پر چلنا۔ ورنہ اپنی موت کے تم خود ذمہ دار ہو گے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ سب سمجھ گئے کہ عمران نے کیوں خصوصی طور پر یہ ہدایت کی تھی۔ عمران عام انداز میں نہ چل رہا تھا بلکہ وہ پاؤں پہلے زمین پر رکھ کر اسے دباتا اور پھر اس پر اپنے جسم کا بوجھ ڈالتا۔ اس طرح وہ ہر قدم پر کر رہا تھا۔ بعض جگہوں پر اس نے پیر رکھ کر دبایا اور پھر اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیا اور راستہ بدل دیا۔ بہرحال وہ سب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

" عمران صاحب مجھے چکر آ رہے ہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو سب چونک پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ زہریلے دھویں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر زمین پر پھیلے ہوئے زرد رنگ کے دو پھول توڑے اور انہیں منہ میں ڈال لیا۔

" سب لوگ دو دو پھول منہ میں ڈال کر اچھی طرح چبا کر نگل جاؤ۔ کم از کم دو گھنٹوں تک تم پر کسی قسم کا کوئی زہر اثر نہیں کرے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب حیران رہ گئے۔

" کیا مطلب کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ یہ پھول یہاں موجود ہیں اور اس کام آتے ہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" اس کتابچے میں یہ بات درج ہے کہ ان دلدلوں میں سٹاکم کے پتھروں کی ملاوٹ ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات ان سے ہوا زہریلی

ہو جاتی ہے اور شاید اسی لئے قدرت نے ان پھولوں کو یہاں پیدا کیا ہے ان میں یہ خاصیت ہے کہ یہ خون میں زہر کو شامل ہونے سے روکتے ہیں۔ جو محلول کلاڈیا نے یہاں ڈلوایا ہے وہ صرف ان پتھروں کی طاقت بڑھا دے گا اور بس اسی لئے ایک کی بجائے دو پھول چبانے کا میں نے کہا ہے ورنہ عام حالات میں ایک ہی کافی تھا"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار سکون کے سانس لئے اور پھر سب نے جھک کر پھول توڑے اور انہیں منہ میں ڈال کر چبانا شروع کر دیا۔

"میرے چکر بند ہو گئے ہیں عمران صاحب"...... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سات پورے ہو گئے ہیں تو بتا دو تاکہ میں صفدر کو مبارکباد دے سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سات کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔ صفدر سمیت باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے تھے۔

"کافرستان میں شادی کے لئے دلہن دولہا کے گرد سات چکر لگاتی ہے اور بس شادی ہو جاتی ہے اور مبارکباد دینے کا آغاز ہو جاتا ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تمہارا مطلب ان چکروں سے تھا نانسنس۔ کیا صالحہ اور صفدر غیر مسلم ہیں جو تم نے یہ مثال دی ہے"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"چلو سات نہ سہی تین سہی۔ اب تو خوش ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔

"بس اب خطرہ ختم ہو گیا اب ہم سب اطمینان سے یہاں گھوم پھر سکتے ہیں"...... عمران نے جمپ لگا کر آگے جاتے ہوئے کہا کیونکہ آگے واقعی پتھریلی چٹانیں تھیں جو ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں اور وہ سب ہی اسی طرح جمپ لگا کر ان چٹانوں پر چڑھ گئے۔

"لیکن اب یہاں سے نکلیں گے کیسے وہ راستے کہاں ہیں جو بند کر دیئے گئے ہیں"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"صبح جب جانے لگیں گے تو انہیں بھی تلاش کر لیں گے۔ فی الحال تو گھومو پھرو۔ کھاؤ پیو۔ تفریح کرو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں بس اب ساری رات ہم نے یہاں تو نہیں گزارنی اور بھی تو پوائنٹ گھومنے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر تمہارے بیگ میں کمند موجود ہے وہ نکالو باہر"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ کمند تو اتنی لمبی نہیں ہے کہ اوپر چوٹی تک پہنچ جائے"...... صفدر نے پشت سے بندھا ہوا تھیلا اتارتے ہوئے کہا۔

"تم اسے باہر تو نکالو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے تھیلا کھول کر اس میں سے کمند کا بڑا سا گچھا نکال لیا جس سے

ساتھ فولادی آنکڑا لگا ہوا تھا۔

"یہ تو بہت چھوٹی ہے"...... جولیا نے کمند اور اس پہاڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں ایسے رخنے تلاش کرو جن میں سرخ رنگ کا مادہ بھرا ہوا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کیا ہوگا"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"جب ایسا رخنہ مل جائے گا تب بتاؤں گا یہی تو اصل تفریح ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب بکھر کر پہاڑیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ یہ رخنہ یہاں واقعی سرخ رنگ کا کوئی مادہ نیچے سے اوپر تک بھرا گیا ہے"...... اچانک نعمانی کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں واقعی پہاڑی کے درمیان ایک چوڑی درز سی تھی جس کے درمیان سرخ رنگ کا مادہ بھرا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس مادے پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اس نے پیچھے ہٹ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی کمند کھولنی شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے مخصوص انداز میں کمند کو اوپر پھینکا۔ پہلی بار آنکڑا ٹھوس چٹانوں سے ٹکرایا اور نیچے گر پڑا۔ لیکن دوسری بار وہ اس سرخ مادے میں پھنس گیا۔ عمران نے رسی کو جھٹکا دیا۔

"چٹان کھودنے اور بیٹری سے چلنے والا برما نکال کر مجھے دو

صفدر"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"تم تو سارا سامان ساتھ لے کر آئے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تفریح کے ساتھ ساتھ زندگی بچانے کے لئے سامان کا ہونا ضروری ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا جب کہ صفدر نے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا جس کے اوپر والے سرے پر ایک گول دہانہ لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس آلے کو اپنے گریبان میں پھنسا لیا اور پھر کمند کی رسی پکڑ کر وہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ جس جگہ آنکڑہ سرخ مادے میں پھنسا ہوا تھا وہاں پہنچ کر اس نے اپنے جسم کے گرد کمند کی رسی کو اس طرح لپیٹ کر گانٹھ لگا دی کہ اب دونوں ہاتھ چھوڑ دینے کے باوجود وہ نیچے نہ گر سکتا تھا۔ پھر اس نے گریبان میں اٹکا ہوا برما نکالا اور اس سرخ رنگ کے مادے پر اس کا گول دہانہ رکھ کر اس نے اسے دبایا اور دستے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا دھواں سا اڑنے لگا اور کٹر آہستہ آہستہ اندر غائب ہوتا چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ کا پورا زور لگا رکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف دبایا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد وہ وہاں اتنا بڑا گول سوراخ کر لینے میں کامیاب ہو گیا کہ جس سے وہ دوسری طرف جا سکے اس نے برمے کو ایک بار پھر گریبان میں اٹکایا اور اپنی کمر کے گرد بندھی ہوئی رسی کھولنی شروع کر دی۔ جب رسی کھول لی تو اس نے دونوں ٹانگیں سوراخ کی

دوسری طرف کیں اور پھر رسی کو پکڑ کر اس نے نیچے کھسکنا شروع کر دیا۔ اب وہ اس رخنے کے اندرونی طرف کو اتر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے پیر زمین پر لگ گئے۔ یہ ایک سرنگ نما دہانہ تھا جو دور تک جا رہا تھا اور ہلکی ہلکی روشنی دوسرے دہانے سے دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے رسی چھوڑ دی اور پھر گریبان سے کپڑا اتار کر اس نے اسے اس سرخ مادے پر رکھا اور ایک بار پھر بٹن دبا دیا۔ یہاں بھی تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ کام کرتا رہا اور پھر وہ یہاں اتنا سوراخ کر لینے میں کامیاب ہو گیا کہ دوسری طرف سے اندر آیا جا سکتا تھا اب اسے اپنے ساتھی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"کمند اتار لو صفدر اور اس سوراخ سے اندر آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اندر آ گئی اور پھر ایک ایک کر کے سارے ساتھی اندر آ گئے سب سے آخر میں صفدر اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں کمند کا گچھا موجود تھا۔

"یہ کیسے ہو گیا عمران اگر یہ نیچے سے کٹ سکتا تھا تو تمہیں اوپر جا کر سوراخ کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سرخ رنگ کا مادہ سکینسم ہے۔ اسے باقاعدہ اس رخنے میں بھرا گیا ہے۔ چونکہ ہمیشہ یہی سوچا جاتا ہے کہ نیچے سے اسے کاٹا نہ جائے اس لئے زیادہ موٹی تہہ نیچے آ جاتی ہے جب کہ اوپر صرف اسے بھرا جاتا ہے پھر نیچے کی طرف اس کے اوپر باقاعدہ کوٹنگ کی گئی تھی تاکہ اسے کسی

طرح بھی نہ کاٹا جا سکے جب کہ اوپر کوٹنگ نہ تھی اور ظاہر ہے اندرونی طرف بھی نہ ہو سکتی تھی اس لئے میں نے آنکڑہ پھینک کر اسے چیک کیا جب آنکڑا اس میں پھنس گیا تو میں سمجھ گیا کہ اوپر کوٹنگ بالکل نہیں ہے اس لئے میں نے اوپر سوراخ کر لیا اور پھر چونکہ اندرونی طرف سے بھی کوٹنگ نہ تھی اس لئے اندر سے اسے آسانی سے کاٹا جا سکتا تھا چنانچہ نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم کمند کے ذریعے اوپر والے سوراخ سے بھی تو دوسری طرف اتر سکتے تھے عمران صاحب"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا تھا لیکن ہمارے علاوہ دوسرے لوگ جو یہاں تفریح کرنے آتے ہیں ضروری تو نہیں کہ ان بیچاروں کے پاس کمند بھی ہو اور کلاڈیا وغیرہ نے یہ نہ سوچا ہے کہ دوسرے لوگ بھی یہاں آ سکتے ہیں اس لئے نیچے سوراخ ضروری تھا۔ اس طرح ہم نے نجانے کتنے افراد کی زندگیاں بچا لی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ میں چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد دوسری طرف پہاڑیوں کے دامن میں پہنچ گئے۔

"خوب ایڈونچر رہا یہ بھی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی وجہ سے ہم بچ کر نکل آئے ہیں ورنہ شاید ہماری لاشیں ہی ملتیں پولیس کو وہاں سے"...... [illegible] نے جواب دیا۔

"ارے تم لوگ اور یہاں"...... اچانک ایک طرف سے کلاڈیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کلاڈیا ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھ آئی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے ثبت تھی اور وہ اس طرح ان سب کو دیکھ رہی تھی جیسے وہ زندہ انسانوں کی بجائے روحیں ہوں۔

"ارے ابھی تم یہیں پھر رہی ہو۔ اس سے تو اچھا تھا کہ ہمارے ساتھ اس شاندار ایڈونچر میں شامل ہو جاتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس کلاڈیا بڑا شاندار ایڈونچر اور بہترین تفریح رہی تمہارا شکریہ کہ تم نے اس اچھی تفریح کے لئے ہمیں گائیڈ کیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے۔ تم لوگ بچ گئے ورنہ مجھے واقعی بے حد فکر تھی کیونکہ اکثر یہاں سے پولیس کو لاشیں ہی ملتی ہیں"...... کلاڈیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کل ہم پھر یہاں آئیں گے یہ واقعی بہترین مقام ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب واپس چلے جاؤ گے صبح کو جانا۔ اب رات کو کہاں جاؤ گے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"نہیں بس کافی ہے۔ ابھی ہم یہاں ہیں۔ ایک ایک کر کے سارے ہی پوائنٹ دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا جو انہیں گیٹ پر دیا گیا تھا اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ایمرجنسی پولیس۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں کہاں سے بات کر رہے ہیں اور کیا ایمرجنسی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ میں انٹرفوکس پوائنٹ کے قریب سے بول رہا ہوں۔ ہم یہاں تک ہیلی کاپٹر سروس سے آئے تھے۔ اور اب ہم ہیلی کاپٹر پر ہی واپس جانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ انہیں یہاں بھجوا سکتے ہیں ہم انہیں واپس پہنچ کر پے منٹ کر دیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں میں بھجواتا ہوں انہیں۔ کتنے آدمی ہیں آپ اوور"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے پوچھا۔

"دو ہیلی کاپٹر ہمیں چھوڑ گئے تھے اب بھی دو ہی لینے آئیں گے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے شکریہ کہہ کر اوور اینڈ آل کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو اچھا ہوا تم واپس نہیں گئیں اب ہمارے ساتھ واپس چلو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں تو صبح کو واپس جاؤں گی تم لوگ جاؤ"...... کلاڈیا نے کہا اور اس طرح واپس مڑ گئی جیسے وہ ان سے آشنا ہی نہ ہو۔

"کیا ہوا اسے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"منصوبہ ناکام ہونے کا شاک"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے تو کہا تھا کہ ان کے پاس مشینری ہے جس سے یہ ٹرانسمیٹر بیکار کر دیں گے لیکن ٹرانسمیٹر تو باقاعدہ کام کر رہا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اسے بیکار کرنے کا کام وادی کی حد تک محدود تھا۔ یہاں تو اوپن جگہ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا اب ہم نے واپس جانا ہے کسی اور پوائنٹ پر کیوں نہ چلیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں باقی کل میں تھک گیا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دو ہیلی کاپٹر آتے دکھائی دیئے تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے فضا میں ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے اور پھر دونوں ہیلی کاپٹر ان کے قریب ہی زمین پر اتر آئے۔ عمران اور اس کے ساتھی ان پر سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آؤٹ گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔ عمران نے واپسی کا کریہ وہاں ادا کر دیا اور پھر وہ آؤٹ گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

کلاڈیا کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ وہ اس وقت اپنے دفتر میں بیٹھی ہوئی تھی کامپٹن ویب سے اس کی واپسی ابھی ہوئی تھی اور وہ اپنی رہائش گاہ پر جانے کی بجائے اپنے آفس آ گئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف جیگال اس کی کال کے انتظار میں جاگ رہا ہو گا اس نے ہدایت کی تھی کہ وہ ساتھ ساتھ اسے رپورٹ دیتی رہے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی وادی میں اتر گئے تھے تو اس نے چیف کو قریبی پبلک فون بوتھ سے کامیابی کی اطلاع دے دی تھی اور چیف جیگال نے کہا تھا کہ ان کا مسلسل جائزہ لیا جائے اور جب وہ زہریلے دھوئیں سے بے ہوش ہو کر گر جائیں تب بھی اسے رپورٹ دی جائے چونکہ اس کی نوبت ہی نہ آئی تھی اور وہ لوگ صحیح سلامت واپس چلے گئے تو کلاڈیا نے اپنے ساتھیوں سمیت اندرونی جائزہ لیا تھا اور اب ان کی واپسی ہوئی تھی اور کلاڈیا اسی لئے آفس آئی تھی کیونکہ اب وہ چیف کو تفصیلی رپورٹ دینے کے ساتھ

ساتھ اس سے اس بارے میں حتمی بات کرنا چاہتی تھی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف جیگال کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کلاڈیا بول رہی ہوں چیف"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اوہ کیا ہوا۔ کیا وہ بے ہوش ہوگئے"...... جیگال نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف میں اپنے آفس سے بول رہی ہوں وہ لوگ صحیح سلامت اس وادی سے نکل آنے میں کامیاب ہوگئے اور ہماری ساری پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی اور پھر وہ واپس چلے گئے"...... کلاڈیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیسے وہ باہر آئے وہاں سے تو ان کا باہر آنا ہی ناممکن تھا اور پھر وہ زہریلا دھواں وہ کس طرح بچ نکلے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آرہا"...... چیف نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میری اپنی سمجھ میں بھی نہیں آرہی چیف۔ بہرحال باہر نکلنے کے لئے انہوں نے سکینیم کو کاٹ لیا اور سوراخ کر کے دراڑ سے باہر آگئے جب کہ میں جب اپنے ساتھیوں سمیت وہاں گئی تو پوری وادی میں زبردست دھواں پھیلا ہوا تھا۔ ہم اس دراڑ تک پہنچتے ہی بے ہوش ہونے لگے تھے جب کہ وہ صحیح سلامت وہاں سے گزر کر آئے ہیں۔ میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ انسان ہیں یا کوئی اور مخلوق ہیں جن پر

کسی چیز کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا"...... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ یہ سب کس طرح ہوا۔ ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ وہ لوگ اس زہریلے دھویں سے بچ جاتے اور رخنے کو کاٹ سکتے جب کہ اس میں تو انتہائی سخت مادہ بھرا گیا تھا جسے کسی صورت میں نہیں کاٹا جا سکتا"...... چیف جیگال نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی چیف اور دوسری بات یہ کہ ماسٹر زوم کو بھی بیکار کر دیا گیا ہے اس کی ریکارڈنگ آف ہوگئی ہے"...... کلاڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی بے حد برا ہوا۔ اب تو یقیناً عمران سمجھ گیا ہوگا کہ یہ سب کچھ تم نے کیا ہے"...... جیگال نے کہا۔

"یہی بات میں آپ سے کرنا چاہتی تھی۔ عمران کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے اسے سب کچھ معلوم ہو۔ اور پھر فوراً ہی واپس چلا گیا ہے میں نے تصدیق کر لی ہے وہ لوگ واپس اپنی رہائش گاہ پر ہی گئے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اجازت دیں تو میں ابھی ان کی رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں"...... کلاڈیا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس کی اسے بہرحال یہ تو معلوم نہیں ہے کہ میگنٹ رنگ کہاں ہے مارنے دو اسے ٹکریں"...... چیف نے کہا۔

"چیف آخر آپ اس سے براہ راست ٹکراؤ کیوں نہیں چاہتے کیا

ضرورت ہے انہیں ہلاک کرنے کے لئے سکیمیں بنانے کی کھل کر ان کا خاتمہ کیوں نہ کر دیا جائے"...... کلاڈیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کلاڈیا جو کچھ میں سمجھ سکتا ہوں تم نہیں سمجھ سکتیں۔ ان لوگوں کی اس طرح موت گریٹ لینڈ کے لئے انتہائی خوفناک ثابت ہو سکتی ہے اس لئے میں انہیں اس انداز میں ختم کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو اس بات پر شک ہی نہ ہو سکے کہ انہیں ہم نے ہلاک کیا ہے ان کی موت قدرتی ہونی چاہئے ہاں اگر کبھی میگنٹ رنگ کو حقیقی خطرہ لاحق ہو جائے تب دوسری بات ہے"...... چیف نے جواب دیا۔

"لیکن اب وہ لامحالہ سپیشل اسٹور پر حملہ کریں گے پھر"...... کلاڈیا نے کہا۔

"وہاں ماسٹر بگ اور اس کے آدمی موجود ہیں وہاں یہ لوگ جائیں گے تو مارے جائیں گے اور اس صورت میں ہمارے پاس ان کی موت کا جواز موجود ہو گا"...... چیف نے جواب دیا۔

"تو پھر اب میں کیا کروں کیا خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں"...... کلاڈیا نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں تم ان کی نگرانی کرو اور کوئی ایسی صورت سوچو جس سے ان کی موت قدرتی ہو اور بس اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"میں خواہ مخواہ ان کے پیچھے بھاگ رہی ہوں۔ کرتے رہیں جو مرضی آئے بہرحال یہ میگنٹ رنگ تک تو پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ کلاڈیا

نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جو اس نے آفس کے ساتھ ہی بنوایا ہوا تھا تاکہ اگر کبھی ضرورت ہو تو وہ رہائش گاہ پر جانے کی بجائے وہیں سو رہے۔

ٹیکسی تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران اور نعمانی مقامی میک اپ میں بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک مارکیٹ کے قریب پہنچ کر مخصوص جگہ پر رک گئی۔

"جناب اس مارکیٹ کے اندر تو ٹیکسی نہیں جا سکتی یہاں سے آپ کو پیدل جانا پڑے گا"..... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی روک کر عمران اور نعمانی کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم یہیں اتر جاتے ہیں"..... عمران مقامی لہجے میں جواب دیا اور پھر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا دوسری طرف سے نعمانی بھی خاموشی سے نیچے اتر گیا عمران نے میٹر دیکھ کر کرایہ دیا اور پھر نعمانی کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ ایک طرف بنے ہوئے ریستوران کی طرف بڑھ گیا نعمانی خاموشی سے اس کی پیچھے تھا

ریستوران کا ہال اس وقت تقریباً بھرا ہوا تھا لیکن عمران ہال کی طرف جانے کی بجائے سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"..... کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی نے کاروباری انداز میں کہا۔

"ہم نے کاروباری سیکرٹ باتیں کرنی ہیں اس لئے ہمیں سپیشل روم چاہئے"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر کے لئے جناب"..... لڑکی نے پوچھا۔

"دو گھنٹوں کے لئے لیکن روم ساؤنڈ پروف ہونا چاہئے"..... عمران نے کہا۔

"مل جائے گا جناب"..... لڑکی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کرایہ بتا دیا عمران نے جیب سے پرس نکالا اور لڑکی کی مطلوبہ رقم نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دی۔ لڑکی نے رقم اٹھا کر کاؤنٹر کے نیچے سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"ادھر دائیں ہاتھ پر چلے جائیں سپیشل روم نمبر آٹھ ہے"..... لڑکی نے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس طرف کو بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھے جس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں میز پر ایک فون بھی موجود تھا۔

"دو گلاس لائم جوس لادو"..... عمران نے سپیشل روم کے دروازے پر موجود ویٹر سے کہا۔

"یس سر"..... ویٹر نے جواب دیا اور آگے بڑھ گیا۔

"آخر بات کیا ہے عمران صاحب جو آپ اس قدر پراسرار بن رہے ہیں"...... نعمانی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"جولیا کے بارے میں تم سے انتہائی اہم مشورہ لینا ہے"۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جولیا کے بارے میں۔ کیسا مشورہ"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے جوس آجائے پھر مشورہ ہوگا بڑا گرم گرم مشورہ ہے اس لئے میں نے جوس منگوایا ہے ٹھنڈا مشورہ ہوتا تو چائے یا کافی منگواتا"۔ عمران نے جواب دیا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ٹرے میں جوس کے دو بڑے گلاس موجود تھے اس نے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکلا اور ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"بل ادا کر کے جو بچ جائے وہ تمہاری ٹپ ہو گی جاؤ"...... عمران نے کہا تو ویٹر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دروازہ بند کر دو نعمانی"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

"ہاں اب بتائیں کیا بات ہے"...... نعمانی نے واپس آکر بیٹھتے

ہوئے کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بات سننے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہا ہے۔

"میں نے محسوس کیا ہے نعمانی کہ جولیا کا جھکاؤ اب تنویر کی طرف زیادہ ہوتا جا رہا ہے اس لئے کیا خیال ہے چیف سے کہہ کر ان دونوں کی شادی نہ کرا دی جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو نعمانی کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے

"پہلے تو یہ بتائیں کہ اس مشورے کے لئے آپ نے میرا ہی انتخاب کیوں کیا ہے اور پھر اس کے لئے اتنی پراسراریت کی کیا ضرورت تھی کہ آپ نے مجھے اس پراسرار انداز میں ساتھ لیا اور کسی کو کچھ نہیں بتایا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں پھر اس مارکیٹ میں آئے اور اب یہ مشورہ۔ نہیں عمران صاحب اب میں اتنا بھی بے وقوف نہیں ہوں جتنا آپ سمجھ رہے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ مشورہ لینے کے لئے مجھے اخبار میں اشتہار دینا چاہئے تھا۔ یہ بات ایسی ہے کہ میں ابھی اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو مان لی آپ کی بات لیکن اس کے لئے خصوصی طور پر میرا انتخاب اس کی کیا وجہ ہے"...... نعمانی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر سے مشورہ کرتا تو وہ صالحہ کو بتا دیتا اور صالحہ جولیا کو۔ تنویر سے ظاہر ہے مشورہ ہو ہی نہیں سکتا اور نہ مشورے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ کیپٹن شکیل فلسفی ذہن کا آدمی ہے اس نے نجانے کہاں کہاں

کے نکتے اور جواز نکالنے شروع کر دیتے تھے صدیقی اور چوہان دونوں
تنویر کے زیادہ گہرے دوست ہیں خاور ویسے ہی لاتعلق رہتا ہے اس
لئے میرے نزدیک تم ہی ایسے آدمی ہو جو صحیح مشورہ دے سکتے ہو"۔
عمران نے جواب دیا تو نعمانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ جولیا کی شادی تیور سے کرادیں"...... نعمانی
نے کہا۔

"بار بار یہ بات میرے منہ سے مت نکلواؤ تمہیں معلوم ہے کہ
میں نے پہلے بھی یہ بات کتنی مشکل سے کی ہے بہرحال مجھے جولیا عزیز
ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جولیا کا رشتہ اس سے ہونا چاہئے جو اسے
ہمیشہ خوش رکھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے"...... نعمانی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا اپنے متعلق بہت اچھا خیال ہے لیکن اماں بی کا خیال جولیا
کے متعلق نیک نہیں ہے اور تم جانتے ہو کہ اماں بی کی مرضی کے بغیر
میں کچھ نہیں کر سکتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی آپ دل سے یہ بات کہہ رہے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"دل سے نہیں زبان سے"...... عمران نے جواب دیا تو نعمانی بے
اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ کا خیال غلط ہے کہ جولیا کا جھکاؤ تنویر کی طرف
ہے اس کا اصل جھکاؤ آپ کی طرف ہے تنویر کی طرف تو وہ اپنا جھکاؤ

آپ کو چڑانے یا اکسانے کے لئے ظاہر کرتی ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"میرا خیال تم سے مختلف ہے نعمانی۔ جولیا پہلے تو شور مچائے گی
لیکن بہرحال وہ مان جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ تنویر اسے ہمیشہ
خوش رکھے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہو گا لیکن میں یہ مشورہ نہیں دوں گا آگے آپ
کر مرضی"...... نعمانی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارا حتمی مشورہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران
نے جوس کا آخری گھونٹ حلق میں اتار کر گلاس واپس میز پر رکھتے
ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب میرا تو یہی مشورہ ہے"...... نعمانی نے حتمی
لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے جوس پی لیا ہے اس لئے اب تمہارا خون ٹھنڈا ہو گیا ہو گا
اس لئے جو کچھ پوچھوں گا اس کا جواب ٹھنڈے دل و دماغ سے دینا"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نعمانی چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیا کوئی اور بات بھی ہے"...... نعمانی نے چونک کر
پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں نے سپیشل روم کا بھاری کرایہ،
ٹیکسی کا کرایہ جوس کا بل اور بھاری ٹپ اس لئے دی ہے کہ جولیا اور
تنویر کے بارے میں مشورہ کروں۔ ایسے مشورے کے لئے تو مجھے خرچ
کرنے کی بجائے وصول کرنا چاہئے تھا"...... عمران نے جواب دیا تو

نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب میرا پہلے ہی یہی خیال تھا کہ آپ مجھے احمق بنا رہے ہیں بہرحال بتائیں" ...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میری کیا جرأت کہ کسی کو کچھ بناؤں یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے وہی خالق مطلق ہے جس کو جو چاہے بنا دے" ...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب آپ نے بہرحال جوس پلایا ہے اس لئے آپ جو چاہیں کہہ سکتے ہیں" ...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ساری رقم تم مجھے ادا کر دو پھر تم جو چاہو کہتے رہو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آیئے پھر چلیں رقم آپ کو مل جائے گی" ...... نعمانی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھو چلو تم کچھ کم دے دینا بیٹھو تو سہی بڑی مشکل سے تو تنہائی نصیب ہوئی ہے ورنہ ساتھی تو اس طرح ہم دونوں کے سروں پر سوار رہتے ہیں جیسے آنکھ چوکتے ہی ہم فرار ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو آپ غلطی سے مجھے لے آئے۔ آپ کو مس جولیا کو ساتھ لے آنا تھا" ...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تنویر بھی پیچھے آتا اور یہاں اس سپیشل روم میں ہماری لاشیں عبرت کا نشان بنی نظر آتیں" ...... عمران نے کہا اور نعمانی ایک

بار پھر ہنس پڑا۔

"نعمانی میں تمہیں اس لئے یہاں لے آیا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کمپیوٹر سائنس میں مہارت رکھتے ہو" ...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مہارت کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مجھے اس میں شدھ بدھ ضرور ہے" ...... نعمانی نے جواب دیا۔

"لیکن میرا تو خیال تھا کہ تم جمعرات جمعہ رکھتے ہو تم تو بدھ تک ہی رہ گئے ہو" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب یہ مجبوری ہے عمران صاحب" ...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا مجبوری ہے تو پھر ٹھیک ہے مجبوری میں تو ناجائز بھی جائز ہو جایا کرتا ہے اس لئے شدھ بدھ ہی سہی اب ذرا میری بات غور سے سننا میں نے معلوم کر لیا ہے کہ میگنٹ رنگ کامپٹن ویب کے ایک پوائنٹ جسے کلاگ پہاڑی کہا جاتا کہ اندر موجود ہے اور میں نے اسے وہاں سے اس طرح حاصل کرنا ہے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے حاصل کیا ہے" ...... عمران نے کہا تو نعمانی کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کامپٹن ویب تو کل رات ہم گئے تھے لیکن آپ نے تو اس پہاڑی کا نہ ذکر کیا نہ ادھر گئے جب کہ میرا خیال ہے آپ کے وہاں جانے کا

مقصد یہی تھا"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"نہیں مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ وہاں موجود ہے میرا خیال تھا کہ وہ پوائزن کے سپیشل سٹور میں ہے اور سپیشل سٹور شہر سے باہر ایک زرعی فارم کے نیچے بنا ہوا ہے میں اس کا بھی جائزہ لے چکا ہوں کل رات جب کلاڈیا اور میں ہیلی کاپٹر بکنگ کے لئے گئے تو میں نے کلاڈیا کو ایک طرف لے جا کر اس کے ذہن کو کور کیا اور پھر مجھے معلوم ہوا کہ میگنٹ رنگ سپیشل سٹور کی بجائے ایکسٹرا سٹور میں ہے اور یہ ایکسٹرا سٹور کامپٹن ویب میں ہے کلاڈیا نے جو تفصیل مجھے بتائی ہے اس کے مطابق کامپٹن ویب میں ایک پہاڑی ہے جسے کلاگ پہاڑی یا کلاگ پوائنٹ کہا جاتا ہے اس پوری پہاڑی کو اندر سے کھوکھلا کر کے اندر ایک سٹور بنایا گیا ہے یہ پہاڑی بظاہر تو عام سی نظر آتی ہے لیکن دراصل یہ پہاڑی مکمل طور پر مساگ نامی ایک انتہائی مضبوط ترین مصالحے سے بنی ہوئی ہے جسے پہاڑی کا روپ دیا گیا ہے اس مساگ مصالحے کو نہ توڑا جا سکتا ہے نہ کاٹا جا سکتا ہے نہ اس میں سرنگ لگ سکتی ہے اور نہ اس کے اندر کسی قسم کی کوئی ریز جا سکتی ہیں یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے میں نے اس سے اسے کھولنے کا طریقہ پوچھا تو کلاڈیا نے بتایا ہے کہ اس کے اندر کمپیوٹرائزڈ مشینری نصب ہے جس کا کنٹرول پوائزن کے چیف جیگال کے پاس ہے وہ جب چاہے آکر مشینری کی مدد سے اور مخصوص کوڈ کی مدد سے اسے کھول اور بند کر سکتا ہے مشینری بھی اس کی تحویل میں رہتی ہے اور کوڈ بھی صرف اسے ہی معلوم

ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اس جیگال کو کور کر کے آسانی سے اسے کھولا جا سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی بات کی ہے کہ میں میگنٹ رنگ اس طرح حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری عمران صاحب میرے ذہن میں یہ بات نہ رہی تھی"...... نعمانی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے تمہارا دماغ کچھ زیادہ ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے کیا خیال ہے چائے منگواؤں اسے گرم کرنے کے لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نعمانی کے چہرے پر مزید شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں نے معذرت کر لی ہے عمران صاحب۔ بہرحال آپ کا مطلب ہے کہ آپ اس کمپیوٹر مشینری کو اس انداز میں آپریٹ کرنا چاہتے ہیں کہ جیگال کو اس کا علم ہی نہ ہو۔ اور یہ کام اس طرح ہو جائے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے"...... نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے میں واقعی یہی چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تک سٹور میں موجود کمپیوٹرائز مشینری کے بارے میں کوائف معلوم نہ ہوں اسے کیسے چیک یا آپریٹ کیا جا سکتا ہے"۔

نعمانی نے کہا۔

" اس مشینری کے ذریعے پوری پہاڑی کو نہ اٹھایا جاتا ہوگا صرف کوئی چٹان ہٹائی جاتی ہوگی جس سے اندر جانے کا راستہ بن جاتا ہوگا اس لحاظ سے تو یہ کام عام سا کمپیوٹر بھی کر سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے باہر سے آپریٹ کیا جاتا ہے جبکہ مساگ واقعی ایک ایسا مصالحہ ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی کوئی ریز داخل ہی نہیں ہو سکتیں حتیٰ کہ ریڈیو لہریں بھی نہیں داخل ہو سکتیں بس یہ الجھن ایسی ہے جو مجھ سے بھی حل نہیں ہو رہی ورنہ مجھے تمہیں جوس پلانے کے بھاری اخراجات کیوں ادا کرنے پڑتے "...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب آپ سے زیادہ تو میں نہیں جان سکتا آپ تو اس معاملے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں البتہ میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے کہ کہیں یہ کمپیوٹر وائس ویوز کے تحت نہ چلتا ہو۔ کیونکہ آپ نے بتایا ہے کہ مشیری اور کوڈ دونوں استعمال ہوتے ہیں"۔ نعمانی نے کہا۔

" آواز کی لہریں بھی تو ریڈیائی لہروں کے ذریعے سفر کرتی ہیں اور مساگ میں ریڈیو لہریں بھی داخل نہیں ہو سکتیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی خفیہ لائننگ کی ہوئی ہو میرا مطلب ہے کہ اس مشینری کے ساتھ ایسی لائننگ ہو جو پہاڑی سے

کہیں دور جا کر نکلتی ہو اور وہاں سے اسے آپریٹ کیا جاتا ہو"۔ نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ واقعی ویری گڈ نعمانی۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں بالکل ایسا ہی ہوگا میرے ذہن میں مساگ اٹکا رہا ہے۔ چلو تم پر ہونے والا خرچہ برابر ہو گیا"...... عمران نے کہا تو نعمانی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

" یہ تو بس اچانک مجھے خیال آ گیا تھا"...... نعمانی نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

" بس بس اتنی بھی انکساری اچھی نہیں ہے مجھے اس معاملے میں تمہاری ذہانت کا اعتراف ہے اسی لئے تو میں نے تم سے یہ بات کی ہے بہرحال ہم نے یہ سوچنا ہے کہ اس لائن کو کیسے ٹریس کیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

" یہ کام تو بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

" کس طرح ٹرانس شیل کے ذریعے لیکن"...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

" نہیں عمران صاحب اس کے ذریعے تو دھماکے ہونے شروع ہو جائیں گے اور آپ ایسا نہیں چاہتے جدید ترین ریسرچ کے مطابق اس لائننگ کو برقی لہروں کے ذریعے آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسی لائننگ برقی موصل ہوتی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ برقی موصول کو کس طرح ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا عمران کے چہرے

پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم نے تو جوس کے ایک اور گلاس کا بھی حق قائم کر لیا ہے یہ بھی سامنے کی بات تھی بہر حال اب یہ بتاؤ کہ وائس کوڈ کا کیا کیا جائے۔ جیگال سے تو معلوم نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

" کیوں نہیں معلوم کیا جا سکتا جس طرح آپ نے کلاڈیا کے ذہن سے معلوم کیا ہے اسی طرح جیگال سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

" نہیں کلاڈیا سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جیگال خود ہپناٹزم کے بارے میں کافی جانتا ہے ایسے آدمی کو ٹرانس میں نہیں لایا جا سکتا۔ ہمیں کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کوئی سائنسی طریقہ"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ یہ کوڈ جیگال اور پوائزن دو حروف پر مشتمل ہوگا"...... نعمانی نے کہا۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آگیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک چٹان کو حرکت میں لے آنے کے لئے جو کمپیوٹر استعمال ہوتا ہے اس میں دو سے زیادہ الفاظ کا کوڈ استعمال نہیں ہو سکتا اور چونکہ یہ کوڈ جیگال نے خاص اپنے لئے رکھا ہے اس لئے لامحالہ اس نے ایک تو اپنا نام رکھا ہوا ہوگا کیونکہ یہ انسانی نفسیات ہے کہ اسے اپنا نام سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے دوسرا لفظ

چیف بھی ہو سکتا ہے اور تنظیم کا نام پوائزن بھی ہو سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"اس کی ایک دوست عورت ہے اس کا نام کیتھی پرسٹل ہے اس نے سپیشل سٹور جس زرعی فارم کے نیچے بنایا ہے اس فارم کا نام پرسٹل رکھا ہوا ہے اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ کوڈ کیتھی پرسٹل کے نام سے بنایا ہوا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

" یہ سب اندازے ہیں کوئی سائنسی طریقہ بتاؤ جس سے اسے ٹریس کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے عمران صاحب ری بیک بیل سسٹم کا استعمال کرنا پڑے گا"...... نعمانی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ری بیک بیل سسٹم کے لئے تو پوری ڈکشنری استعمال کرنی پڑے گی اور اتنا وقت بہر حال نہیں ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اب ڈکشنری استعمال کرنے والا زمانہ نہیں رہا عمران صاحب اب تو اس سسٹم پر حتمی کمپیوٹر آگئے ہیں جو چند لمحوں بعد خود ہی ٹریس کر لیں گے آپ نے صرف اے سے لے کر زیڈ تک کے حروف چیک کرنے ہیں اور بس"...... نعمانی نے کہا۔

"اوہ پھر تو ٹھیک ہے کب آیا ہے یہ کمپیوٹر"...... عمران نے کہا۔

" ابھی حال ہی میں ایجاد ہوا ہے میں نے یہاں آنے سے دو روز پہلے

اس کے بارے میں خصوصی مضمون پڑھا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"گڈ پھر تو وہ یہاں مل جائے گا۔ اوکے آؤ اب مسئلہ حل ہوا ہے اس مارکیٹ میں ہر چیز میسر آجاتی ہے"...... عمران نے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں سپیشل روم سے نکل کر کاؤنٹر پر آئے انہوں نے چابی کاؤنٹر پر واپس کی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھا۔ باقی ساتھی اپنے کمروں میں تھے۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈیرک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے جو کام میرے ذمے لگایا تھا وہ ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا اس نے کمرے میں پہنچ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اس کا ایریل

اس نے اونچا کیا اور پھر اس پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ڈیرک بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے ڈیرک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بلب مسلسل جلنے لگ گیا۔

" پوری تفصیل بتاؤ کیا ہوا اور کیسے ہوا اوور"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب یہ لائننگ کلاگ پہاڑی کے شمالی طرف سے تقریباً دو کلو میٹر دور درختوں کے جھنڈ کے درمیان ایک درخت کی جڑ میں موجود ہے یہ درخت مصنوعی ہے لیکن اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اصلی لگتا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی چوٹی پر ایک ہی شاخ ہے اوور"...... ڈیرک نے کہا۔

" اوہ اچھا ٹھیک ہے کیا کوڈ کا علم بھی ہو گیا ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس سر کوڈ دو الفاظ پر مشتمل ہے کیتھی جیگال اوور"...... ڈیرک نے جواب دیا۔

" حتمی طور پر چیک کر لیا گیا اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" یس سر لیکن مشینری آپریٹ نہیں ہو سکتی کیونکہ کوڈ اسی آواز اور لہجے میں ہونے چاہئیں اس کے بغیر ناممکن ہے اوور"...... ڈیرک نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں بے حد شکریہ۔ اب تم اس سارے مسئلے کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ گے اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور پھر الماری بند کر کے وہ کمرے سے نکلا اور نعمانی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا کمرے کا دروازہ بند تھا اس نے آہستہ سے دستک دی۔

" یس کم ان "...... اندر سے نعمانی کی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ کمرے میں نعمانی ، صدیقی ، چوہان اور خاور بیٹھے شطرنج کھیلنے میں مصروف تھے۔

" فور سٹارز نے اچھی گیم اختیار کر لی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب فارغ بیٹھ کر وقت ہی نہیں گزرتا"...... نعمانی نے کہا اور عمران بھی کرسی گھسیٹ کر ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

" کوئی خاص بات عمران صاحب "...... نعمانی نے کہا۔

" نہیں مجھے بھی فارغ بیٹھے بیٹھے بوریت ہو گئی تو میں نے سوچا کہ چل کر گپیں ہانکی جائیں لیکن تم تو ظاہر ہے ذہنی طور پر مصروف ہو"۔ عمران نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ میرا خیال ہے کیوں نہ کسی پارک کی سیر

کی جائے"...... نعمانی نے کہا۔

"رات کو تو پھر جانا ہے اب کہاں جایا جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"یہاں قریب ہی ایک خوبصورت پارک ہے وہاں چلتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو سب کو چلنا چاہئے"...... نعمانی نے کہا۔

"چلیے پوچھ لیتے ہیں"...... صدیقی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا۔

"سب تیار ہیں چلنے کے لئے"...... صدیقی نے کہا اور عمران مسکرا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کوٹھی سے پیدل ہی نکلے اور ٹہلتے ہوئے پارک کی طرف چل پڑے۔

"عمران صاحب آج کامیٹن ویب میں ہمارے خلاف کیا جال بچھایا جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویب کا تو معنی ہی جال ہے اس لئے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہاں دن کو بھی تو لوگ جاتے ہوں گے کیا ضروری ہے کہ وہاں صرف رات کو ہی جایا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"دن کو بھی وہاں کافی رونق ہوتی ہے لیکن رات کو اور وہ بھی چاندنی رات کو رونق زیادہ ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج کس پوائنٹ کی سیر کرنے کا پروگرام ہے ویسے میں نے

کتابچے کا مطالعہ کیا مجھے تو اس میں سکائنگ پوائنٹ زیادہ پسند آیا ہے چاندنی رات میں انتہائی خوفناک ڈھلوانی پہاڑیوں پر سکائنگ کرنا واقعی انتہائی پرلطف تجربہ ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"صالحہ کو اپنے ساتھ شامل رکھنا پھر سکائنگ کرنا تاکہ یہ تمہیں کنٹرول میں رکھے ایسا نہ کہ تم سکائی یعنی آسمان پر پہنچ کر واپس آنے سے ہی انکار کر دو"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور آپ کو قابو میں رکھنا ہو تو پھر"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے لئے تو تنویر کی نظریں ہی کافی ہیں یہ اس انداز میں مجھے دیکھتا ہے کہ میں سکائی کی طرف جانے کی بجائے اپنے آپ کو زمین کی تہہ میں دفن ہوتا محسوس کرنے لگتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کیا کرو ہر وقت بکواس ہی کرتے رہتے ہو کوئی وقت ایسا ہوتا ہے جب منہ سے نکلی ہوئی بات پوری بھی ہو جاتی ہے"۔ تنویر کے بولنے سے پہلے جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں جولیا کے اس غصے کا کوئی جواز سمجھ میں نہ آیا تھا حتیٰ کہ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

"تو پھر تم تنویر کو منع کر دو کہ وہ مجھے ایسی نظروں سے نہ دیکھا کرے پھر میں دفن ہونے کی بجائے آسمان پر اڑ جاؤں گا اور پھر نہ کہیں مزار ہوگا اور نہ قوالیاں ہوں گی کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو اس بار سب بے بے اختیار مسکرا دیئے

کیونکہ عمران کے جواب سے انہیں سمجھ آگئی تھی کہ جولیا کے غصے کی اصل وجہ کیا تھی۔ عمران نے اپنے دفن ہونے کی بات کی تھی اور جولیا کے لئے یہ بات بھی ناقابل برداشت تھی۔

"میں نے تمہیں کب ایسی نظروں سے دیکھا ہے۔ میں تو ہمیشہ تمہیں رحم بھری نظروں سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاگلوں کو رحم بھری نظروں ہی دیکھنا چاہئے"...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو تمہارے دل میں نہ سہی نظروں میں ہی سہی کہیں تو رحم بھی ابھرا۔ اب تو مجھے جولیا کی منت کرنی پڑے گی کہ وہ تنویر کی اس رحم بھری حالت پر کچھ تو......" عمران نے لفظوں کو دوسرے انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ابھی تک کلاڈیا یہاں نہیں پہنچی"...... اچانک صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"کلاڈیا اور یہاں کیوں۔ یہاں وہ کیوں آئے گی"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اب تک تو جہاں بھی گئے ہیں وہ فوراً ہی وہاں پہنچ جاتی تھی۔ ہیون گارڈن ہوٹل ایمرلڈ۔ کامپٹن ویب وہ کہاں نہیں پہنچی"۔ صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بات تو صالحہ کی ٹھیک ہے اسے اب تک واقعی یہاں پہنچ جانا چاہئے لیکن اگر وہ یہاں نہ بھی آئی تو آج رات بہرحال کامپٹن ویب

ضرور پہنچے گی"...... صفدر نے کہا۔

"یا اللہ نوبت یہاں تک تو میں نے پہنچا دی ہے کہ اب ایک دوسرے کی بات کی تائید ہونے لگ گئی ہے۔ آگے تیرا کام ہے"۔ عمران نے باقاعدہ دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا تو پارک کا وہ حصہ جہاں وہ سب موجود تھے قہقہوں سے گونج اٹھا اور صفدر اور صالحہ دونوں کے چہرے شرم سے سرخ پڑ گئے اور پھر صفدر نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اچانک پارک کے سائیڈ میں موجود ریستوران کا ایک ویٹر تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"آپ میں سے کوئی صاحب عمران نام کے بھی ہیں"...... ملازم نے کہا۔

"اگر کوئی قرض خواہ آیا بیٹھا ہے تو پھر اس نام کا یہاں کیا پوری دنیا میں کوئی آدمی نہیں ہے اور اگر کوئی قرض دینے والا ہے تو پھر میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ کی کال ہے جناب محترمہ کلاڈیا صاحبہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یا اللہ تو ہی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ آخر کسی کو تو مجھ پر رحم آ ہی گیا"...... عمران نے ایک بار پھر دعا کے سے انداز میں کہا۔

"آخر یہ کلاڈیا چاہتی کیا ہے کیوں تمہارے پیچھے پڑ گئی ہے میں اسے گولی مار دوں گی نانسنس"...... جولیا نے یکلخت بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی تک اس نے بتایا نہیں کہ کیا چاہتی ہے اور میں بھی اسی انتظار میں ہوں جیسے ہی اس نے بتایا میں تمہیں بتا دوں گا"۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔

" ہمیں بھی وہاں چلنا چاہئے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جب تک ہم وہاں پہنچیں گے کال ختم ہی ہو جائے گی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کو جولیا کی بات اور صفدر کے جواب کی ہلکی سی آوازیں کانوں میں پڑ گئی تھیں اس لئے وہ مسکرا دیا تھا۔ ریستوران میں پہنچ کر اس نے کاؤنٹر پر ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھایا۔

" ہیلو علی عمران خوش قسمت خوش نصیب بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" خوب بہت اچھا القاب ہے نام کے ساتھ ۔ میں کلاڈیا بول رہی ہوں میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ میں پارک کے قریب سے گزر رہی تھی کہ میں نے تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت دیکھ لیا تھا لیکن میں اس لئے وہاں نہیں آئی کہ تمہارے ساتھی تمہارا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے ۔ کیا خیال ہے آج رات اکیلے کامپٹن ویب آ سکتے ہو ۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں اکیلے وہاں رات گزاریں اور خوب دل بھر کر تفریح کریں"...... کلاڈیا نے کہا۔

" تفریح ۔ کس قسم کی تفریح پلیز ذرا اس کی وضاحت کر دو کیونکہ ہمارے ملک پاکیشیا میں جب کوئی خوبصورت لڑکی کسی کو تفریح کے لئے بلاتی ہے تو ساتھ ہی پولیس کو بھی بلا لیتی ہے اور پھر پولیس کے ہاتھوں اس نوجوان کی جو درگت بنتی ہے وہ اس کے لئے بہترین تفریح ہوتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کلاڈیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" وہ تمہارے ملک میں ہوتا ہوگا۔ یہاں تو جب جوڑا تفریح کرتا ہے تو کوئی مداخلت نہیں کر سکتا تو پھر آ رہے ہو"...... کلاڈیا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" کس پوائنٹ پر پہنچنا ہوگا اور کس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

" رات دس بجے آ جاؤ مین گیٹ پر لیکن شرط وہی کہ اکیلے آنا"۔ کلاڈیا نے کہا۔

" دس بجے تک تو میرے ساتھی سوتے ہی نہیں ہیں سب کے چہروں پر الو کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں آج رات ان کی چائے میں بے ہوشی کا سفوف ملا دوں اس طرح وہ اٹنا غفیل ہو جائیں اور میں آ جاؤں لیکن رات دس بجے تو وہ چائے پیتے ہیں اور جس طرح کے یہ لوگ ہیں دو گھنٹے تو انہیں بے ہوش ہونے میں لگ جائیں گے اس لئے مس کلاڈیا رات ساڑھے بارہ بجے سے پہلے تو ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" چلو بارہ بجے آ جاؤ"...... کلاڈیا نے کہا۔

"کسی پوائنٹ کی بات کرو کلاڈیا میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھیوں کو کہیں سے بھی یہ رپورٹ ملے کہ میں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ کامپٹن ویب کے سب سے خوبصورت پارک سٹار پارک میں آجاؤ"...... کلاڈیا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں انتظار کروں گی"...... کلاڈیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"کیا کہہ رہی تھی وہ تمہاری کلاڈیا"...... جولیا نے عمران کے وہاں پہنچتے ہی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے کامپٹن ویب کے سب سے خوبصورت پارک سٹار پارک میں رات کو بارہ بجے پہنچنے کی درخواست کی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ہم دونوں اکیلے بہترین تفریح کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا جواب دیا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے میں یہ خوبصورت دعوت کیسے رد کر سکتا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہیں اور اسے دونوں کو گولی مار دوں گی سمجھے"...... جولیا

نے کہا۔

"تم کیوں میرے خون ناحق کا بوجھ اپنے سر لیتی ہو جب یہ کام کلاڈیا کرنا چاہتی ہے تو اسے کرنے دو"...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیا وہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے بلا رہی ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ اس بار اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو اور کیا اسے گریٹ لینڈ میں تفریح کے لئے میں ہی مل سکتا ہوں۔ یہ بات نہیں مس جولیا اس کا خیال ہے کہ میں یہاں تفریح کرنے نہیں بلکہ میگنٹ رنگ حاصل کرنے آیا ہوں لیکن وہ کھل کر ہم پر فائر نہیں کھول سکتے اس لئے کہ ہم سب غیر سرکاری طور پر یہاں آئے ہوئے ہیں اور حکومت گریٹ لینڈ اس طرح ہمیں ہلاک کرا کر پاکیشیا کے ساتھ دشمنی مول نہیں لے سکتی اس لئے لامحالہ وہ ہمیں علیحدہ علیحدہ کر کے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کل رات کوشش کی کہ ہم سب کو قدرتی موت مارا جائے لیکن ہم بچ کر نکل آئے اس لئے آج مجھے علیحدہ بلانے کا مطلب یہی ہے کہ اب انہوں نے اپنی پلاننگ تبدیل کر لی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ بات تو تمہاری سمجھ میں آتی ہے پھر"...... جولیا نے کہا۔

"پھر یہ کہ میں رات کو بارہ بجے سٹار پارک پہنچ جاؤں گا لیکن تم نے مجھ سے پہلے میک اپ میں وہاں پہنچنا ہے اور اس بات کو چیک کرنا

ہے کہ میرے خلاف وہاں کیا جال پھیلایا گیا ہے۔ البتہ نعمانی میرے ساتھ رہے گا۔ نعمانی بھی میک اپ میں رہے گا لیکن تم لوگوں نے اس وقت تک مداخلت نہیں کرنی جب تک میں اشارہ نہ کروں یا مجھے واقعی کوئی حقیقی خطرہ درپیش نہ ہو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پوائزن کو یہ محسوس ہو سکے کہ ہمارا مقصد واقعی تفریح نہیں ہے بلکہ ہم یہاں کوئی مشن مکمل کرنے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ایسا ہی ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے واپسی کا اعلان کر دیا تاکہ کامپٹن ویب جاتے اور وہاں کے حالات کے بارے میں مزید گفتگو بیٹھ کر اطمینان سے ہو سکے۔

عمران اور نعمانی تیزی سے مساگ پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں نے میک اپ کر رکھا تھا اور اپنے لباس اور شکل وصورت سے وہ ایکریمین سیاح دکھائی دے رہے تھے۔ نعمانی نے کاندھے پر باقاعدہ سیاحوں والا مخصوص بیگ بھی لادا ہوا تھا۔

"عمران صاحب اس لائننگ کی تلاش کرنے والی مشینری تو آپ نے ساتھ لی ہی نہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"وہ کافی بڑی مشینری ہے اور اسے ساتھ لے آنے کا مطلب تھا کہ ہم مشکوک ہو جاتے ہو سکتا ہے کہ یہاں پوائزن کے آدمی موجود ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ کام کیسے مکمل ہو گا"...... نعمانی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی تم فکر نہ کرو یہ گریٹ لینڈ ہے یہاں اگر جیب میں نوٹ

ہوں تو ہر کام ہو سکتا ہے یہاں صرف دولت کی پوجا کی جاتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لائننگ تلاش کرنے اور ری بیک بیل کی مدد سے کوڈ ٹریس کرنے کا کام ایک پارٹی کر چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نعمانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ تو یہ بات ہے لیکن وہ بھی تو یہ بھاری مشینری یہاں لے آئی ہو گی"...... نعمانی نے کہا۔

"وہ بہرحال غیر متعلقہ پارٹی ہے اس لئے کسی کو اس کا خیال نہیں آیا ہو گا...ا عمران نے جواب دیا۔

"ویری گڈ عمران صاحب آپ واقعی بہت گہرائی میں سوچتے ہیں"...... نعمانی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اتنی گہرائی میں بھی نہیں سوچتا کہ واپس اوپر ہی نہ آ سکوں"۔ عمران نے جواب دیا اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہاں ہے وہ لائننگ"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مساگ پہاڑی سے دو کلو میٹر دور شمالی طرف درختوں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ اس جھنڈ کا درمیانی درخت مصنوعی ہے لیکن اصل لگتا ہے وہاں اس کا پوائنٹ رکھا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور کوڈ کیا ہے"...... نعمانی نے پوچھا۔

"کیتھی جیگال"...... عمران نے جواب دیا اور نعمانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کا خیال درست ثابت ہوا بہرحال اب رہ گیا جیگال کی آواز اور لہجے کا مسئلہ بہرحال کمپیوٹر نے چیک کرنا ہے یہ سوچ لیں"۔ نعمانی نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن کو جس انداز میں بنایا ہے اس کا مقابلہ بڑے سے بڑا اور جدید سے جدید کمپیوٹر بھی نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے عمران صاحب لیکن اب میں کیا کہوں آپ بہرحال مجھ سے زیادہ سمجھدار ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"تم سے زیادہ سمجھدار ہوتا تو اس طرح مارا مارا پھرتا۔ تمہاری طرح اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کی طرح تفریح نہ کر رہا ہوتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ کتابچے میں دیئے ہوئے نقشے کے مطابق کلاگ پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ پہاڑی چھوٹی سی تھی اور واقعی سرخ رنگ کی بڑی بڑی چٹانوں سے بنی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس پہاڑی کی بناوٹ ایسی تھی کہ وہ واقعی خوبصورت نظر آتی تھی۔ اس کے باہر ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر مساگ پہاڑی کا نام اس کی لمبائی چوڑائی اونچائی اور اس کے بارے میں دیگر ایسی تفصیلات درج تھیں جن میں سیاحوں کو

دلچسپی ہو سکتی تھی۔ وہاں کئی افراد بھی موجود تھے اور کیمروں سے اس پہاڑی کی تصویریں بنانے میں مصروف تھے۔

"آؤ"...... عمران نے ایک نظر پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر شمال کی طرف بڑھنے لگا۔ تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر درختوں کا ایک جھنڈ موجود تھا اور وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نعمانی سمیت اس جھنڈ میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس مصنوعی درخت کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"وہاں تو لوگ موجود ہیں اور اتنے لوگوں کی موجودگی میں راستہ کھلا تو وہ چونک پڑیں گے اور پھر انتظامیہ کو اس کی اطلاع ہو جائے گی"۔ نعمانی نے کہا۔

"تم ایسا کرو اپنا بیگ مجھے دو اور صرف زیرو فائیو ٹرانسمیٹر لے کر وہاں پہنچ جاؤ جب یہ لوگ چلے جائیں تو مجھے کال کر کے اطلاع دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ یہیں رہنا چاہتا ہوں عمران صاحب۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس طرح کوڈ بول کر کمپیوٹر کو ڈاج کرتے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے یہ بات کیسے فرض کر لی کہ میں جیگال کی آواز کو نقل کر کے کمپیوٹر کو ڈاج دے دوں گا اگر کمپیوٹر اس طرح ڈاج کھا جائے تو پھر اسے کمپیوٹر کیسے کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کیا کریں گے"...... نعمانی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میرے پاس جیگال کی اپنی آواز میں ٹیپ موجود ہے جس میں کیتھی جیگال کا کوڈ ٹیپ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو نعمانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ یہ ٹیپ آپ نے کیسے حاصل کر لیا"...... نعمانی نے کہا۔

"میں اس کیتھی کے فلیٹ پر گیا تھا تاکہ اس کے ذریعے جیگال سے بات چیت کر کے جیگال کی آواز سن سکوں اس وقت میرا خیال تھا کہ میگنٹ رنگ سپیشل سٹور میں ہے بہرحال وہ آواز تو میں نے سن لی لیکن اب جب کہ مجھے اس کمپیوٹر اور کوڈ کے بارے میں معلوم ہوا تو میں دوبارہ کیتھی کے فلیٹ پر گیا۔ کیتھی اس وقت اپنے آفس میں تھی۔ میں اپنے ساتھ کال ٹیپ کرنے والی مشین لے گیا اور پھر میں نے کیتھی کے فون کے ساتھ ٹیپ لگا دی اور اس کے بعد جیگال کو کال کیا۔ خوش قسمتی سے جیگال اس نمبر پر مل گیا جس پر اس نے پہلے بات کی تھی۔ میں نے کیتھی کی آواز میں اس سے بات کی تو اس نے پہلی بات یہی کہی کہ کیتھی نے اسے فون کیوں کیا جب کہ اس نے اسے فون کرنے سے منع کر رکھا ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ کیتھی نے ہوش میں آنے کے بعد اسے کال کر کے بتا دیا ہو گا کہ میں اس کے پاس پہنچا تھا اور اس نے اسے آئندہ کال نہ کرنے اور کہیں چھپ جانے کا کہا ہو گا بہرحال میں نے اسے بتایا کہ میں نے حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں۔ پھر میں نے اس سے اس انداز میں باتیں کیں کہ اسے یہ دونوں

لفظ اکٹھے بولنے پڑے۔ پھر میں نے وہ ٹیپ فون سے علیحدہ کی اور واپس آکر میں نے وہی دونوں لفظ علیحدہ کر کے علیحدہ ٹیپ کیے اور یہ ٹیپ اب میرے پاس موجود ہے اس لئے تم فکر نہ کرو کمپیوٹر بھی چیک نہ کر سکے گا کہ ٹیپ چل رہی ہے کہ جیگال خود کو ڈودہرا رہا ہے"...... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور نعمانی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے عمران صاحب۔ نجانے اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذہن کس طرح بنایا ہے کہ آپ کی ذہانت پر واقعی رشک آتا ہے"...... نعمانی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو پھر میں جاؤں"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں یہ ضروری ہے کہ جب پہاڑی راستہ کھلے تو وہاں کوئی آدمی موجود نہ ہو...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنی پشت سے بیگ اتار کر اس نے اسے کھولا اور اس میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر کا ایک پیس نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر درختوں کے جھنڈ سے باہر نکل گیا۔ عمران نے اس کے جانے کے بعد بیگ میں سے ایک چھوٹی سی باکس نما مشین نکالی اور اس کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو اس پر چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے کئی بلب جل اٹھے۔ اس مشین کے ساتھ سرخ اور سبز رنگ کی دو لچھے دار تاریں منسلک تھیں۔ عمران نے مشین کو اٹھا کر بیلٹ کے ہک سے اٹکایا اور

دونوں تاریں دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ اس مصنوعی درخت کی طرف بڑھا اور اس نے تاروں کو درخت کے تنے کے اس حصے پر لگایا جو زمین کے ساتھ تھا۔ ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور تنے کے قریب زمین کا ایک حصہ کسی تختے کی طرح سائیڈ میں ہو گیا اب نیچے ایک چھوٹی سی مشین نصب نظر آ رہی تھی۔ عمران نے بیلٹ کے ساتھ لگی ہوئی مشین آف کی اور پھر اسے بیلٹ سے اتار کر واپس بیگ میں رکھا اور بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکال کر اس نے اسے ایک طرف رکھا اور ایک اور مستطیل شکل کی مشین نکال کر اس نے اس کے باہر نکلے ہوئے دو تاروں کو زمین میں نصب مشین کے دو پوائنٹس کے ساتھ منسلک کر دیا اور پھر مستطیل مشین کے ساتھ موجود ایک مائیک کو کھینچ کر اس نے اسے ہک سے اٹکایا اور ٹیپ کو اس مائیک کے قریب رکھ دیا پھر اس نے بیگ میں سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر کا دوسرا پیس نکالا اور اسے بھی سامنے رکھ کر وہ گھاس پر اطمینان سے بیٹھ گیا اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے مداری اپنا سامان کھول کر اپنے سامنے ایڈجسٹ کر کے رکھتا ہے اور پھر تماشہ دیکھنے والوں کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد زیرو فائیو پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو این سپیکنگ اوور"...... نعمانی نے صرف اپنے نام کا پہلا حرف کہا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نعمانی نے واقعی عقلمندی کا مظاہرہ کیا تھا کیونکہ یہ عام سا ٹرانسمیٹر تھا اور اس کی کال کیچ بھی ہو

سکتی تھی۔

"یس ایکس اٹنڈنگ یو اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے نام کے پہلے حروف استعمال نہ کیے تھے اور لہجہ بھی بدل لیا تھا۔

"میٹنگ ختم ہو گئی ہے اوور"...... نعمانی نے کہا۔

"اوکے تم ابھی وہیں رکو میں دوسری پارٹی سے بات کر کے پھر تمہیں کال کروں گا اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک طرف رکھا اور پھر مستطیل شکل کی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اس پر چھوٹے چھوٹے بلب جل اٹھے اور ایک ہلکی سی گونج سنائی دینے لگی۔ عمران نے اس پر لگی ہوئی ایک ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ایک بڑا سا بلب جو مشین کے وسط میں لگا ہوا تھا یکلخت جل اٹھا اور عمران نے ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ پہاڑی کے اندر نصب کمپیوٹر سے رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ عمران نے مائیک کا بٹن آن کیا اور ساتھ ہی ٹیپ کا بٹن بھی آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹیپ سے جیگال کی آواز نکلی۔ اس نے دو لفظ بولے تھے کیتھی جیگال اور جیسے ہی یہ لفظ ٹیپ سے نکلے مشین کے درمیان موجود جلتے ہوئے بلب کا رنگ یکلخت تبدیل ہو گیا پہلے اس کا رنگ سرخ تھا جب کہ اب اس کا رنگ سبز تھا اور عمران نے جلدی سے ٹیپ آف کر دیا اور ساتھ ہی اس نے مشین کے بٹن بھی آف

کیے اور پھر مشین کے تار زمین کے اندر نصب مشین سے علیحدہ کیے اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے جلدی سے پہلے والی باکس نما مشین کو آن کیا اور اس کی تاروں کو درخت کے تنے پر اسی جگہ لگایا جہاں پہلے لگانے سے زمین تختے کے انداز میں نکلی تھی۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی جگہ برابر ہو گئی اور عمران نے جلدی سے مشین آف کی اور پھر سب کچھ سوائے ٹرانسمیٹر کے اٹھا اٹھا کر بیگ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بیگ بند کیا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ایکس کالنگ اوور"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس این اٹنڈنگ یو اوور"...... نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ کیا میٹنگ ہال میٹنگ کے لئے کھل گیا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر اوور"...... نعمانی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم وہیں رکو میں خود پہنچ رہا ہوں اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بیگ میں ڈالا اور بیگ اٹھا کر اس نے اسے کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا درختوں کے جھنڈ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ مساگ پہاڑی کے پاس پہنچ گیا۔ نعمانی وہاں اکیلا ہی موجود تھا۔

"کیا ہوا کاشن تو مل گیا ہے کہ پہاڑی کا راستہ کھل چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے آنے تک میں نے پہاڑی کے چاروں طرف گھوم کر جائزہ لے لیا ہے۔ جنوبی طرف واقعی ایک غار سی نظر آرہی ہے اس کے علاوہ اور کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"تو چلو یہی غار ہی دہانہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے پہاڑی کی جنوبی طرف کو بڑھ گئے وہاں واقعی ایک غار موجود تھا۔ وہ دونوں غار میں داخل ہوئے غار آگے جا کر مڑ گیا تھا وہ جیسے ہی مڑے انہیں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔ نعمانی نے جیب سے ایک ٹارچ نکال کر جلالی کیونکہ نیچے گھپ اندھیرا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو یہ واقعی ایک بڑا سا ہال تھا جس میں دیواروں کے ساتھ بیس کے قریب الماریاں موجود تھیں درمیان میں ایک اونچے سٹول پر ایک بڑا سا کمپیوٹر بھی موجود تھا۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور پھر اس نے باری باری اسے ہر الماری کے ساتھ لگا کر بٹن دبایا جب اس پر موجود بلب نہ جلا تو اس نے ایک الماری کھولی۔ الماری میں مختلف سائنسی آلات وغیرہ پیکڈ حالت میں رکھے ہوئے تھے۔ پھر ایک الماری کھولتے ہی عمران اچھل پڑا کیونکہ اس میں چھوٹا سا سرخ رنگ کا پیکٹ رکھا ہوا تھا جس پر ایم آر کے حروف بھی موجود تھے۔ عمران نے جلدی سے اسے باہر نکالا تو وہ نیم بیضوی سا

انتہائی پیچیدہ شکل کا پرزہ تھا۔ عمران نے مطمئن انداز میں اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اسے دوبارہ پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ کو جیب میں ڈال لیا اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔

"آؤ اب نکل چلیں کام ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ غار سے باہر آچکے تھے۔

"تم یہیں کہیں قریب چھپ جاؤ میں واپس جا کر اس دہانے کو بند کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ پہاڑی کی سائیڈ سے گھوم کر واپس درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے دوبارہ وہی پہلے والی کارروائی دوہرائی اس بار جب اس نے ٹیپ آن کیا تو کوڈ کے الفاظ جیسے ہی ٹیپ سے نکلے۔ مستطیل مشین کے درمیان جلنے والا سبز رنگ کا بلب یکلخت دوبارہ سرخ رنگ میں تبدیل ہو گیا تو عمران نے جلدی سے ٹیپ۔ مائیک اور مشین آف کی اور اسے علیحدہ کر کے بیگ میں ڈالا اور پھر زمین برابر کر کے اس نے بیگ کو پشت پر لٹکایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا جھنڈ سے نکل کر دوبارہ پہاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب راستہ بند ہو چکا ہے"...... ایک طرف سے نعمانی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ویری گڈ۔ اب جیگال اور کلاڈیا سوچتے رہیں کہ میگنٹ رنگ کہاں گیا جب کہ ایکسٹرا سٹور انہیں ویسے ہی بند ملے گا۔ آؤ"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب آپ اسے اپنے پاس رکھیں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں اسے فوری طور پر سپیشل پسنجر کے ذریعے پاکیشیا چیف کے پاس بھجوانا ہے۔ میں نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں۔ اس کے بعد رہائش گاہ پر چلیں گے اور پھر وہاں سے تم میک اپ تبدیل کر لینا جب کہ میں میک اپ صاف کر کے اصل شکل میں کامپٹن ویب کے سٹار پارک میں جاؤں گا اور مس کلاڈیا کے ساتھ تفریح کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نعمانی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیگال اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیگال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیگال نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... جیگال نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر جیگال بول رہا ہوں"...... جیگال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"وہ مسلسل تفریح کرتے پھر رہے ہیں ہمارے آدمی بھی ان کی نگرانی کر رہے ہیں چونکہ انہوں نے ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا اس لئے ہم بھی خاموش ہیں"...... جیگال نے کہا۔

"لیکن میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان کا کا فوری خاتمہ کر دو"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن میری چیف سیکرٹری صاحب سے بات ہوئی تھی کیونکہ ان کا میرے پاس تحریری حکم موجود ہے کہ جب بھی کسی غیر ملکی ایجنٹ کے خلاف کوئی ہلاکت خیز کارروائی پوائزن کو کرنی پڑے تو پہلے ان سے ڈسکس کر لی جائے اس لئے میں نے ان سے بات کی اور آپ کے حکم کا حوالہ بھی دیا اور ساری تفصیل بھی بتادی تو انہوں نے کہا کہ جب یہ لوگ مشن پر نہیں آئے تو ہمیں انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہئے ورنہ پاکیشیا اور گریٹ لینڈ کے درمیان ایسے اختلافات پیدا ہو جائیں گے جن سے گریٹ لینڈ کو نقصان پہنچ سکتا ہے البتہ انہوں نے یہ اجازت دے دی تھی کہ اگر یہ لوگ ایکشن لیں تو پھر ان کی طرف سے اجازت ہو گی"...... جیگال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بین الاقوامی معاملات میں وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں لیکن اب لیبارٹری تھری ایکس کے سائنس دانوں کو میگنٹ رنگ کی فوری ضرورت پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہیں یہ فوری سپلائی کیا جائے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب میں اسے اسٹور سے نکال کر لیبارٹری میں بھجوا

دیتا ہوں"...... جیگال نے کہا۔

"او کے جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھجوا دو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیگال نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر ہاک بول رہا ہوں"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاک ایکسٹرا اسٹور سے سامان نکالنا ہے تم مطلوبہ سامان بند کر کے سپیشل ہیلی کاپٹر میں رکھوا دو اور پھر مجھے اطلاع دو"...... جیگال نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیگال نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ اوور"...... جیگال نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر کلاڈیا اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کلاڈیا کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو اس وقت اوور"...... جیگال نے کہا۔

"اپنی رہائش گاہ پر کیوں خیریت چیف اوور"...... کلاڈیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے اوور"...... جیگال نے پوچھا۔

"وہ تفریح ہی کرتے پھر رہے ہیں اب شاید دو روز بعد وہ واپس چلے

جائیں کیونکہ ہیری نے رپورٹ دی ہے کہ ان کے درمیان اب واپسی
کی بات چیت ہونا شروع ہو گئی ہے اوور"۔ کلاڈیا نے جواب دیا۔
"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ اب انہوں نے اپنی ناکامی کو تسلیم کر
ہی لیا ہے اوور" جیگال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یس سر یہ تو ظاہر ہے کہ ناکامی ان کا مقدر ہے البتہ یہ شاید ان کی
خوش قسمتی ہو گی کہ وہ زندہ واپس جا رہے ہیں اوور" کلاڈیا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں یہ واقعی ان کی خوش قسمتی ہو گی۔ تم نے بتایا تھا کہ تم نے
عمران کو اکیلے کامپٹن ویب میں مدعو کیا تھا۔ کیا وہ وہاں پہنچا تھا
اوور"...... جیگال نے کہا۔
"یس چیف وہ تو سر کے بل وہاں پہنچا تھا اور اس نے وہاں واقعی
ایسی باتیں کیں کہ میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے
ساتھ رکھ لوں۔ یہ شخص باتیں کرنے کا جادوگر ہے لیکن ایک بات میں
نے محسوس کی ہے کہ وہ صرف باتیں کرنا ہی جانتا ہے ورنہ عملی طور پر
وہ بے حد بزدل آدمی ہے اس نے معمولی سی پیشرفت کرنے کی کوشش
تک نہ کی اور جب میں نے اس سلسلہ میں اس کی حوصلہ افزائی کرنے
کی کوشش کی تو وہ فوراً ہی کنی کاٹ گیا۔ اس پر مجھے بے حد بوریت
ہوئی بہرحال ہم تین چار گھنٹے اکٹھے رہے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا
اوور"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔
"وہ عورتوں کے معاملے میں ایسا ہی رویہ رکھتا ہے بہرحال ان کی

نگرانی جاری رکھو۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ عین
روانگی کے وقت یہ کوئی واردات کر ڈالیں اوور"...... جیگال نے کہا۔
"یس سر میں پوری طرح ہوشیار اور چوکنا ہوں بلکہ میری تو
خواہش ہے کہ یہ کوئی پیشرفت کریں تاکہ مجھے ان پر جھپٹنے کا موقع مل
جائے اوور"...... کلاڈیا نے کہا۔
"او کے اوور اینڈ آل"...... جیگال نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے
اس نے واپس دراز میں رکھا اور ابھی اس نے دراز بند ہی کی تھی کہ انٹر
کام کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... جیگال نے کہا۔
"ہاک بول رہا ہوں سر آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"۔ دوسری
طرف سے ہاک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"او کے میں آ رہا ہوں"...... جیگال نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی
سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر لمبے قدم اٹھاتا دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیگال اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں بیٹھا
کامپٹن ویب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا ہیلی کاپٹر میں اس کے ساتھ
ہاک اور دو محافظ تھے۔ ایکسٹرا سٹور کو کھولنے یا بند کرنے کے لئے اس
نے انہی تین آدمیوں کو مقرر کیا ہوا تھا لیکن اسے خود ساتھ اس لئے
جانا پڑتا تھا کہ اس کے کوڈ دوہرائے بغیر سٹور کھل نہ سکتا تھا۔ تھوڑی
دیر بعد ہیلی کاپٹر مساگ پہاڑی سے شمال کی طرف تقریباً دو کلو میٹر کے
فاصلے پر موجود درختوں کے ذخیرے کے قریب جا کر اتر گیا تو جیگال نیچے

اترا۔ دوسری طرف سے ہاک اور دونوں محافظ بھی نیچے اتر آئے۔ چونکہ ہاک اور اس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ انہوں نے کیا کرنا ہے اس لئے انہوں نے ہیلی کاپٹر سے ایک بڑا بیگ اتارا اور اسے لے کر تیزی سے درختوں کے ذخیرے میں داخل ہو گئے جب کہ جیگال ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑا ادھر ادھر کا نظارہ کرتا رہا۔

"کاش اس عمران کو معلوم ہو سکے کہ جس میگنٹ رنگ کے لئے وہ اس طرح مارا مارا پھر رہا ہے وہ یہاں موجود ہے"...... اچانک ایک خیال کے تحت جیگال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی وہ اپنی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا"...... اس نے ایک بار پھر خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد ہاک اور دونوں محافظ ذخیرے سے باہر آگئے۔

"آل اوکے"...... جیگال نے انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا۔

"یس چیف آل از اوکے"...... ہاک نے جواب دیا تو جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہاک اور اس کے دونوں محافظ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ کر رک گئے تو جیگال تیز تیز قدم اٹھاتا اکیلا ہی درختوں کے ذخیرے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ اس نے کوڈ دوہرانے ہوتے ہیں اس لئے وہ یہ کام اکیلا ہی کرتا تھا۔ ذخیرے کے درمیان درخت کی جڑ میں زمین کا تختہ ہٹا ہوا تھا اور اندر موجود مشینری نظر آ رہی تھی جس کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشینری کی تاریں جوڑی گئی تھیں۔ یہ

مستطیل شکل کی مشین باہر زمین پر ہی رکھی ہوئی تھی۔ جیگال نے مشین کے مختلف بٹن پریس کیے تو مشین پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے اور پھر مشین کے درمیان ایک بڑا سا بلب جل اٹھا جس کا رنگ سرخ تھا۔ جیگال نے مشین کی سائیڈ میں موجود ایک مائیک کو باہر کھینچا اور اسے منہ کے قریب لے جا کر اس نے اس کا بٹن آن کیا۔

"لیتھی جیگال"...... جیگال نے مائیک کا بٹن آن کرتے ہی کہا تو مشین کا سرخ رنگ والا جلتا ہوا بڑا سا بلب ایک جھماکے سے سبز ہو گیا اور جیگال نے مائیک کو واپس مشین میں ہک کیا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ذخیرے سے باہر آگیا۔

"چلو"...... جیگال نے ہاک سے کہا تو ہاک اور جیگال دونوں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے جب کہ دونوں مسلح محافظ وہیں رہ گئے تاکہ ذخیرے میں موجود مشینری کی حفاظت کر سکیں۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر ہاک تھا جب کہ جیگال سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کی جنوبی طرف ایک مسطح چٹان پر اتر گیا اور جیگال نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پہاڑی میں نظر آنے والے غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جب کہ ہاک ہیلی کاپٹر میں ہی بیٹھا رہا۔ جیگال غار میں داخل ہوا اور پھر جیسے ہی غار نے موڑ کاٹا جیگال نے جیب سے ایک پنسل نما ٹارچ نکالی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ ٹارچ سے تیز روشنی نکل کر ہر طرف پھیل گئی۔ جیگال ٹارچ کی روشنی میں

سیڑھیاں اتر کر نیچے ہال نما کمرے میں پہنچا اس نے ایک بار ٹارچ کو چاروں طرف گھما کر ہال کو چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر ہاتھ اندر کی طرف بڑھایا۔ تاکہ میگنٹ رنگ کا پیکٹ اٹھا سکے کہ یکلخت اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور دوسرے لمحے اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود ٹارچ اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اچانک کسی پھٹتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر جا کھڑا ہوا ہو۔ اس کے نہ صرف ذہن میں بلکہ پورے جسم میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحے وہ بت کی طرح ساکت کھڑا رہا پھر وہ تیزی سے جھکا اور اس نے فرش پر پڑی ہوئی ٹارچ اٹھائی اور آگے بڑھ کر اس نے الماری کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن الماری خالی تھی۔ وہ اس الماری کے کونوں میں ٹارچ کی روشنی ڈال کر دیکھ رہا تھا جیسے میگنٹ رنگ کا پیکٹ کوئی چھوٹا سا بٹن ہو اور اس کا خیال ہو کہ وہ شاید الماری کھولنے یا بند ہونے کے جھٹکے کی وجہ سے کھسک کر کسی کونے میں پہنچ گیا ہو۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ میگنٹ رنگ کا پیکٹ کہاں گیا۔ کہیں میں نے غلط الماری تو نہیں کھول دی"...... جیگال نے لاشعوری انداز میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دوسری الماری کی طرف بڑھ گیا اس نے الماری کھولی اور اسے چیک کرنے لگا الماری میں موجود تمام سامان ویسے کا ویسے ہی موجود تھا البتہ میگنٹ رنگ کا مخصوص پیکٹ موجود نہ

تھا۔ جیگال کی آنکھیں پھیل کر اس کے کانوں تک پہنچ گئی تھیں اور اس کے پورے جسم پر جیسے لرزہ سا طاری ہو گیا تھا اور پھر اس نے جنونیوں کے انداز میں ہال میں موجود تمام الماریاں کھول کھول کر چیک کر ڈالیں لیکن میگنٹ رنگ کا پیکٹ کہیں بھی نہ ملا تھا جب کہ ہر الماری میں موجود سامان ویسے کا ویسا موجود تھا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ آخر یہ کیسے ہو گیا۔ سٹور بند ہے لیکن پیکٹ غائب ہے یہ کیسے ہو گیا"...... جیگال نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ گو اپنی طرف سے وہ بڑبڑا رہا تھا لیکن بے پناہ ذہنی دباؤ کی وجہ سے اس کے حلق سے الفاظ چیخ کی صورت میں نکلے تھے لیکن اس چیخ سے ایک فائدہ ضرور ہوا کہ اس کے ذہن اور جسم پر پڑ جانے والا بے پناہ دباؤ قدرے کم ہو گیا۔

"کیا مطلب کیا عمران نے یہ سٹور کھول لیا اور پھر اسے بند بھی کر دیا نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا اسے نہ ہی اس کی اا ننگ کا علم ہو سکتا ہے نہ اس کمپیوٹر کا اور نہ کوڈ کا اور پھر اگر ہو بھی جائے تو جب تک میں خود یہ کوڈ نہ دوہراؤں کمپیوٹر حرکت میں ہی نہیں آ سکتا۔ پھر آخر وہ پیکٹ کہاں گیا"...... اس بار جیگال نے قدرے ٹھنڈے دماغ سے سوچتے ہوئے کہا لیکن جب اسے اپنی کسی بات کا جواب نہ ملا تو اس نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر غار میں پہنچا۔ اس نے ٹارچ آف کر کے جیب میں ڈالی اور غار کے دہانے سے باہر آ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ کر وہ اوپر چڑھا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"چلو"...... جیگال نے کہا تو ہاک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا اور درختوں کے ذخیرے کی طرف لے جانے لگا۔ ذخیرے کے قریب لے جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارا۔ دونوں محافظ وہاں موجود تھے۔ جیگال ہیلی کاپٹر سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ذخیرے کی طرف بڑھ گیا اس نے کوڈ دوہرا کر سٹور بند کیا اور پھر واپس مڑا اور ذخیرے سے باہر آگیا تو ہاک اور دونوں مسلح محافظ اندر چلے گئے جب کہ جیگال ہیلی کاپٹر پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز میکانکی سا تھا جب کہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا ذہن سلیٹ کی طرح صاف ہو چکا ہے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو خالی الذہن کیفیت میں محسوس کر رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر کوئی شفاف سا پردہ پڑ گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد دونوں محافظ تھیلا اٹھائے ہاک کے ساتھ ذخیرے سے نکلے اور ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ ہاک نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور پھر ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور گھوم کر تیزی سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہو گیا۔

"چیف خیریت ہے آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ بے حد پریشان ہیں"...... ہاک سے شاید رہا نہ گیا تو وہ بول پڑا۔

"کچھ نہیں"...... جیگال نے سرد لہجے میں جواب دیا اور ہاک خاموش ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر جیگال تیزی سے اپنے دفتر پہنچا اور اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جیگال کالنگ اوور"...... جیگال نے سرد اور سپاٹ لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف کلاڈیا بول رہی ہوں اوور"...... چند لمحوں بعد کلاڈیا کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت اوور"...... جیگال نے پوچھا۔

"اپنی رہائش گاہ میں چیف کیوں خیریت ہے آپ کا لہجہ آج کچھ بدلا بدلا سا ہے اوور"...... کلاڈیا نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اوور"...... چیف نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا۔

"وہ اپنی رہائش گاہ میں ہیں۔ ان کا پروگرام شام کو باہر نکلنے کا ہے اوور"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"عمران کی نگرانی درست طور پر ہو رہی ہے یا نہیں اوور"۔ جیگال نے پوچھا۔

"یس چیف، ہیری اور اس کے آدمی مسلسل ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ان کا ایک ایک لمحہ چیک ہو رہا ہے اوور"...... کلاڈیا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو اپنے آدمی کو ساتھ لے کر فوراً عمران کی رہائش گاہ پر پہنچو اور وہاں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زوداثر گیس فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کرو اور پھر انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پہنچا دو۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچ

جائیں تو مجھے فوری اطلاع کرو اس دوران اس کوٹھی کی سختی سے نگرانی جاری رکھو۔ میں خود وہاں پہنچ کر کوٹھی کی تلاشی لینا چاہتا ہوں اوور"...... جیگال نے کہا۔

"اوہ کیا ہوا چیف مجھے تو بتائیں اوور"...... کلاڈیا نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں اس پر فوری عمل کرو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے فوری لیکن خیال رکھنا عمران یا اس کا کوئی ساتھی ہلاک نہ ہونے پائے۔ اوور اینڈ آل"...... جیگال نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز کی دراز میں ڈال کر اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام لیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ دھند صاف ہوتی چلی گئی اور اس نے چونک کر اپنے آپ کو اور ادھر ادھر دیکھا اور بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے اپنے آپ کو راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا پایا تھا۔ اس کے تمام ساتھی اس کے ساتھ ہی اسی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ کمرہ ہال نما تھا اور اس میں ٹارچنگ کے انتہائی جدید ترین سامان کے ساتھ ساتھ قدیم دور کے آلات بھی موجود تھے۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔ وہ سب کھانا کھانے کے بعد ڈائننگ ہال میں ہی بیٹھے گپوں میں مصروف تھے کہ اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازیں باہر ابھریں اور پھر عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے اچانک چھت سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو یہ

کیفیت بھی صرف چند سیکنڈ تک رہی پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ راڈز میں جکڑا اس کمرے میں ساتھیوں سمیت موجود تھا۔

"کیا مطلب کیا جیگال وغیرہ کو میگنٹ رنگ کی گمشدگی کا علم ہو گیا ہے۔اس قدر جلدی کیسے ہو گیا"...... عمران کے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا۔اور اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پیر پیچھے کی طرف کرنے کی کوشش کی لیکن کرسی درمیان سے بند تھی۔ عمران کے ہونٹ مزید بھینچ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا یا کرتا ہال کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نے ہاتھ میں نیلے رنگ کی ایک بڑی سی شیشی پکڑی ہوئی تھی۔

"ارے تمہیں خود بخود ہوش آگیا یہ کیسے ممکن ہے"...... اس نوجوان نے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے ہوشی دور کرنے والی یہ گیس بے حد مہنگی ہوتی ہے اس لئے میں نے سوچا چلو تمہاری کچھ بچت ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سرکاری کھاتہ ہے مسٹر۔اس لئے یہاں مہنگی سستی کا کوئی تصور نہیں ہے"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"سرکاری کھاتہ۔اوہ تو ہم سرکاری مہمان ہیں مطلب ہے حکومت گریٹ لینڈ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ایسے ہی سمجھ لو"...... نوجوان نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی ناک سے لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں سمجھا تھا کہ ہم مس کلاڈیا کے مہمان ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔اس نے بوتل ہٹا لی تھی اور اس پر ڈھکن لگا رہا تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ تم مادام کلاڈیا کی قید میں ہو"۔ نوجوان نے کہا۔

"میرا اندازہ تھا۔کیا میرا اندازہ درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔تم اس وقت مادام کلاڈیا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں ہو"...... نوجوان نے جواب دیا اور عمران کے دوسرے ساتھی کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن مس کلاڈیا کو کیا ضرورت تھی ہمیں اس طرح بے ہوش کر کے یہاں لے آنے کی وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیتیں ہم سر کے بل پہنچ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ مس کلاڈیا نے چیف کے حکم کی تعمیل کی ہے اور چیف اور مادام یہاں پہنچنے والے ہیں اس لئے تمہیں ہوش میں لایا جا رہا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہم کہاں ہیں۔اس حالت میں۔کیا مطلب"...... صفدر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مس کلاڈیا کی مرضی وہ جس حال میں چاہے رکھے ہم نے تو بہرحال سر تسلیم خم ہی کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مسٹر تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے پھر اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جو اب نعمانی کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگائے ہوئے تھا۔

" جیری میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اسسٹنٹ انچارج ہوں انچارج میکڈوکل ہے"...... نوجوان نے نہ صرف نام بتایا بلکہ اپنا پورا تعارف بھی کرا دیا۔

" مسٹر جیری۔ تمہاری مادام کلاڈیا اور چیف اس وقت کیا پنگ پانگ کھیل رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو جیری بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ تمہاری رہائش گاہ کی تلاشی لینے گئے ہوئے ہیں بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... جیری نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا۔ اب یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ جیگال کو ایکسٹرا سٹور سے میگنٹ رنگ کی گمشدگی کا علم ہو چکا ہے اس لئے انہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے اور ان کی رہائش گاہ کی تفصیلی تلاشی لی جا رہی ہے لیکن وہ مطمئن تھا کہ میگنٹ رنگ نہ صرف سپیشل پسنجر کے ذریعے پاکیشیا پہنچ چکا ہے بلکہ ایکسٹو نے اس کے پہنچنے کی تصدیق بھی کر دی ہے اور عمران نے اس سے ساری بات طے کر لی تھی کہ اگر اس سلسلے میں کوئی کال ہو تو اس کا جواب کیا ہونا چاہیئے کیونکہ عمران کے ذہن میں بھی یہ

خدشہ موجود تھا کہ جیگال کو جیسے ہی اس کی گمشدگی کا علم ہو گا وہ لامحالہ انہی پر شک کرے گا اور اس کا شک دور کرنا ضروری ہو گا ورنہ گریٹ لینڈ کے ایجنٹ مسلسل اس کی واپسی کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اس نے پہلے اس کا مکمل انتظام کر لیا تھا۔ جب عمران کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے تو جیری واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" عمران صاحب یہ سب کیا ہے۔ کیوں ہمیں اس طرح قید کیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم میں بھی تو تمہارے ساتھ ہی رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ مس کلاڈیا کو ہم سب ہی بیک وقت پسند آگئے ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" تم نے اس پرزے کے بارے میں کوئی کارروائی تو نہیں کر ڈالی"...... جولیا نے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے کارروائی کرنے کی۔ جب حکومت کو ہی یہ نہیں چاہیئے تو میں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا اور پھر میں مسلسل تم لوگوں کے ساتھ رہا ہوں اگر میں کوئی کارروائی کرتا تو تمہیں علم نہ ہو جاتا۔ اس کے علاوہ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں کوئی مشن لے کر تو نہیں آئے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جب کہ اس کے پیچھے کلاڈیا تھی اور کلاڈیا کے

پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی تھے اور عمران سب سے آگے والے آدمی کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ جیگال ہے پوائزن کا چیف۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔ دونوں مسلح محافظوں نے ایک سائیڈ میں پڑی ہوئی کرسیاں اٹھائیں اور جیگال، کلاڈیا اور تیسرے آدمی کو جو یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج میکڈوکل ہو گا کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیں تو وہ تینوں اس پر بیٹھ گئے جب کہ دونوں مسلح محافظ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

"میگنٹ رنگ کہاں ہے عمران"...... یکلخت جیگال نے عمران سے مخاطب ہو کر پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یہ گریٹ لینڈ ہے اور گریٹ لینڈ کی روایات پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گریٹ لینڈ کے رہنے والے جب تک باہمی تعارف نہ ہو اس وقت تک بات ہی نہیں کرتے اس لئے پہلے تعارف ہو جانا چاہئے۔ مس کلاڈیا کو تو ہم جانتے ہیں۔ آپ کون ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جیگال ہے اور میں پوائزن کا چیف ہوں"...... جیگال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیگال تم ایک تنظیم کے چیف ہو اس لئے ظاہر ہے ذمہ دار آدمی ہو گے۔ تم ہم سے میگنٹ رنگ کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔ ہمارا اس سے کیا تعلق۔ یہ درست ہے کہ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے دو ایجنٹوں نے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی جس کوشش میں ایک پکڑا گیا جسے تم لوگوں نے فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیا جب کہ دوسرے کو تم نے واپس بھیج دیا اور ساتھ ہی حکومت گریٹ لینڈ نے سرکاری طور پر دھمکی بھی دی کہ اگر آئندہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو گریٹ لینڈ اور پاکیشیا کے تمام معاہدات ختم ہو جائیں گے۔ اس دھمکی کے پیش نظر حکومت پاکیشیا نے وہ خاص میزائل بنانے کا آئیڈیا ہی ڈراپ کر دیا جس کے لئے یہ پرزہ چاہئے تھا۔ وہ فیکٹری ہی بند کر دی کیونکہ پاکیشیا گریٹ لینڈ کے ساتھ ایسے معاہدات میں شامل ہے جن کی منسوخی سے اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے اس کے بعد ظاہر ہے ہمیں میگنٹ رنگ حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ہم نے اس کا اچار ڈالنا تھا۔ ہم یہاں تفریح کرنے آئے ہیں اور مس کلاڈیا اس بات کی تصدیق کریں گی کہ ہم نے اب تک صرف تفریح ہی کی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے سپیشل سٹور میں جا کر جائزہ لینے کی کوشش کی تم نے لیتھی کے فلیٹ پر جا کر اسے دھمکیاں دیں اور پھر اس کی مجھ سے بات کرائی اسے بے ہوش کر کے نکل گئے۔ کیا یہ ساری کارروائیاں تفریح کے زمرے میں آتی ہیں"۔ جیگال نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری ساری زندگی اسی کام میں گزری ہے مسٹر جیگال اس لئے میری یہ فطرت ثانیہ بن چکی ہے کہ جب تک اس قسم کی حرکتیں نہ

ہوں تب تک مجھے چین نہیں آتا تم چاہے اس بات پر یقین کرو یا نہ کرو بہرحال یہ واقعی میرے لئے تفریح ہی ہے اگر میں واقعی کچھ کرنے کے ارادے سے جاتا تو نہ تمہارا ماسٹر بگ مجھے روک سکتا تھا اور نہ اس کے آدمی اور نہ میں کیتھی کو زندہ چھوڑ کر آتا تاکہ وہ تمہیں رپورٹ دے سکے۔ میں صرف تم لوگوں کو ذہنی طور پر الجھا کر تفریح ہی کر رہا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم نے میگنٹ رنگ حاصل کیا ہے چلو ایسا کر لو میں تمہیں حلف دیتا ہوں کہ میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ کروں گا بشرطیکہ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم نے میگنٹ رنگ کس طرح حاصل کیا ہے"...... جیگال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیگال میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں آرہا تو آپ کی مرضی آپ جو چاہیں کریں۔ آپ زیادہ سے زیادہ ہمیں گولی مار کر ہلاک کر دیں گے کر دیں کیونکہ اس وقت ہم بے بس ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس لئے بے بس ہیں کہ ہم کسی مشن پر نہیں آئے تھے صرف تفریح کرنے آئے تھے۔ اگر ہم مشن پر آتے تو آپ کی یہ خوبصورت ایجنٹ اس انداز میں ہمیں گرفتار نہ کر سکتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تمہارے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں اور میں یہ کیسے

تسلیم کر لوں کہ پوری سیکرٹ سروس یہاں چھٹیاں منانے آئی ہے"...... جیگال نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو یہی غلط فہمی شروع سے رہی ہے کہ میرے ساتھیوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے آپ خود ایک سرکاری تنظیم کے چیف ہیں۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ چیف پوری سیکرٹ سروس کو اس طرح غیر ملک میں چھٹیاں منانے بھیج سکتا ہے۔ میرے ساتھیوں میں سے کسی کا بھی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ یہ سب کاروباری لوگ ہیں البتہ یہ ایڈونچر پسند ضرور ہیں اس لئے میری ان کے ساتھ دوستی ہے۔ ان کے کاغذات کوٹھی میں موجود ہیں آپ بے شک پاکیشیا سے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے انکوائری کرالیں اور میرا بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے میں فری لانسر ہوں۔ سیکرٹ سروس کا چیف البتہ میری خدمات معقول معاوضے پر ہائر کر لیتا ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم چیف سے میری بات کرا سکتے ہو"...... جیگال نے کہا۔

"کرا تو سکتا ہوں لیکن آپ کو ان کا فون نمبر نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے البتہ اگر آپ ضرور ان سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو سیکرٹری خارجہ سر سلطان کا فون نمبر دے دیتا ہوں۔ آپ ان سے میری بات کرا دیں اور اپنا یہاں کا نمبر بھی بتا دیں۔ وہ چیف سے درخواست کریں گے۔ اگر چیف نے بات کرنا مناسب سمجھا

تو وہ اس فون نمبر پر بات کر لیں گے ورنہ نہیں۔ انہیں کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ پاکیشیا کے صدر بھی نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے سر سلطان کا"...... جیگال نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا تو عمران نے سر سلطان کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیا۔

"اس وقت چونکہ پاکیشیا میں آفس ٹائم ختم ہو چکے ہوں گے اس لئے سر سلطان اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے اور میں نے آپ کو ان کی رہائش گاہ کا نمبر بتایا ہے"...... عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میکڈوکل فون پیس لے آؤ"...... جیگال نے میکڈوکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... میکڈوکل نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا واقعی میگنٹ رنگ غائب ہو گیا ہے یا آپ ہم سے صرف اصل بات اگلوانے کے لئے یہ ڈرامہ کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو جیگال بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں وہ انتہائی پراسرار انداز میں غائب ہو چکا ہے"...... جیگال نے جواب دیا۔

"کیا اس ماسٹر نگ اور اس کے ساتھیوں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا کہ کون لوگ آئے تھے اور کس طرح اسے لے جایا گیا ہے جو آپ

پراسرار کا لفظ استعمال کر رہے ہیں...... عمران نے کہا۔

"وہ سپیشل سٹور میں نہیں تھا۔ میں نے اسے ایک اور ایسی جگہ پر رکھا ہوا تھا جس کا علم سوائے میرے اور کلاڈیا کے اور کسی کو نہ تھا اور نہ ہی وہ جگہ میرے علاوہ کوئی اور کھول سکتا ہے۔ اس کے باوجود وہ وہاں سے غائب ہو چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے علاوہ اور کسی میں ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ اسے وہاں سے غائب کر سکے"۔ جیگال نے کہا۔

"مسٹر جیگال نہ ہی میں جادوگر ہوں اور نہ ہی میرے اندر مافوق الفطرت صلاحیتیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو میں یہاں اس وقت آپ کی قید میں نہ ہوتا۔ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ وہ سپیشل سٹور میں ہے اور میں صرف آپ لوگوں کو اٹھانے کے لئے وہاں ڈیوڈ ہاکز کے روپ میں گیا تھا اور میں نے وہاں کسی قسم کی کوئی غیر قانونی حرکت بھی نہیں کی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری باتیں یہ بتا رہی ہیں کہ تم سچ کہہ رہے ہو لیکن بہرحال ٹھیک ہے۔ ابھی تمہارے چیف سے بات ہونے پر اصل صورت حال سامنے آ جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارا چیف جھوٹ نہیں بولے گا میں نے اس کے اصول پسند ہونے کی بے حد باتیں سن رکھی ہیں"۔ جیگال نے کہا۔

"وہ واقعی اصول پسند اور محب الوطن آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب کہ

عمران کے محب وطن کے الفاظ سن کر اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی تھی کیونکہ وہ اس کے اس لفظ کے خصوصی استعمال کا مقصد سمجھ گئے تھے۔اسی لمحے میکڈوکل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔

" پاکیشیا کا رابطہ نمبر وغیرہ بھی بتا دو"...... جیگال نے فون پیس میکڈوکل کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے رابطہ نمبر بتا دیئے۔جیگال نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" اگر آپ مناسب سمجھیں تو لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیں تاکہ ہم بھی آپ کی اور سر سلطان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن سکیں ویسے بہتر ہے کہ آپ میری ان سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

" میں خود بات کروں گا ہو سکتا ہے تم انہیں کوئی ایسا اشارہ کر دو جس سے تمہارا چیف ہوشیار ہو جائے"...... جیگال نے لاؤڈر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہیلو میں گریٹ لینڈ سے جیگال بول رہا ہوں میں ایک سرکاری ایجنسی کا چیف ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے ہیلو کی آواز سنتے ہی جیگال نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے ملازم نے جواب دیا۔

" ہیلو میں سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

" سر سلطان بے وقت آپ کو فون کرنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ میرا نام جیگال ہے اور میں گریٹ لینڈ کی دفاعی سرکاری ایجنسی پوائزن کا چیف ہوں۔ میں ایک انتہائی ضروری مسئلے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کرنا چاہتا ہوں آپ برائے مہربانی انہیں فون کر کے کہہ دیں کہ وہ مجھ سے بات کریں یہ بات پاکیشیا کے مفاد میں ہے"...... جیگال نے انتہائی باوقار سے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اپنا نمبر بھی بتا دیا۔

" اوکے میں درخواست کرتا ہوں ان سے"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیگال نے فون آف کر دیا۔

" حیرت ہے سیکرٹری وزارت خارجہ کہہ رہا ہے کہ درخواست کرتا ہوں ان سے"...... جیگال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان سے پاکیشیا کے صدر بھی صرف درخواست کر سکتے ہیں حکم نہیں دے سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیگال نے فون آن کر دیا۔

" ہیلو میں جیگال بول رہا ہوں گریٹ لینڈ کی ڈیفنس ایجنسی پوائزن کا چیف"...... جیگال نے لہجے کو بے حد باوقار بناتے ہوئے کہا۔

" یس چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس فرام دس اینڈ فرمایئے"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی لیکن لہجہ نرم تھا۔

"جناب آپ کو میگنٹ رنگ کے بارے میں ساری معلومات سے آگاہی ہو گی اس لئے اسے دوہرانے کا کوئی فائدہ نہیں آپ کی سروس کا علی عمران اور دوسرے ممبرز یہاں گریٹ لینڈ آئے بظاہر انہوں نے یہی ظاہر کیا کہ ان کا مشن تفریح کرنا ہے لیکن انہوں نے یہاں آکر میگنٹ رنگ چوری کرنے کی خفیہ کارروائی شروع کر دی اور پھر اسے چوری کر لیا۔ اس وقت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران میرے سامنے راڈز میں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ عمران اس چوری سے انکار کر رہا ہے۔ میں چاہوں تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولیوں سے اڑا دوں لیکن میں نے سوچا کہ پہلے آپ سے بات کر لوں اگر آپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی عمران کو کہہ دیں کہ وہ میگنٹ رنگ مجھے واپس کر دے"...... جیگال نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیگال پہلی بات تو یہ سن لیں کہ حکومت پاکیشیا نے اس میزائل کا منصوبہ ہی ختم کر دیا ہے جس میں یہ میگنٹ رنگ استعمال ہونا تھا اس لئے سرکاری یا غیر سرکاری کسی طور پر بھی ہمیں میگنٹ رنگ کی ضرورت نہیں رہی اس لئے میگنٹ رنگ کے لئے سیکرٹ سروس کا مشن بھیجا ہی نہیں جا سکتا۔ دوسری بات یہ کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے وہ فری لانسر ہے اس کی خدمات صرف ضرورت پڑنے پر باقاعدہ ہائر کی جاتی ہیں اور تیسری بات یہ کہ عمران کے ساتھ تفریح کے لئے گریٹ لینڈ جانے والوں کا کوئی تعلق

پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے وہ عمران کے ذاتی دوست ہیں۔ جہاں تک عمران اور ان لوگوں کو ہلاک کرنے کا تعلق ہے تو یہ آپ کی اپنی دردسری ہے۔ جو چاہے کرتے رہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گڈ بائی"...... چیف نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیگال نے منہ بناتے ہوئے فون آف کر دیا۔

"اب اگر تمہیں گولی مار دی جائے تو تمہارے چیف کو کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... جیگال نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے کیا اعتراض ہو سکتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے پھر تم لوگ چھٹی کرو"...... جیگال نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی کلاڈیا بھی کھڑی ہو گئی۔

"ان سب کو گولیوں سے اڑا دو"...... جیگال نے سرد لہجے میں مسلح محافظوں سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کلاڈیا نے رحم بھری نظروں سے عمران کو دیکھا اور پھر وہ بھی جیگال کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"چلو بھئی سب کلمہ پڑھ لو۔ آخر وہ وقت آ ہی گیا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازے سے باہر نکلتا ہوا جیگال ایک جھٹکے سے واپس مڑا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑا عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے انہیں رہا کر دو"...... جیگال نے کہا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ کلاڈیا کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ محافظوں نے کرسیوں کے عقب میں جا کر کرسیوں کے پایوں میں موجود بٹنوں پر پیر مارے تو کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد سے غائب ہو گئے۔

"شکریہ مسٹر جیگال"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اگر واقعی فری لانسر ہو اور ہائر ہونے پر کام کرتے ہو تو کیا میں تمہیں ہائر کر سکتا ہوں"...... جیگال نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میگنٹ رنگ تلاش کرنے کے لئے تم مجھے ہائر کرنا چاہتے ہو گے"...... عمران نے کہا تو جیگال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مسٹر جیگال میں یہ کام ضرور کرتا لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ چونکہ پاکیشیا اس کی پہلے کوشش کر چکا ہے اور ابھی تک تمہارے ذہن میں یہ بات موجود ہے کہ ہم اس رنگ کو حاصل کرنے یہاں آئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اب اس کی ضرورت نہیں رہی اس لئے میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے سائنس دانوں نے اسے ایجاد کیا ہے تو لامحالہ اس کی ٹیکنالوجی تمہارے سائنس دانوں کے پاس ہو گی۔ اگر ایک میگنٹ رنگ غائب ہو گیا ہے تو وہ اور بنا لیں گے اس لئے اس کی تلاش میں بھاگنا میرے نزدیک احمقانہ اقدام ہے اس لئے میں یہ کام نہیں کر سکتا چاہے اس کے معاوضے میں تم مجھے

کلاڈیا کی دوستی کا لالچ ہی کیوں نہ دو"...... عمران نے جواب دیا تو جیگال کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ مسکرا دیا۔

"او کے تمہاری اس بات نے مجھے اطمینان دلا دیا ہے کہ واقعی تم نے میگنٹ رنگ حاصل نہیں کیا ورنہ تم مجھے اطمینان دلانے کے لئے فوراً میری آفر قبول کر لیتے لیکن اصل بات یہ ہے کہ میری سمجھ میں واقعی یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر وہ کس طرح غائب ہوا ہو گا۔ کیونکہ بظاہر اس کے غائب ہونے کا کوئی سکوپ بھی نہیں ہے"...... جیگال نے کہا۔

"تم نے پہلے بھی پراسرار کا لفظ استعمال کیا تھا اور اب پھر تم نے یہ بات کی ہے۔ اب جب کہ وہ غائب ہو چکا ہے۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ کہاں موجود تھا اور کس طرح کے حالات میں غائب ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں اپنی کوئی رائے دے سکوں"...... عمران نے کہا تو جیگال نے کیپٹن ویب اور مساگ پہاڑی کے اندر بنے ہوئے سٹور اور اس کے حفاظتی اقدامات کی تمام تفصیل بتا دی اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ وہاں ہر چیز درست موجود تھی لیکن صرف میگنٹ رنگ کا پیکٹ غائب ہو چکا ہے۔

"مسٹر جیگال اگر تم ناراض نہ ہو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے سائنس دانوں سے پوچھا تھا کہ میگنٹ رنگ تم مساگ پہاڑی والے سٹور میں رکھنے جا رہے ہو"...... عمران نے کہا تو جیگال بے اختیار اچھل پڑا۔

"اس میں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی"...... جیگال نے کہا۔

"اگر تم پوچھ لیتے تو یقیناً آج یہ نتیجہ نہ نکلتا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میگنٹ رنگ کیسے غائب ہو گیا ہے۔ اس قسم کے سائنسی پرزوں میں ہمیشہ ایک خصوصی دھات میلیکون استعمال کی جاتی ہے جس کے ساتھ لیتھر پیڈ جیل استعمال کیا جاتا ہے اور لیتھر پیڈ جیل اور مساگ دونوں کو اگر ایک جگہ رکھ دیا جائے تو لیتھر پیڈ جیل مساگ کے اثر کے ساتھ مخصوص توانائی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ توانائی اس قدر طاقتور ہوتی ہے کہ یہ اپنے ساتھ میلیکون کو بھی گیس میں تبدیل کر کے فضا میں پھیلا دیتی ہے۔ پھر ایسے میگنٹ رنگ کو لامحالہ بیرونی موسمی اثرات سے بچانے کے لئے فیوژن کونڈ ڈبے میں رکھا جاتا ہے اور فیوژن لیتھر پیڈ کی توانائی کو مساگ کے اثرات کے تحت اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ چنانچہ ہوا یہ کہ تم نے اپنے طور پر اسے محفوظ ترین جگہ پر رکھ دیا لیکن مساگ کے اثرات کی وجہ سے یہ میگنٹ رنگ مع فیوژن کونڈ پیکٹ کے توانائی میں تبدیل ہو کر فضا میں شامل ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں وہ پراسرار طور پر غائب ہو گیا"۔ عمران نے جواب دیا تو جیگال کے ساتھ ساتھ کلاڈیا کے چہرے پر بھی بے پناہ حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... جیگال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری بات کی تصدیق کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کسی

ایسے سائنس دان سے یہ ساری باتیں پوچھ لو جس نے اس میگنٹ رنگ بنانے میں حصہ لیا ہو یا پھر دوسرا میگنٹ رنگ وہاں رکھ کر دیکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جیگال نے میکڈوکل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"فون مجھے دو"...... جیگال نے میکڈوکل سے کہا تو میکڈوکل نے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون پیس جیگال کی طرف بڑھا دیا۔ جیگال نے اسے آن کیا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا اسے نمبر پریس کرتے دیکھتا رہا۔

"سپیشل لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پوائزن کا چیف جیگال بول رہا ہوں ڈاکٹر کیتھم سے میری بات کراؤ"...... جیگال نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار پراسرار سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ہیلو ڈاکٹر کیتھم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر کیتھم میں جیگال بول رہا ہوں۔ ایک بیڈ نیوز ہے کہ میگنٹ رنگ جو ڈیفنس سیکرٹری نے مجھے حفاظت کے لئے دیا تھا وہ میرے ایک انتہائی محفوظ سٹور سے پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے۔ یہ سٹور میں نے مساگ مصالحے سے تیار کرایا ہوا ہے۔ پاکیشیا کے ایک

صاحب ہیں علی عمران جنہوں نے سائنس میں آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ
کیا ہوا ہے۔ ان سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بڑی حیرت انگیز
اور ناقابل یقین بات بتائی ہے کہ میگنٹ رنگ میں خصوصی دھات
میلیکون استعمال کی جاتی ہے جس کے ساتھ لیتھرپیڈ جیل استعمال کیا
جاتا ہے اور لیتھرپیڈ جیل اور مساگ کو اگر ایک جگہ رکھ دیا جائے تو
لیتھرپیڈ جیل مساگ کے اثر کے ساتھ مخصوص توانائی میں تبدیل ہونا
شروع ہو جاتی ہے اور چونکہ میگنٹ رنگ کو موسمی اثرات سے بچانے
کے لئے جس ڈبے میں رکھا جاتا ہے وہ فیوژن کوٹڈ ہوتا ہے اس لئے
فیوژن لیتھرپیڈ جیل کی توانائی کو مزید طاقتور بنا دیتا ہے اس طرح وہ
میلیکون کو بھی توانائی میں تبدیل کر کے فضا میں پھیلا دیتی ہے اور
میگنٹ رنگ اور وہ ڈبہ دونوں غائب ہو جاتے ہیں کیا ایسا ممکن
ہے"۔ جیگال نے عمران کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا

" یہ بات تمہیں پاکیشیا کے علی عمران نے بتائی ہے"...... ڈاکٹر
کیتھم نے کہا۔

"جی ہاں"...... جیگال نے جواب دیا۔

"کیا علی عمران تمہارے پاس موجود ہے"۔ ڈاکٹر کیتھم نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں"...... جیگال نے حیران ہو کر
کہا۔

" وہ آکسفورڈ میں میرا شاگرد بھی رہا ہے اور اب بھی بین الاقوامی
سائنس کانفرنس میں اس سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ وہ سائنس میں اس

قدر مہارت رکھتا ہے کہ بعض اوقات مجھے محسوس ہونے لگ جاتا ہے
کہ وہ میرا شاگرد نہیں رہا بلکہ میں اس کا شاگرد رہا ہوں۔ تم میری اس
سے بات کراؤ۔ بظاہر جو کچھ اس نے بتایا ہے وہ میرے ذہن میں بھی
نہیں آ رہا۔ لیکن میں حتمی نتیجہ اس سے ضروری ڈسکشن کے بعد ہی قائم
کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر کیتھم نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے بات کیجئے"...... جیگال نے کہا اور فون پیس عمران کی
طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو سر میں علی عمران بول رہا ہوں آپ کی صحت کیسی ہے
اب"...... عمران نے فون پیس لے کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہوں۔ بہرحال بڑھاپا تو بذات خود بیماری ہوتا ہے تم
سناؤ۔ تمہاری شرارتوں کا کیا حال ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر
کیتھم کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" سر میں نے اب شرارتیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ آپ نے منع کر دیا
تھا ورنہ میں کوئی نہ کوئی ڈھونڈھ نکالتا اور یقیناً آپ کی صحت پہلے سے
بہت اچھی ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اوہ میں سمجھ گیا تمہاری بات نانسنس۔ تم شرارتوں سے کہاں
باز آ سکتے ہو۔ اب یہ میری عمر ہے کہ میں دوسری شادی کروں۔
نانسنس"...... ڈاکٹر کیتھم نے قدرے شرماتے ہوئے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کی عمر کی بھی مل جائے گی سر آپ بس اجازت دے دیں۔

باقی کام میرا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر کیتھم قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" نانسنس ۔ خبردار آئندہ یہ بات کی اور ہاں یہ بتاؤ کہ یہ تم نے کیا چکر چلا رکھا ہے۔ مساگ کیسے لیتھر پیڈ جل کو توانائی میں تبدیل کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر کیتھم نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

" مساگ تو واقعی نہیں بدل سکتا سر لیکن اگر مساگ کے ساتھ فیز ڈنس کو ملا کر استعمال کیا جائے تو پھر"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" ایک منٹ ایک منٹ ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں واقعی پھر ایسا ہو سکتا ہے بلکہ یقیناً ہو گا۔ لیکن جیگال تو مساگ کی بات کر رہا تھا"...... ڈاکٹر کیتھم نے چونک کر کہا۔

" جیگال صاحب نے مساگ مصالحے کی باقاعدہ مصنوعی پہاڑی بنائی ہے جس کے اندر یہ سٹور ہے اور یہ بات تو طے ہے کہ مساگ کے ساتھ جب تک فیز ڈنس کو برابر مقدار میں شامل نہ کیا جائے مساگ پتھر کی طرح سخت ہو ہی نہیں سکتا اور فیز ڈنس کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مساگ کے ساتھ مل کر اسے پتھریلی صورت دے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ پھر تو واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن جیگال نے ایسا کیوں کیا ہے کہ میگنٹ رنگ کو اس سٹور میں رکھا۔ نانسنس "۔ ڈاکٹر کیتھم نے کہا۔ نانسنس شاید ان کا تکیہ کلام تھا اس لئے وہ مسلسل یہ

لفظ بول رہے تھے۔

" جیگال صاحب آپ کے شاگرد نہیں رہے ناں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس سے میری بات کراؤ۔ اس نے بہت بڑا ملکی نقصان کیا ہے"۔ ڈاکٹر کیتھم نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون پیس جیگال کی طرف بڑھا دیا۔

" یس ڈاکٹر"...... جیگال نے کہا۔

" تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم میگنٹ رنگ کو مساگ سٹور میں رکھ دو۔ تمہیں مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا نانسنس ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ میگنٹ رنگ چند پونڈز میں اور دو چار روز میں بن جاتا ہے نانسنس تمہیں معلوم ہے کہ اس ایک میگنٹ رنگ پر لاکھوں پونڈز خرچ کرنے پڑتے ہیں اور اس پر کئی ماہ پوری ٹیم کو کام کرنا پڑتا ہے پھر جا کر یہ تیار ہوتا ہے۔ تم نے بہت بڑا قومی نقصان کیا ہے نانسنس ۔ تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا"...... ڈاکٹر کیتھم نے تیز لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری ڈاکٹر۔ میرے تو ذہن کے کسی گوشے میں ہی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے میں نے تو اسے اپنی طرف سے انتہائی محفوظ کرنے کے لئے اس سٹور میں رکھا تھا اور اب آپ سے کیا چھپانا۔ اس کی وجہ آپ کا ہی شاگرد علی عمران ہی بنا ہے۔ اس سے اسے بچانے کے لئے میں نے اسے وہاں رکھا تھا"...... جیگال نے جواب دیا۔

" تم واقعی احمق ہو جیگال ۔ عمران نے اس کا کیا کرنا تھا۔ ویسے بھی

اگر عمران چاہے تو سائنس دان ہاتھ جوڑ کر اسے ساری ٹیکنالوجی خود بتا دیں۔ میں اس کی صلاحیتوں سے واقف ہوں وہ میرا شاگرد ہے"۔ ڈاکٹر کیتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب اب میں یہ بات سمجھ گیا ہوں"...... جیگال نے اس بار بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال تمہیں چارج شیٹ ضرور کیا جائے گا"...... ڈاکٹر کیتھم نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر خود ہی جیگال کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

"سر جیگال کو معاف کر دیں۔ انہیں واقعی یہ معلوم نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ بے خبری میں ہوا۔ ورنہ ان کی نیت بہرحال نیک تھی"...... عمران نے سفارش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ٹھیک ہے۔ اوکے میں خود ہی اس کے حق میں رپورٹ کر دوں گا"...... ڈاکٹر کیتھم نے عمران کی سفارش پر کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے سر میں اپنی کوشش کروں شاید آپ کی صحت اچھی کرنے کا نسخہ مل ہی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم شیطان۔ نانسنس۔ خبردار اب اگر ایسی بات کی۔ نانسنس"...... ڈاکٹر کیتھم نے ایک بار پھر شرماتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مرضی میں تو بہرحال آپ کی اجازت کا پابند ہوں۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے ڈاکٹر کیتھم کے ہنس کر گڈ بائی کے الفاظ سن کر اس نے مسکراتے

ہوئے فون آف کر دیا۔

"اب تو آپ کو یقین آ گیا"...... عمران نے فون پیس جیگال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آئی۔ایم۔سوری عمران۔ میرے ذہن میں واقعی یہ تصور تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے تو میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا۔ بہرحال تمہاری مہربانی کہ تم نے میری یہ الجھن دور کر دی ہے"۔ جیگال نے کہا۔

"وہ۔وہ میری فیس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگال بے اختیار چونک پڑا۔

"فیس کیسی فیس"...... جیگال نے چونک کر پوچھا۔

"کیس حل کرنے کی۔ آپ مجھے ہائر کر رہے تھے"...... عمران نے جواب دیا تو جیگال بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری طرف سے دعوت قبول کرو۔ آج رات ہوٹل رین بو میں ڈنر"...... جیگال نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر کہ مس کلاڈیا بھی اس میں شرکت کریں گی"۔ عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل کلاڈیا بھی شرکت کرے گی آؤ تاکہ تمہیں تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا جائے"...... جیگال نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

عمران اوراس کے ساتھی کامپٹن ویب میں گھومتے پھر رہے تھے اور
یہاں کے دلچسپ مناظر سے پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے آج کلاڈیا اور
جیگال بھی ان کے ساتھ تھے اور باقاعدہ گائیڈ کے فرائض سرانجام دے
رہے تھے کیونکہ ڈنر کی دعوت جیگال نے دی تھی اور ڈنر کے دوران اپنی
طرف سے کامپٹن ویب کی سیر کرانے کی دعوت کلاڈیا نے دی اور پھر
اس کے اصرار پر ہی جیگال کو بھی اس سیر میں شامل ہونا پڑا تھا۔چنانچہ
ڈنر کے بعد وہ سب کامپٹن ویب پہنچ گئے تھے اس وقت وہ سب سٹار
پارک میں ہی گھوم رہے تھے کہ اچانک جیگال کی جیب سے ٹوں ٹوں
کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں تو جیگال نے چونک کر جیب میں
ہاتھ ڈالا اور پھر وہ تیزی سے ان سے علیحدہ ہو کر کچھ فاصلے پر چلا گیا اور
اس نے جیب سے ریموٹ کنٹرول نما ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے کان سے لگا
کر کال رسیور کرنے اور بات چیت کرنے میں مصروف ہو گیا جب کہ

عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی چلتے ہوئے اور آگے بڑھ گئے تھے۔
کلاڈیا گو ان کے ساتھ ساتھ تھی لیکن وہ بار بار مڑ کر جیگال کی طرف
دیکھ رہی تھی۔چند لمحوں بعد جیگال تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آیا۔

"آئی ۔ ایم ۔ سوری عمران ایک سرکاری مسئلہ فوری اور اہم
نوعیت کا پیش آگیا ہے اس لئے مجھے اور کلاڈیا دونوں کو فوری جانا
ہوگا۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو اجازت دے دیں"...... جیگال نے
کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جیگال صاحب کام بہرحال کام ہے اسے
تفریح پر ترجیح ہوتی ہے۔ پھر ملاقات ہوگی"...... عمران نے کہا تو جیگال
اور کلاڈیا دونوں مڑے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو بڑھ گئے
جدھر ان کی کار موجود تھی۔

"ہاں اب بتاؤ کہ یہ سارا کیا چکر ہے۔ کیا واقعی تم نے اس پہاڑی
سے میگنٹ رنگ غائب کیا ہے"...... ان کے دور جاتے ہی جولیا نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب تک
نجانے کس طرح اپنے آپ کو یہ بات پوچھنے سے روکے ہوئے تھی۔

"ارے ارے جب ڈاکٹر گینتھم نے بھی تصدیق کر دی ہے تمہیں
پھر بھی شک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اگر میں آپ کے ساتھ موجود نہ ہوتا تو میں بھی یہی
سمجھتا کہ آپ نے واقعی یہ واردات نہیں کی لیکن اب آپ کم از کم
میرے سامنے یہ بات نہیں کہہ سکتے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے

کہا تو سب بے اختیار چونک کر نعمانی کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب کیا واقعی عمران نے یہ واردات کی ہے اور تم ساتھ تھے لیکن کب۔ ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سب بڑی گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ عمران صاحب نے مجھے اٹھایا اور پھر ہم میک اپ کر کے خفیہ راستے سے رہائش گاہ سے نکلے تھے اور کامپٹن ویب پہنچے تھے۔ عمران صاحب نے مطلوبہ مشینری پہلے ہی منگوا کر رکھی ہوئی تھی"...... نعمانی نے کہا۔

"ارے ارے تمہیں اس لئے تو ساتھ نہیں لیا تھا میں نے کہ تم گھر کا بھیدی بن کر لنکا ہی ڈھا دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ لنکا ڈھانا نہیں ہے عمران صاحب۔ لنکا ڈھانا تو اس وقت ہوتا جب میں جیگال کے سامنے سب کچھ بتا دیتا"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ کیا ہوا اور عمران نے کس طرح یہ سب کیا ہے"...... جولیا نے نعمانی سے کہا تو نعمانی نے میگنٹ رنگ حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب واقعی آپ کی ذہانت کا جواب نہیں اور یہ سب کیا بھی ایسے کہ ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہونے دی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس یہی ذرا سی غلطی ہو گئی کہ تمہارے اس فرشتے کو ساتھ لے گیا ورنہ تو واقعی میگنٹ رنگ توانائی میں تبدیل ہو گیا تھا"۔ عمران نے مسکرا کر نعمانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن وہ میگنٹ رنگ اب کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ وہاں پہنچ چکا ہے جہاں اس کی ضرورت تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو تم نے رپورٹ کیوں نہیں دی"...... جولیا نے کہا۔

"چیف کو سب معلوم ہے مجھے دراصل پہلے سے ہی خطرہ تھا کہ شک مجھ پر ہو گا اور جیگال لامحالہ چیف سے بات کیے بغیر میری بات تسلیم نہیں کرے گا اس لئے مجھے پہلے ہی چیف کی منت کرنی پڑی کہ جیگال چاہے ہم سب کو گولیوں سے اڑا دے لیکن میگنٹ رنگ پاکیشیا کی ضرورت ہے اس لئے اسے یہی رپورٹ ملنی چاہئے اور چیف بہر حال محب وطن ہے اس لئے وہ میری بات مان گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب جیگال نے تو ہماری موت کا حکم دے دیا تھا اور ہم اس وقت واقعی بے بس تھے۔ اگر وہ اپنا ارادہ نہ بدلتا تو پھر"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ سب حقیقت اگلوانے کے حربے تھے مس صالحہ۔ مجھے معلوم تھا کہ اس نے کیوں یہ حکم دیا ہے۔ اس کے الفاظ بتا رہے تھے کہ وہ

پہلے سے ان محافظوں کے ساتھ ساری بات طے کر کے آیا ہے۔ کیونکہ محافظوں کا ردعمل ویسا نہ تھا جیسے کہ ہونا چاہیے تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اور اگر وہ واقعی ایسا کر گزرتے پھر"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو اس وقت میں کامیٹن ویب کی بجائے جنت کی سیر کر رہا ہوتا اور یقیناً جنت اس کامیٹن ویب سے زیادہ خوبصورت جگہ ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا یہ ضروری ہے عمران صاحب کہ آپ جنت میں جاتے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضروری تو واقعی نہیں ہے لیکن بہرحال آدمی کو امید تو اچھی ہی رکھنی چاہیے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب جو سائنسی باتیں آپ نے جیگال کو بتائی تھیں کیا وہ غلط تھیں حالانکہ ڈاکٹر کیتھم نے بھی آپ کی تائید کی تھی۔ یہ کیا چکر تھا کیا آپ ڈاکٹر کیتھم سے بھی پہلے بات کر چکے تھے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سائنس دان ویسے تو بڑے عقلمند ہوتے ہیں لیکن انہیں احمق بھی سب سے زیادہ آسانی سے بنایا جا سکتا ہے کیونکہ وہ سائنس اور اس کے فارمولوں سے ہٹ کر کوئی بات سوچتے ہی نہیں جو کچھ میں نے

بتایا تھا اسے تو ڈاکٹر کیتھم نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ مساگ میں فیرڈنس برابر ملا کر پہاڑی تیار کی گئی ہے تو اس نے فوراً میری ساری تھیوری تسلیم کر لی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ مساگ میں جب تک فیرڈنس کو شامل نہ کیا جائے وہ پتھریلا اور سخت نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ سب کچھ کافی پہلے ہوا کرتا تھا آج کل ایسا نہیں ہوتا۔ ریسرچ کافی آگے جا چکی ہے اور آج کل فیرڈنس کی بجائے مساگ میں جپسم ملائی جاتی ہے جو بے حد سستی مل جاتی ہے اور جس کے وہ اثرات بہرحال نہیں ہوتے جو فیرڈنس کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں جب کہ جپسم کام وہی کرتی ہے جو فیرڈنس ڈنس کرتی تھی مساگ پہاڑی جپسم سے ملا کر بنائی گئی تھی اس لئے اس کے اندر اگر میگنٹ رنگ سو سال بھی پڑا رہتا تو اس میں معمولی سا فرق بھی نہ آ سکتا تھا لیکن ڈاکٹر کیتھم چونکہ ایک خاص لائن تک محدود ہو چکے ہیں اس لئے انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ آج کل فیرڈنس کی جگہ جپسم استعمال ہو رہی ہے اور رہا جیگال تو وہ سائنس کی ابجد بھی نہیں جانتا۔ یہ پہاڑی بھی کسی سائنس دان نے ہی تیار کرا کر دی ہو گی۔ اس لئے بات بن گئی۔ اس سے دو فائدے ہوئے ایک تو جیگال مطمئن ہو گیا دوسرا اب گریٹ لینڈ کبھی بھی میگنٹ رنگ کے پیچھے پاکیشیا نہیں آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب پاکیشیا یہ میزائل تیار کرے گا تب تو انہیں معلوم ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا حل بھی آسانی سے نکل آئے گا۔ میگنٹ رنگ کی ٹیکنالوجی ہمارے سائنس دانوں کو چاہئے تھی۔ وہ انہیں مل گئی۔ اب اس ٹیکنالوجی کو اس انداز میں تبدیل کیا جاسکتا ہے کہ میزائل کی ہیت ہی بدل جائے اور کسی کو معلوم ہی نہ ہوسکے کہ اس میں میگنٹ رنگ بھی استعمال ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلادیا۔

"عمران صاحب کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ جیگال آپ کی بات کی تصدیق ڈاکٹر کیتھم سے ہی کرائے گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم تھا کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ گریٹ لینڈ میں ایٹمی پیشرفت میں سب سے بڑا اور معروف نام ڈاکٹر کیتھم کا ہی ہے اور چونکہ میگنٹ رنگ کا تعلق بھی ایٹمی ٹیکنالوجی سے ہے اس لئے ظاہر ہے ڈاکٹر کیتھم ہی اس لیبارٹری کا انچارج ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو آپ خواہ مخواہ اس چکر میں پڑے رہے۔ آپ ڈاکٹر کیتھم سے آسانی سے اس کی ٹیکنالوجی حاصل کر سکتے تھے جب کہ آپ ان کے شاگرد بھی رہے ہیں اور آپ کے تعلقات بھی ان سے اس حد تک بے تکلفانہ ہیں"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ان کا شاگرد ہوں تو وہ میرے استاد ہیں۔ اگر میں بے اصولی نہیں کر سکتا تو وہ کیسے بے اصولی کر سکتے ہیں۔ وہ دوسروں کو نانسنس ضرور کہتے ہیں لیکن خود نانسنس نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال تم نے زیادتی کی ہے کہ ہمارے بغیر مشن پورا کر لیا۔ کیا ہم دشمن تھے"...... جولیا نے کہا۔ اسے شاید ابھی تک اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ عمران نے چپکے سے مشن مکمل کر لیا اور انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا تھا۔

"ابھی کہاں مشن پورا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا کی ناک پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا ہے اور مس کلاڈیا دعوت کے باوجود جیگال کے کہنے پر ہمیں چھوڑ کر اس طرح چلی گئی جیسے وہ ہم سے واقف ہی نہ ہو۔ اب تم بتاؤ کہ مشن کیسے پورا ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پارک کا وہ حصہ جس مین سب موجود تھے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تو تم کیا چاہتے تھے کہ کلاڈیا اپنے چیف کو انکار کر کے تمہارے ساتھ چپکی رہتی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ شاید اسے اس خیال سے بھی مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ کلاڈیا عمران کو چھوڑ کر واپس چلی گئی ہے۔

"چلو چپکی نہ رہتی۔ ساتھ تو رہتی۔ شاید کبھی نہ کبھی ایسا بھی ہو جاتا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ایک بار

پھر سب ہنس پڑے۔

"منہ دھو رکھو ایسی عورتیں تم جیسوں کو احمق تو بنا سکتی ہیں تمہارے ساتھ چپک نہیں سکتیں سمجھے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو ایسی نہ سہی ویسی ہی سہی۔ مشن تو پورا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر تمہارا یہی مشن ہے تو پھر یہ مشن کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو نوٹ کر لو"...... اچانک تنویر بول پڑا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوبصورت بنایا ہے تو اس کا شکرانہ اس طرح بھی ادا ہو سکتا ہے کہ تم بات بھی اچھی اور خوبصورت کیا کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب مس جولیا کی بات درست ہے کہ آپ نے ہمیں ہوا بھی نہیں لگنے دی اور مشن اکیلے ہی مکمل کر لیا۔ حالانکہ اگر آپ ہمیں بھی ساتھ شامل کر لیتے تو کیا حرج تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ساتھ تو شامل رہے ہو۔ یہ تفریحی مشن تھا۔ تم نے اپنے انداز میں تفریح کی میں نے اپنے انداز میں اور نعمانی نے سب کچھ تمہیں بتا کر اپنے انداز میں۔ شامل تو بہرحال سب ہی رہے ہو"...... عمران نے

جواب دیا تو عمران کے اس فقرے پر نعمانی کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونیوالی پسِ پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹریٹی۔ ۔ اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایکریمیا نے
پوری دنیا کے مسلم بلاک کو عالمی سطح پر ابھرنے اور اتحاد کرنے سے روک رکھا تھا۔
ٹریٹی ۔۔ جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم معاہدوں
کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔
ٹریٹی۔ ۔ جس کی صدارت پر ایکریمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم بلاک
نے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔
ٹریٹی ۔ جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے عالمی سطح پر انتہائی
خوفناک اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہوگئیں۔
ٹریٹی ۔۔ جس کی صدارت ایکریمیا نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک کو
دلادی اور اس طرح اس پر اپنا بلاواسطہ قبضہ برقرار رکھا ۔۔ لیکن
اس چھوٹے افریقی ملک نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت
کردی ۔۔ کیوں اور کیسے ۔ ۔ ؟
ٹریٹی ۔۔ جس کی صدارت پر ایکریمی قبضے کو روکنے اور مسلم بلاک کے عالمی
اتحاد کی خاطر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میدان میں کود پڑی اور پھر
ایکریمیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ناقابل یقین اور خوفناک
طویل جدوجہد کا آغاز ہوگیا ۔۔ انجام کیا ہوا ۔۔ ؟
سرگشاکا ۔۔ ایک چھوٹے سے افریقی ملک کے چیف سیکرٹری ۔ جو
عالمی سطح پر ایکریمیا اور مسلم بلاک دونوں کے لئے مرکزی اہمیت
اختیار کر گئے ۔۔ کیوں ۔۔ ؟
سرگشاکا ۔۔ جن کی حفاظت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے
ذمے لی جبکہ ان کو زندہ یا مردہ اپنی تحویل میں لینے کے لئے
ایکریمیا نے اپنی تمام طاقت میدان عمل میں جھونک دی۔
ٹریٹی ۔۔ جس پر قبضہ کیلئے سرسلطان پر حملہ کیا گیا اور سرسلطان کی موت
یقینی بنادی گئی ۔۔ کیا سرسلطان ہلاک ہوگئے ۔ ۔ ؟
نارفوک ۔۔ ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ جو ایکریمی حکام کی نظروں میں عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صحیح مدمقابل ثابت ہوسکتا تھا ۔۔ کیا
نارفوک، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب رہا ۔ یا ۔ ؟

- پس پردہ ہونے والی انتہائی خوفناک اور بھیانک عالمی سازشوں کی تفصیل۔
- عالمی سطح پر ہونے والی ایک ایسی جدوجہد ۔۔ جس پر پوری دنیا کے مستقبل کا انحصار تھا ۔۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران اور کرنل فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

نائٹ فائٹرز

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

نائٹ فائٹرز ___ ایکریمیا کی ایک ایسی کمانڈو تنظیم ___ جس نے ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی منصوبہ بندی کی ___ وہ کیا منصوبہ بندی تھی ___ ؟

• ___ وہ لمحہ ___ جب کرنل فریدی نے کافرستان کے وزیر اعظم کا حکم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ۔

• ___ وہ حکم کیا تھا ___ جس کو تسلیم کرنے کی بجائے کرنل فریدی نے کافرستان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ___ کیا کرنل فریدی نے واقعی ایسا کیا ___ ؟

نائٹ فائٹرز ___ جس کے خلاف عمران ، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی سب بیک وقت میدان میں کود پڑے ۔

نائٹ فائٹرز ___ جس کے پیچھے عمران اور کرنل فریدی علیحدہ علیحدہ کام کر رہے تھے ۔ لیکن نائٹ فائٹرز پھر بھی مشن کی تکمیل تک پہنچ گئے ۔

اسلامی سیکورٹی ___ ایک نئی تنظیم ___ جس کا چیف کرنل فریدی کو بنا دیا گیا ___ کیسے اور کیوں ___ ؟

• ___ وہ لمحہ ___ جب عمران ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی ایک دوسرے کے مقابل آ گئے اور پھر ایک دوسرے پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی ۔

• ___ وہ لمحہ ___ جب کرنل فریدی اور عمران کے درمیان جان لیوا فائٹ شروع ہو گئی ___ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا ___ ؟

• ___ وہ لمحہ ___ جب کرنل فریدی کو سب کے سامنے اپنے مشن کی ناکامی اور عمران کے مشن کی کامیابی کا اقرار کرنا پڑا ۔

• ۔ انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی ۔ جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا ۔

• ۔ کیا نائٹ فائٹرز اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور عمران اور کرنل فریدی آپس میں ہی لڑتے رہ گئے ___ ؟

• ۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد ایکشن ۔ سسپنس اور تیز ٹیمپو پر مبنی ایک ایسا ناول جو مدتوں یاد رکھا جائے گا ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان